ہاتھ کی لکیریں



کیرو

کتاب والا

۲۷۹۴ گلی جھوت والی، پہاڑی بھوجلہ، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

ISBN- 81-85738-56-4-

HATH KI LAKIREN

By : **KERO**

PRICE : Rs.60/=

EDITION : 1997

KITAB WALA
2794, GALI JHOT WALI PAHARI BHOJLA DELHI-6
Ph.: (O) 328 1499 (R) 229 3249

نام کتاب : **ہاتھ کی لکیریں**

مصنف : **کیرو**

سن اشاعت : ۱۹۹۷ء

قیمت : ۶۰/=

مطبوعہ : فائن آفسیٹ پریس شاہدرہ دہلی۔ ۳۲

ناشر : کتاب والا

۲۷۹۴ گلی جھوت والی، پہاڑی بھوجلہ، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

فہرست

حصہ اوّل

باب ۔۴

باب ۔ ۵

باب ۔ ۶

باب ۔۷

باب ۔ ۸

باب۔۹

باب۔۱۰

حصہ دوم

باب۔۱

کیرو کی نظر میں فنِ دست شناسی

کیرو ایک انتہائی معروف اور کامیاب ترین پامسٹ ہے جس کی عظمت اور مہارت کو پوری دنیا نے تسلیم کیا ہے۔ کیرو نے اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ جو شخص اپنی طبیعت کے رجحان کی مناسبت سے پیش گوئی کرنا سیکھنا چاہے تو وہ اپنی کاوش اور محنت سے اس علم میں قابلِ قدر مہارت حاصل کر کے ایک نمایاں مقام حاصل کر سکتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب کیرو کی بڑی مشہور اور مقبولِ عام کتاب ہے۔ اور اس میں علمِ دست شناسی کو اتنا کھُل کر بیان کیا گیا ہے کہ شاید ہی اس موضوع پر کسی دوسری کتاب میں یہ اتنا واضح اور صاف نظر آئے۔ اس کے اندر ہاتھ کی تمام لکیروں کی مکمل وضاحت کی گئی ہے۔ حتیٰ کہ اُن لکیروں کو بھی مدِنظر رکھا گیا ہے جن کو عموماً کم اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ہاتھوں، انگوٹھوں اور انگلیوں کی بناوٹ کے مختلف انداز اور اطوار پر نہ صرف ناقدانہ نظر ڈالی گئی ہے بلکہ ان کے اندر جو حقیقتیں پوشیدہ ہوتی ہیں ان کی بھی کھُل کر وضاحت کی گئی ہے۔

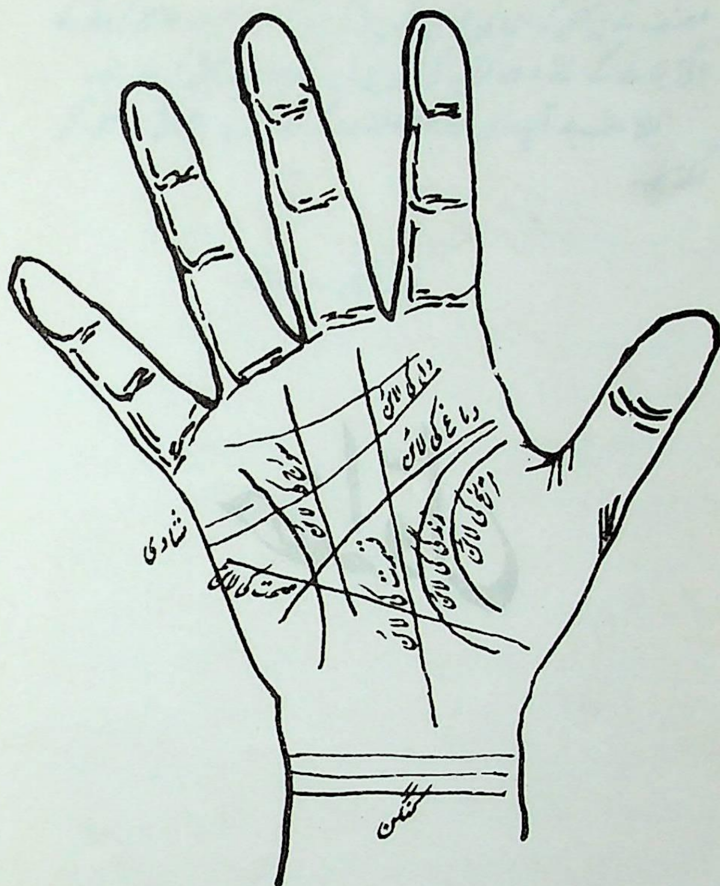
یہ کتاب

اس فن کی تحقیق و جستجو میں مصنف کی سالہا سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے اور

مصنف نے ہر شخص کو اس فن میں ادراک پیدا کرنے کی صلاحیت حاصل کرنے کے لائق بنانے کے لئے اسے کتاب کی شکل میں آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔
بلاشبہ آپ اس سے استفادہ کر کے بہترین رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

نیاز محمد — ایم اے

حصہ اوّل



دل کی لائن
دماغ کی لائن
سورج کی لائن
مریخ کی لائن
زندگی کی لائن
قسمت کی لائن
صحت کی لائن
شادی
کنگن

باب ۔ ۱

زمانہ قدیم سے لیکر دورِ حاضر تک

فنِ دست شناسی کا تاریخی مطالعہ

فنِ دست شناسی میں مہارت حاصل کرنے میں مجھے تیئیس سال کا عرصہ صرف ہوا اور میں نے اس میں جو کامیابی اور کامرانی حاصل کی ہے اس کے متعلق یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگرچہ اس کی بنیادی وجہ تو ہاتھوں کی بناوٹ اور ہاتھوں کی لکیروں کا حاصل مطالعہ ہی تصوّر کی جائے گی۔ مگر یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اس سلسلے میں میں نے قدرت کے علوم پوشیدہ میں سے صرف اس مخفی علم پر ہی انحصار نہیں کیا بلکہ میں نے اس فن کے مطالعہ کے دوران اپنی توجہ ہر اس خیال پر بھی مرکوز کی جس سے کہ انسانی زندگی کے مختلف ادوار پر روشنی پڑ سکتی تھی۔ مثلاً میں نے ایک محقق کے انداز میں انسانی جسم کی جلد کی بناوٹ، ہاتھوں کی رنگت اور ان تمام متعلقہ چیزوں کو مدّ نظر رکھا جن سے کہ حقیقت کی نشان دہی ہوتی تھی دورانِ جستجو میں نے محسوس کیا کہ لوگ اس علم کے متعلق شکوک و شبہات رکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس فن کو اُن کے سامنے تحقیقی انداز میں پیش نہیں کیا گیا تھا۔

سینکڑوں حقیقتیں ایسی ہیں جو کہ ہاتھ کے اندر علوم مخفی میں سے معلوم کی گئیں مگر جن کے متعلق لوگوں نے شاید و باید ہی کبھی سُنا۔ حالانکہ ان میں بہت ساری ایسی ہیں، جن کا سال ہا سال پہلے انکشاف ہو چکا تھا۔ مثال کے طور پر میسنر (MEISSNER) نے یہ

انکشاف کیا کہ ہاتھ کے اندر خون میں ایک خاص انداز میں سُرخ یا سفید خلیئے یا جرثومے موجود ہوتے ہیں۔ اُس نے معلوم کیا کہ انگلیوں کی چوٹیوں پر ایک مربع لائن کے اندر ان کی تعداد ۱۰۸ ہوتی ہے جن میں ۴۰۰ پیپلیے (PAPILLAE) ہوتے ہیں۔ ان کی گردش ایک خاص انداز میں ہوتی ہے۔ اور یہ کہ ہاتھ کی سُرخ لکیروں میں وہ کثرت سے پائے جاتے ہیں اور حیرانی کی بات یہ ہے کہ وہ ہتھیلی کی سیدھی انفرادی لکیروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ان جرثوموں کی گردش کے متعلق تحقیقات کی گئیں تو یہ قدیم مطالعہ کے بعد یہ ثابت ہوگیا کہ ہر فرد کے مختلف قسم کے ہاتھوں میں اس تعلق کو پہچان سکتا ہے۔

صحت کی مختلف صورتوں میں یا مختلف خیالات اور جذبات کی مختلف صورتوں میں وہ بڑھتے یا گھٹتے رہتے ہیں۔ اور جونہی جسم پر موت وارد ہوئی تو ان کا وجود بھی غائب ہوگیا۔ تقریباً ۲۰ سال بعد پیرس میں ایک آدمی پر تجربات کیئے گئے جس کی قوت سماعت غیر معمولی تیز تھی۔ یہ قدرت کی طرف سے اُسے اضافی عطیہ تھا۔ کیونکہ پیدائشی اندھا ہونے کی وجہ سے وہ نظر سے محرومی کا شکار تھا اور اس کی اس کمی کے صلے میں قدرت نے اُس کی قوتِ سماعت میں غیر معمولی اضافہ کر دیا تھا۔ اس آدمی میں یہ صفت تھی کہ وہ (CREPITATIONS) یعنی ہاتھوں میں گردش کرنے والے خون اور خلیوں میں معمولی تبدیلی یا بے ترتیبی کو بڑی تیزی کے ساتھ اور فوراً محسوس کر لیتا تھا اور یہ بھی بتانے پر قادر تھا کہ جس شخص کا ہاتھ وہ پکڑے ہوئے ہے اس کی عمر کتنی ہے؟ اسے کب بیماری پکڑنے والی ہے اور کس وقت اسے موت آئے گی۔

ان سُرخ یا سفید خلیوں اور جرثوموں کا مطالعہ سر چارلس بل نے بھی کیا اور عملاً اس بات کا مظاہرہ بھی کیا کہ ہر سُرخ یا سفید خلیہ یا جرثومہ ہر رگ کے ریشے کے اخیر میں موجود ہوتا ہے اور اس کا براہ راست تعلق دماغ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس مشہور

معروف سپیشلسٹ نے یہ بھی عملاً مظاہرہ کیا کہ دماغ کا ہر حصہ ہاتھ کے تمام رگوں ریشوں اور خصوصاً انگلیوں کی چوٹیوں اور ہاتھ کی لکیروں میں پائے جانے والے خلیوں اور جبڑوں کے ساتھ قریبی تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ یہ مشاہدہ ہے کہ مجرموں کی نشاندہی کے لئے اب ہر ملک کی پولیس ہاتھوں کی انگلیوں کے اُوپر کے حصّوں اور انگوٹھوں کے نشانات سے مدد لیتی ہے اور اس طریق سے ہزاروں مجرموں کا سراغ لگا لیا جاتا ہے اور وہ پکڑے جاتے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ سکاٹ لینڈ یارڈ کی پولیس نے اپنے ہاں کی لائبریری کا ایک حصّہ مکمل طور پر اس مضمون سے تعلق رکھنے والی کتابوں کے لئے مخصوص کر رکھا ہے جو کہ پولیس نے اکٹھی کی ہیں۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ جب پہلے پہل مونسیئر برٹلین اور فرانسیسی پولیس نے اس طریقہ سے ملزموں کا سراغ لگانا شروع کیا تھا تو اُسے تضحیک اور تشنیع کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اگر فن دست شناسی کے مکمل مطالعے کے خلاف جانبدارانہ رویّے کو ختم کیا جا سکے اور اس فن سے مدد لی جائے تو پولیس کو ہتھیلی کی لکیروں کے ذریعے بھی ملزموں کے متعلق بہت ساری معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ یہ لکیریں کسی انسان کی ذہنی ساخت، اس کے خیالات اور اس کی ذہنی رغبت کی بڑی صحیح اور عمدہ نشاندہی کرتی ہیں۔

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ اگر ہاتھوں کے اُوپر کی جلد کو جلا دیا جائے یا اسے الیسڈ کے ذریعے الگ کر دیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ بہت ہی تھوڑے وقت کے بعد یہ لکیریں بعینہٖ صورت میں پھر نمودار ہو جائیں گی اور یہی صورت انگلیوں اور انگوٹھوں کے اندرونی حصّوں کی جلد کے ساتھ پیش آتی ہے۔ ہاتھ کے سائنٹیفک مطالعہ سے ہی کسی آدمی کی بے گناہی کا اندازہ بھی اس کے ذہنی رجحان کی نشاندہی کرنے والی لکیروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم سر تھامس براؤن کی کتاب RELIGIO MEDICI

یعنی "مذہبی حکمت" کا حوالہ دیتے ہیں جس میں کہ وہ "قیافہ شناسی" پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

"جس طرح سے ہمارے چہروں سے ہمارے کیریکٹر کا اندازہ لگایا جاتا ہے اسی طرح سے ہمارے ہاتھوں میں بھی مخفی اشکال ہیں۔ میں انہیں محض نمائشی کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں اور نہ ہی انہیں بے فائدہ نشانات مانتا ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ پنسل سے لگائی گئی لکیریں جب بے فائدہ کام نہیں کرتیں تو میرے ہاتھ کی لکیریں کس طرح مہمل کہی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ جو لکیریں میرے ہاتھ پر ہیں وہ میں آج تک بعینہٖ دوسرے شخص کے ہاتھ پر نہیں دیکھ پایا۔"

لیکن مشکل یہ ہے کہ کسی آدمی کے یک طرفہ نظریئے کو بدلنا بڑا مشکل کام ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ فن دست شناسی کا مطالعہ جو انسانیت کی بے لوث انتہائی خدمت کر سکتا ہے بڑی حد تک نظر انداز کیا جا رہا ہے لیکن اس بات سے انکار کبھی نہیں کیا جا سکتا کہ دلچسپ اور دل فریب فن دست شناسی کا مطالعہ دنیا کی تمام بڑی بڑی تہذیبوں کے عظیم اساتذہ اور تلامذہ دونوں نے کیا ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ پرانے دور کے فلاسفر ہم سے زیادہ روشن دماغ اور روشن ضمیر تھے یا نہیں۔ یہ نقطہ اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتا ہے کہ اس پرانے دور میں سب سے اہم ترین مطالعہ خود انسان کی اپنی ذات کا مطالعہ ہوتا تھا۔ لہٰذا ہمیں یہ تسلیم کرنے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے کہ ان پرانے لوگوں کے مطالعے کے نتائج ہمارے زمانے کے لوگوں کی نسبت حقیقت کے قریب تریں ہوتے تھے۔ جب کہ ہم آج کے لوگ خاص طور پر تباہی اور بربادی لانے والی چیزوں کو بروئے کار لانے میں مشہور و معروف حصہ گنے جا سکتے ہیں۔ گویا کہ ہم حقیقتوں کو تباہ کرنے میں زیادہ ہوشیار ثابت ہو رہے ہیں۔

فن دست شناسی کو ہم دورِ قدیم کی روشن تہذیبوں کی طرح دوبارہ زندگی بخش سکتے ہیں۔ ان تہذیبوں میں بڑے بڑے شاندار اور ذہین لوگ جن کے عالیشان دماغوں نے ہمارے لئے بے نظیر فلسفیانہ ذہنی سوچ و بچار کے بے مثل اور انتہائی قیمتی خزانے چھوڑے ہیں اس فن پر دسترس رکھتے تھے۔ ہندوستان، چین، ایران، مصر اور روم کے عظیم لوگوں نے انسانی خصوصیت کو ظاہر کرنے والے فنِ دست شناسی کا بہت بڑا ذخیرہ چھوڑا ہے جس سے بلا شبہ ہم شاندار فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

ہندوستان میں اپنے قیام کے دوران مجھے ایک براہمن زادے نے جو کہ جوشی کا نسل سے تعلق رکھتا تھا اور یہ خاندان علوم مخفی میں بہت قدیم زمانے سے شہرت کا مالک ہے اور یہ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے اس کا قرب حاصل ہو گیا تھا۔ مجھے اس نے یہ اجازت دے دی کہ میں اس موضوع کی ایک غیر معمولی کتاب میں سے اقتباسات لے لوں۔ حالانکہ ان کے نزدیک یہ انتہائی رازدارانہ اور مقدس سمجھے جاتے تھے اور جو کہ ہندوستان کی عظمتِ رفتہ سے تعلق رکھتے تھے۔

جب ہندوؤں کی دانائی کا چرچا روئے زمین پر دُور دراز تک ہونے لگا تو اس فن کے علوم اور نقوش بھی دوسرے ملکوں تک جا پہنچے۔ جس طرح سے کہ کوئی مذہب اس ملک کے حالات کے مطابق اپنے آپ میں مطابقت پیدا کر لیتا ہے۔ اسی طرح سے اس فن نے بھی اپنے آپ کو حسب حال اور حسب ضرورت ہر دوسرے ملک میں اپنے آپ کو مختلف طریقوں میں تقسیم کر لیا۔ بہرحال فن دست شناسی کی موجود مطابقاتی واضح صورت یونانی تہذیب کے عروج کے دنوں کی مرہون ہے۔ دنیا بھر میں یونانی تہذیب کئی وجوہات کی بنا پر انتہائی پُر عظمت اور انتہائی عقل و دانش کی تہذیب مانی جاتی ہے اور یہی وہ دور ہے جس میں اس فن نے اپنی انتہا حاصل کی اور ہمیں وہ قوانین اور فلسفہ نصیب ہوا جس سے ہم آج کے دور میں استفادہ کر رہے ہیں اور طالبانِ فنِ دست

شناسی سکولوں اور کالجوں میں اسے حاصل کر رہے ہیں۔

یہ ایک معروف اور غیر متنازعہ حقیقت ہے کہ مشہور فلاسفر انیگزا غورث نے صرف یہ کہ اس فن پر دسترس رکھتا تھا بلکہ اسے دوسروں کو سکھاتا بھی تھا۔ تاریخ کے مطالعے سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہسپانس نے یہ علم وجدان کے ذریعے خود اسے حاصل کیا اور سنہرے الفاظ میں لکھی گئی ایک کتاب کی صورت میں ہرمیز کے نام منسوب کیا۔ اور ہرمیز نے اسے سکندر اعظم کو پیش کیا اور اس پر تحریر کیا کہ:

"یہ کتاب ایک ارفع واعلیٰ اور عقل ودانش کے مالک تجسس رکھنے والے قابلِ عزت وتکریم شخص کے مطالعہ کے لئے پیش کی جاتی ہے۔"

بجائے اس کے کہ یہ فن "کمزور فطرت" لوگوں کی پناہ گاہ بنتا ہم اس کے برعکس دیکھتے ہیں کہ اس فن کے طالبان میں دنیا کے عظیم لوگوں کے بے شمار نام آتے ہیں جن میں ارسطو، پلنی، پیراسلیس، کارڈامس، البرٹ میگنوس اور شہنشاہ آگسٹس خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور کئی اور بھی بہت سارے ہیں۔

اس کے بعد ہم اس دور میں داخل ہوتے ہیں جب کہ چرچ کی قوت کو سلطنت کے باہر اور مذہب کے دائرہ اختیار کے اندر رکھنے کی جدوجہد کی ابتدا ہوتی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے پہلے مذہبی راہنما پرانے مخفی علوم کے اثر ورسوخ سے حسد رکھتے تھے یہ بات صحیح ہے یا غلط مگر یہ قطعی درست ہے کہ ابتدا میں چرچ نے مخفی علوم کو برملا ملامت کی اور اس پر بہت بری طرح سے یلغار کی۔ شروع ہی سے یہ وطیرہ چلا آرہا ہے کہ کسی بھی معروف نسل یا گروہ کی تاریخ عموماً علم کی مخالفت کی تاریخ سے اس وقت تک منضبط نظر آتی۔ ہے جب تک کہ وہ علم خود اس گروہ یا نسل کی وساطت سے فروغ نہیں پاتا۔ اس لئے فن دست شناسی اور دیگر علوم مخفی بھی بت پرستوں اور مشرکوں کی اپنی خواہشات کی نذر ہو کر رہ گئے اور ان کی حقیقت کو جاننے کے لئے کوئی توجہ نہ دی گئی۔ علوم مخفی کو

یہ کہہ کر مطعون کیا گیا کہ یہ جادوگری اور ساحری ہے۔ چنانچہ ان علوم میں مہارت رکھنے والوں کو "شیطان کے شاگرد" کے لقب سے یاد کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان سخت قسم کی پابندیوں کے نتیجے میں یہ فن اور دیگر علومِ مخفی غیر قانونی قرار دے دیئے گئے اور نتیجتاً یہ علوم آوارہ گرد قسم کے لوگوں، پامال اور مسلے ہوئے افراد اور خانہ بدوشوں کے ہاں جا ٹھہرے۔ اس پابندی کے باوجود یہ بات بڑی دلچسپ اور حیرت انگیز حد تک خوشگوار بھی ہے کہ اس دنیا میں جو کتاب سب سے پہلے چھاپی گئی وہ فن دست شناسی پر تھی جو کہ آگز برگ میں ۱۴۷۵ء میں طبع ہوئی۔

اس فن کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ نسلِ انسانی میں ہر انسان قدرتی طور پر ایک خاص شکل اور اعضاء رکھتا ہے۔ مثلاً ہر شخص جس طرح قدرتی طور پر ایک ناک، دو آنکھیں، دو ٹانگیں، دو لب رکھتا ہے اسی طرح سے اس کے ہاتھوں کی بھی ایک قدرتی حالت ہے جس پر مختلف لکیریں قدرت کی طرف سے کھینچی گئی ہیں۔ ان میں دماغ کی لکیر، زندگی کی لکیر اور دیگر اسی قسم کی لکیریں ہیں۔ اگر یہ کسی غیر قدرتی صورت میں پائی جاتیں تو یہ لازمی طور پر غیر قدرتی رجحانات کی غمازی کرتیں۔ بلاشبہ ان لکیروں اور نشانات کے مطالعے میں سالہا سال صرف ہوتے ہیں اور تب کہیں جا کر ان کے نام مقرر کئے گئے ہیں اور ان کی خاصیتوں کی نشان دہی کی گئی ہے لیکن یہ بات یاد رکھی جائے کہ انسان نے جن علوم کو اب تک جانا اور معلوم کیا ہے فنِ دست شناسی ان علوم میں اس کا سب سے پرانا علم ہے۔

ہربیو کی کتاب "کار زندگی" کے باب ۳۷ میں ساتویں پیراگراف میں یہ شاندار الفاظ تحریر کئے گئے ہیں:۔

"اس دنیا کے مالک نے تمام انسانوں کے ہاتھوں پر لکیریں اور نشانات اس لئے مرتب کر دیئے ہیں تا کہ تمام فرزندانِ انسان اپنے اپنے حالات

اور اپنے اپنے پیشوں کی تشخیص کر سکیں۔"

جس طرح سے علم الابدان (اناٹومی) کا طالب علم صرف ایک ہڈی کے مطالعے سے جسم کے تمام تر طریق کار کو سمجھ لیتا ہے، اسی طرح سے کوئی آدمی جسم کے صرف ہاتھ کے حصے کا مطالعہ کر کے جس میں کہ کسی علم خفیہ یا پوشیدہ یا ضعیف الاعتقادی کوئی عمل دخل نہ ہو انسانی زندگی کے تمام عمل کو سمجھ سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والے اثرات کو معلوم کر سکتا ہے۔

آج کی سائنس پرانے زمانے کی تمام نہاد ضعیف الاعتقادی مٹاتی چلی جا رہی ہے آہستہ آہستہ تمام دنیا میں سائنس دان اپنے یک طرفہ نظریات سے دور ہو کر علوم مخفی کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ شاید ایسا زمانہ دور نہ ہو جب کہ ان علوم کو جاننے کے لیے "کیوں اور کس واسطے" کی گردانیں ختم ہو جائیں۔ اور جس طرح ہم آج کی دنیا میں بہت ساری ناقابلِ یقین سائنٹیفک تھیوریوں کو ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں، اسی طرح ہم اس فن کی حقیقت کو بھی تسلیم کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

کیرو

باب — ۲

دماغ کی لائن یا ذہنی کیفیت کی علامات

اس کتاب کا سب سے بڑا مقصد واضح اور غلطی سے مبرا ان حقیقتوں کی نشاندہی کرنا ہے جو کہ ہاتھوں کی لکیروں اور نشانات سے ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کی وضاحت کرتے ہوئے عام قاری اور ایک طالب علم کا جیسا نقطہ نظر سامنے رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آسکے۔ ایسا انداز بیان عام طور پر اس موضوع کی دیگر کتابوں میں پیش نظر نہیں رکھا جاتا جو کہ عام قاری کو آسان معلوم ہو اور اسے بات کے سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ میں نے امریکہ، برطانیہ اور دوسرے ملکوں میں اپنے پیشہ ورانہ تجربات کے دوران ان سوالات کو مدنظر رکھا جن کے جوابات اس قسم کے موضوع کی دیگر کتابوں میں نہیں دیئے گئے تھے۔ میرے لئے وہ الجھنیں بھی غور طلب تھیں جو کہ عموماً اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کو عجیب و غریب قسم کی لائنوں یا نشانات سے واسطہ پڑنے پر تحقیق کی تشریح تشنہ رہتی تھی۔ میں یہاں اس بات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس کتاب میں کوئی ایک پوائنٹ بھی ایسا پیش نہیں کیا جس کی میں نے ہزاروں ہاتھوں کے مطالعہ کے بعد از خود تصدیق نہ کر لی ہو۔ میں نے اپنی پیشہ ورانہ مہم دنیا بھر کے دوران ہر ایک نئی بات کو نوٹ کر لیا ہے جو میرے لئے نیا یا تجربہ تھا اور کچھ میں نے

اسے دوسروں کے ہاتھوں سے اس کی خاصیتوں کی جب تک تصدیق نہ کرلی تب تک اسے حتمی نقطے کے طور پر پیش نہیں کیا۔

اس کتاب میں پیش کردہ تصاویر کا جہاں تک تعلق ہے تو میں نے پوری کوشش کی ہے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ اور ممکن ترین حد تک آسان اور صاف انداز میں پیش کیا جائے مجھے پورا اعتماد ہے کہ جو شخص بھی ان کا بغور مطالعہ کرے گا اور پیش کردہ تجاویز پر عمل کرے گا تو وہ اس فن کے مطالعہ کی ترجمانی کرنے میں کامیاب و کامران رہے گا۔

میں نے اپنے اس پیشہ ورانہ کام میں ہمیشہ ہی دماغ کی لکیر کو بہت اہمیت دی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر۱) ہتھیلی کا یہ نشان سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی اہمیت ایسے ہی ہے جیسے کہ کمپاس میں سوئی کی ہوتی ہے اور جس طرح سوئی کے عمل کے متعلق جب تک حقیقت معلوم نہ ہو کوئی بھی صحیح سمت معلوم نہیں کرسکتا۔ اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ جب تک کسی شخص کو ہاتھ کی اس لکیر کو جانچنے کی صحیح اہلیت حاصل نہ ہو اس وقت تک اس کے اندازوں میں ہمیشہ غلطی کا احتمال رہے گا۔ مثال کے طور پر میں نے دیکھا ہے کہ بہت سارے طالبان علم اپنی گہری توجہ ایک معروف لکیر تصور کی دیکھا (LINE OF SUN) یا کامیابی و کامرانی کی لکیر کی طرف توجہ مرکوز کرنے کی غلطی کرتے ہیں جب کہ وہ ایک بدنما اور بے ترتیب دماغ کی لکیر کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے جو کہ دوسری لائینوں کی طرف سے دی گئی کامیابی کو رد کر رہی ہوتی ہے۔ دوسری طرف اگر اس فن کو سیکھنے والے نے اگر پہلے دماغ کی لکیر کی طرف توجہ دی ہوگی تو وہ یہ بتانے پر قادر ہو جائے گا کہ کسی شخص کی کامیابی کا امکان اس کی قابلیت یا ذہنیت پر نہیں ہوگا اگر آپ یہ دیکھیں کہ کسی شخص کا مستقبل تاریک ہے یا اس کے مستقبل پر سایہ ٹھہر رہا ہے تو اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ دماغ ہمیشہ بڑھتا گھٹتا، تبدیل ہوتا یا معدوم ہوتا رہتا ہے۔ یہ ساری تبدیلیاں کسی شخص کے خیالات یا اعمال کے ذریعہ حقیقی طور

پر اثر انداز ہونے سے کئی سال پہلے لائن کے اندر ہو چکی ہوتی ہیں۔ یہ عین ممکن ہے کہ ایک دس سال کا لڑکا دماغ کی لکیر کے حساب سے ایک نقطہ پر ڈویلپمنٹ حاصل کر چکا ہو جس کے اثرات حقیقی طور پر اس وقت ظاہر ہوں جب کہ وہ تیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے اور اس وقت یہ تبدیلی اُس کے مستقبل اور کیریر میں بھرپور تبدیلی کی غماز بن جائے۔ جب کہ یہ ڈویلپمنٹ دس سال کی عمر میں ہو جاتی ہے تو بھی یہ اس لڑکے کے اعصاب پر یقیناً خاص اثرات چھوڑے گی۔ جس کے بدلے میں اس ڈویلپمنٹ نے پہلے ہی اس کی دماغ کی لکیر پر اثرات چھوڑ رکھے ہوتے ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ یہ تبدیلی یا عمل لائن پر بیس سال پہلے کے نقطہ پر موجود ہے۔ اس سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ کسی شخص کے مستقبل کی نشان دہی اس کے ہاتھ کے بغور مطالعہ کے بغیر نہیں کرنی چاہیئے۔ جیسے کہ ارسطو نے کہا ہے کہ:

"اجزائے جسمانی میں سے تمام اجزاؤں کا سب سے بڑا جزو دماغ ہے جو کہ جسم کے کلتہم نظام میں سب سے زیادہ موثر اور طاقت ور جزو ہے۔"

دماغ کی لائن اور اُس کی تشریحات

دماغ کی لائن (تصویر نمبر ۱) یا ذہنی کیفیت کی صورت کی لکیر عموماً ہاتھ پر سب سے زیادہ اہمیت کی لکیر شمار ہوتی ہے۔ اس کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے تاکہ کسی شخص کی ذہنی استعداد اور کیفیت پر بالکل صحیح اور واضح دسترس حاصل ہو سکے۔ ہاتھ کا مطالعہ کرتے وقت دونوں ہاتھوں کا بیک وقت معائنہ کرنا چاہیئے۔ دایاں ہاتھ خاندانی اور وراثتی رجحانات اور کیفیات کو ظاہر کرتا ہے اور بایاں ہاتھ ذاتی کاوشوں اور کسی شخص کی اپنی محنت سے حاصل ہونے والے ثمرے کی نشان دہی کرتا ہے۔ دوران مطالعہ دونوں ہاتھوں میں اوّل سے آخر تک معمولی سے معمولی

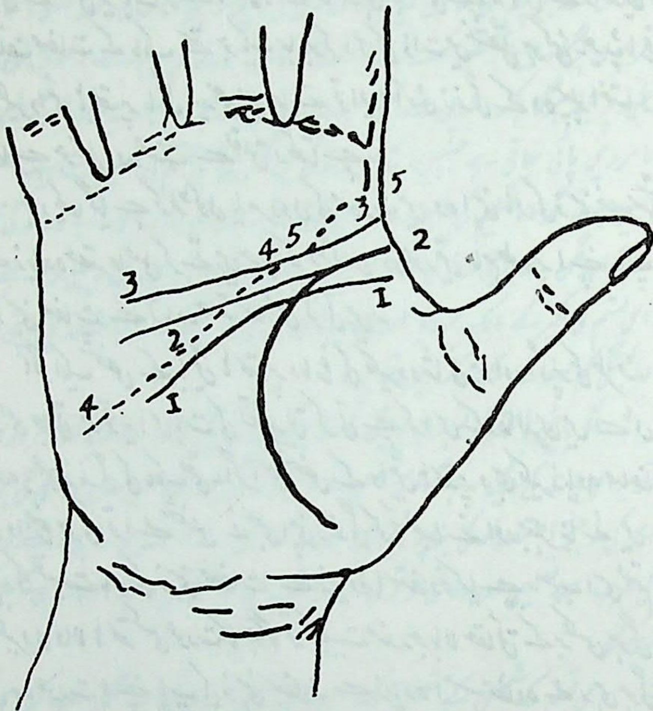
فرق کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

کسی لائن کی سمت یا اس کے آگے کی طرف بڑھنے کے انداز کو شروع سے لے کر آخر تک پوری توجہ سے نوٹ کرنا چاہیئے۔ اس کی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ اس لکیر کے انداز سے ہی یہ پتہ چلتا ہے کہ ذہنی استعداد کی پختگی اور اس کی پرورش کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر بائیں ہاتھ میں اگر اس لائن کو اخیر میں نیچے کی طرف جھکتے ہوئے پاتے ہیں مگر دائیں ہاتھ میں وہ سیدھی چلی جاتی ہے یا ہتھیلی کے پار تک چلی جاتی ہے تو ہاتھ کا معائنہ کرنے والے کے لئے یہ اندازہ لگانا بہت واضح ہو جائے گا کہ یہ شخص اپنے قدرتی رجحان کے مطابق آگے نہیں بڑھ سکا بلکہ حالات نے اسے مجبور کر دیا ہے کہ زیادہ محنت کرے اور زیادہ قوت صرف کر کے اپنے لئے زندگی کی راہ پیدا کرے اور جن حالات میں وہ جکڑ کر رہ گیا ہے۔ ان کی وجہ سے وہ کاروباری طریقوں کا مطالعہ کرنے اور عملی ٹریننگ لینے اور ضرورت سے زیادہ سر کھپانے پر مجبور ہے۔ حالانکہ اُس کا طبعی رجحان کچھ اور ہوتا ہے۔

اس طرح سے ہاتھ کا مطالعہ کرنے والا ہاتھ دکھلانے والے کی زندگی کے ابتدائی حالات میں اندر تک جا کر صحیح صورت حال کو جانچتا ہے اور بلا شبہ یہ بات بڑی ہی بیش قیمت ہوتی ہے کیونکہ عام طور پر قسمت کی لائن زندگی کے ابتدائی دور کے لئے واضح نہیں ہوتی۔

اگر مندرجہ بالا صورت حال کے برعکس ایسا ہو کہ دماغ کی لکیر دائیں اور بائیں ہاتھوں پر یکساں نیت رکھتی ہو اور کوئی فرق محسوس نہ ہو تو ہاتھ دیکھنے والا آسانی کے ساتھ یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس شخص کی زندگی کے ابتدائی سالوں میں کوئی بوجھ نہیں رہا بلکہ اسے موافق حالات میں آسانیاں نصیب ہوئی ہیں جن کی وجہ سے اسے

اپنی ذہنی استعداد کو بڑھانے کا موقع مل گیا ہے۔ تاہم اگر بائیں ہاتھ پر دماغ کی لکیر یوں نظر آئے کہ اخیر پر آ کر اس کی دو شاخیں ہو گئی ہیں۔ ایک شاخ نیچے کی طرف جھک گئی ہے اور دوسری سامنے جا کر ختم ہو گئی ہے جب کہ دائیں ہاتھ پر دماغ



تصویر نمبر ۱۔ دماغ کی لائن کی ترتیب کی تین بڑی صورتیں

کی لکیر صرف سیدھی لکیر ہو تو اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ ایسا شخص وراثت میں دو قدرتی

عطیات لے کر پیدا ہوا ہے۔ ایک سوچ و بچار کی قوت اور دوسرے عملی کام کرنے کی فطرت اور ایسا آدمی عموماً کاروبار میں یا سائنسی تحقیق میں زندگی گزارتا ہے اور اپنی فطری عملی قوت کے ذریعے کامیابی اور کامرانی حاصل کرتا ہے۔ اس قسم کے آدمی کے متعلق یہ بات بڑے اعتماد کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اس کے والدین دو مختلف صفات کے مالک تھے جو یک جا ہو کر اس کی ذات میں منتقل ہو گئیں۔ جب دماغ کی لکیر دائیں ہاتھ پر بالکل سیدھی چلی جائے تو ایسا آدمی زندگی کے وہ پہلو اختیار کرتا ہے جو عملی اور محنت سے تعلق رکھتا ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ لڑکوں یا مردوں کی صورت میں وہ اپنی ماں کی ذہنی خصوصیات سے زیادہ حصّہ حاصل کرتے ہیں جب کہ لڑکیاں اور عورتیں عام طور پر اپنے باپ کی ذہنی صفات سے زیادہ حصّہ حاصل کرتی ہیں۔

اگر ایک شخص کے بائیں ہاتھ پر دماغ کی لکیر دو شاخی ہو اور اوپر کی طرف سیدھی جاتی ہو تو یہ اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اس کے والدین میں سے ماں زیادہ باعمل زندگی کی مالک تھی۔ اگر اسی شخص کے دائیں ہاتھ پر وہی لکیر زیادہ صاف اور واضح ہوگی تو ایسے شخص نے بھی اپنی زندگی کو سلجھانے اور بہتر بنانے میں باپ کی نسبت ماں کی ذہنی صفات سے زیادہ استفادہ کیا ہے۔ جب اسی قسم کی لکیروں والا ہاتھ کسی عورت کا ہوگا تو کیفیت مندرجہ بالا حقائق کے برعکس ہوگی یعنی وہ عورت اپنے باپ کی ذہنی صفات سے زیادہ استفادہ لے رہی ہوگی۔

اگر دوسری طرف بائیں ہاتھ پر نچلی لائن زیادہ سلجھی ہوئی، واضح اور صاف ہے تو ایسا آدمی اپنی ماں کی طرف سے سوچ و بچار کی تخلیقی قوت اور فن کارانہ صلاحیتیں ورثے میں حاصل کرے گا۔ اگر یہ کیفیت لڑکی یا عورت کے ہاتھ کی لکیر میں ہوں۔ تو وہ اپنے باپ کی طرف سے ایسی ہی صفات کی حامل ہوگی۔

جب دماغ کی لائن بائیں ہاتھ پر ہلکی یا مدھم نظر آئے اور دائیں ہاتھ پر واضح اور صاف نظر آئے تو ایسے شخص کے متعلق برملا کہا جا سکتا ہے کہ اسے اپنے والدین میں سے نہ والد اور نہ والدہ کی طرف سے ذہنی صلاحیت ورثے میں ملی ہے۔ جب کہ اس نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہوگا وہ اس کی اپنی ذہنی استعداد اور نشو ونما کا مرہون ہوگا۔ ایسا شخص سخت ذہنی محنت کا عادی ہونے کی وجہ سے نہ صرف خود ذہنی طور پر بلند ہوگا بلکہ والدین سے بھی سبقت لے جائے گا۔ یہ صورتِ حال عموماً ایسی عورت یا مرد میں پائی جاتی ہے جنہیں ابتدائی زندگی میں گھر میں کسی قسم کی تعلیم و تربیت نصیب نہیں ہوتی مگر وہ تعلیم کی طرف سے اپنے قدرتی رجحان کی بنا پر اپنی شب و روز کی محنت شاقہ اور لگن سے اپنی زندگی کو خود بہترین انداز میں ڈھال لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس قسم کی لکیر کے مالک مرد یا عورت دونوں سوچ کی پختگی اور کسی مقصد میں اپنی والہانہ وابستگی کی صفات کے مالک ہوتے ہیں۔

اگر بائیں ہاتھ کی نسبت دائیں ہاتھ پر دماغ کی لکیر قدرے نرم اور کمزور ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس شخص نے اپنی زندگی میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ اس کی ذہنی استعداد کی بنا پر نہیں ہیں اور یہ کہ اس نے نہ تو اپنی نہ ہی اپنے والدین کی طرف سے تعلیمی اور دماغی قوتوں کو وراثت میں حاصل کیا ہے اور نہ ہی کبھی کر سکے گا۔

اس قسم کے شخص کے متعلق ایک اور بات یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ اس کی قوتِ ارادی مضبوط نہیں ہوتی۔ کم از کم وہ ذہنی طور پر مضبوط نہیں ہوتا۔ اگرچہ عین ممکن ہے کہ فطری طور پر وہ بڑا ہی سرکش قسم کا انسان ہو۔ جس کا اندازہ اس کے انگوٹھے کے اوّلین حصے یا انگوٹھے کے ناخن کی تراش سے لگایا جا سکتا ہے۔ (اس کی تشریح باب نمبر ۱۱ میں کی گئی ہے۔)

کسی مرد یا عورت کے دائیں ہاتھ پر کمزور یا باریک دماغ کی لکیر اس بات کی نشان دہی بھی کرتی ہے کہ ایسا آدمی بے مقصد زندگی گزارتا ہے۔ اور اس میں خواہشات کی طلب بھی نہیں ہوتی۔ جس شخص کی دماغ کی لائن واضح طور پر گہری ہو گی تو وہ شخص زبردست ذہنی پختگی کا مالک ہوگا۔ جب یہ لائن چوڑی اور رواں مگر ہتھیلی پر اوپر ہی اوپر چلتی نظر آئے گی تو ایسا آدمی ذہنی طور پر درمیانی قسم کی ذہنی پختگی رکھتا ہوگا۔

کھلتی ہوئی چوڑی دماغ کی لائن ایک ایسی شخصیت کی غمازی کرتی ہے جس میں کہ قوت خیال کی مرکزیت کم ہوتی ہے۔ اس لئے یہ آدمی عام طور پر بے قرار رہتا ہے اور اپنے فیصلوں میں تبدیلی کرنے کی عادت رکھتا ہے۔ ہتھیلی پر جب کوئی اور لائن بھی اسی صورت میں آپ دیکھیں گے تو یہی سچائی اس پر بھی منضبط ہوگی۔

چوڑی اور سڑک کی طرح پختہ لکیریں عام طور پر ذہانت کی نشان دہی کرنے کی بجائے ایک باضابطہ اور قانونی زندگی گزارنے والے شخص کی ترجمانی کرتی ہیں۔ یہ عام طور پر ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں دیکھی جاتی ہیں جو کہ اپنے گھر سے باہر سخت تر زندگی گزارتے ہیں اور جن میں کہ ذہنی پختگی کی بجائے جسمانی پختگی کو ڈویلپ کرنے کی فطرت زیادہ موجود ہوتی ہے۔

اعلیٰ دماغی کام کرنے والوں کے ہاتھوں پر دماغ کی لائن عام طور پر بڑی حد تک عمدہ اور واضح نظر آتی ہے اور دیگر لائنیں بھی ان کے ہاتھ پر تقریباً ایسی ہی نظر آتی ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ ہاتھ کے مطالعہ اور غور و خوض کے بعد کسی شخص کی زندگی کے متعلق صحیح جائزہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ جس مرد یا عورت کا آپ ہاتھ دیکھتے ہیں وہ ظاہراً طور پر کتنے بھی عقلمند اور ذہین کیوں نہ نظر آئیں، لیکن آپ پر اس بات کو لکیریں ہی واضح کریں گی کہ آیا ان کی ذہانت پختہ بھی ہے یا نہیں۔ اس طریق سے آپ کو اس بات کی بھی تصدیق ہو جائے گی کہ کسی آدمی کے چہرے سے اس کی شخصیت و جاذبیت کا اندازہ ہونے

کی بجائے ہاتھ کی لکیروں سے اس کی زندگی کی حقیقتوں پر سے زیادہ بہتر طور پر پردہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ کئی مرد ایسے ہوتے ہیں اور عورتیں بھی جن کے چہرے خوبصورت ہوتے ہیں ان سے ذہانت بھی ٹپکتی نظر آتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ ذہنی استعداد بڑھانے کی بجائے باہر کی دنیا یا کھیلوں کی دنیا میں زیادہ دلچسپی لیتے نظر آئیں گے۔

جب کسی ہاتھ کی دماغ کی لائن کی سمت یا اس کے آخری حصے کی کیفیت کا مطالعہ کر چکیں تو اس کے بعد اس اہم ترین لائن کی ابتدائی صورت کو جانچنا شروع کریں مثال کے طور پر دماغ کی لائن تین مختلف صورتوں کو واضح کرتی ہے۔

۱۔ زندگی کی لائن سے اندر کی طرف (تصویر نمبر ا۔ لائن ا ــ ا)

۲۔ زندگی کی لائن سے ملی ہوئی (تصویر نمبر ا۔ لائن 2 ــ 2)

۳۔ زندگی کی لائن سے باہر کی طرف (تصویر نمبر ا۔ لائن 3 ــ 3)

پہلی صورت

مندرجہ بالا تین صورتوں میں پہلی صورت سب سے زیادہ بے یقینی کی صورت ہے۔ یہ شاید قسم کے حساس، ضرورت سے زیادہ محتاط اور کمزور فطرت آدمی کی ترجمانی کرتی ہے۔ یہ ایسے شخص کی بھی نشان دہی کرتی ہے جو اعصابی کھچاؤ کا شکار ہو اور جو معمولی سی بات پر جوش میں آجاتا ہے اور جسے اپنے غصے اور اعصاب پر کنٹرول نہ ہو اور فوراً جامے سے باہر آجاتا ہو۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اشتعال میں آجاتا ہو۔ ایسے آدمی کو آپ ہمیشہ تکلیف میں دیکھیں گے۔ جو کہ اپنے گردوپیش کے لوگوں سے ہمیشہ لایعنی باتوں پر لڑتا جھگڑتا نظر آئے گا۔ ایسا آدمی بڑی آسانی کے ساتھ اپنے احساسات سے مغلوب ہو جاتا ہے اور ایک معمولی سا واقعہ یا خیال بھی اسے کئی دنوں تک پریشان رکھتا ہے۔

اگر یہ لائن سیدھی بڑھتی ہوئی ہتھیلی سے باہر نکل آئے تو اس بات کی نشاندہی

کرے گی کہ یہ شخص عمر کے ایک حصے میں آ کر اپنی ذہنی کیفیت کو ڈویلپ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور اپنی طبیعت کی حساسیت پر قابو پا لے گا۔ لیکن اگر یہ لائن کلائی یا قمر کے ابھار جسے تصورات اور سوچ و بچار کا ابھار بھی کہا جاتا ہے کی طرف جھک جائے یا نشیب میں چلی جائے۔ تو ایسی صورت میں یہ شخص عمر کے آخری سالوں میں بھی جہاں کہ عقل عموماً پختہ ہو جاتی ہے اور بھی زیادہ بدتر قسم کا غصہ ور، جھگڑالو اور اشتعال انگیز بن جاتا ہے۔

اگر دماغ کی لائن انتہائی کمزور ہو گی یا اس کے اطراف میں چھوٹی چھوٹی لائنیں نمودار ہوں گی تو اس شخص کے نیم پاگل ہونے کی دلیل ہو گی اور ایسے شخص کی زندگی کا آخری حصہ بڑی بے چینی میں کٹے گا۔

مندرجہ بالا صورت کے ساتھ ساتھ اگر اس شخص کی اوپر کی بڑی لائنیں مثلاً قسمت کی ریکھا وغیرہ ہتھیلی کے درمیانی حصے سے گزرتے ہوئے کمزور ہو جاتی ہیں تو ایسی حالت میں پاگل پنے کی علامات اور بھی یقینی ہو جاتی ہیں۔ اس قسم کی دماغ کی لائن عام طور پر ایسے اشخاص کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے جو کہ قدرتی طور پر شراب کے رسیا ہوتے ہیں اور جلدی سے اشتعال میں آ جاتے ہیں۔

ان صورتوں میں بھی جب کہ ہتھیلی پر اچھی لائنیں موجود ہوں تو اتنا ہو گا کہ یہ شخص گاہے گاہے اشتعال میں آئے گا اور شراب کی خواہش کا اظہار کرے گا۔ آتشی مریخ کا ابھار جہاں سے کہ اس قسم کی دماغ کی لائن زندگی کی لائن کے اندر سے شروع ہوتی ہے، کی خصوصیات عموماً وہی ہوتی ہیں جن کا اوپر اظہار کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس جب مریخ کا ابھار ہاتھ پر اس لائن کے مخالف طرف ہو گا تو یہ ذہن کو قابو میں رکھے گا۔ کیونکہ اس صورت میں جب کہ دماغ کی لائن سیدھی ہتھیلی سے باہر چلی جاتی ہے مریخ کی قوت متخیلہ کی صفت اس پر اثر انداز ہوتی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے

کہ یہ شخص کچھ سالوں بعد اپنی ذہنی کیفیت کو ڈویلپ کرے گا۔

یہ نقطہ تمام والدین کے لئے قابل غور ہے کہ اگر ایسی صورت حال ان کے مشاہدے میں آئے تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی ذہنی کیفیت خود ڈویلپ کرنے کی طرف راغب کریں۔ دماغ کی لائن کے ساتھ ساتھ اضافی نشانات کی تشریحات اس کو واضح کرتی ہیں۔

دماغ کی لائن زندگی کی لائن کے ساتھ ملی ہوئی

دماغ کی لائن جب زندگی کی لائن کے ساتھ ملی ہوئی ہو گی تو تمام صورتوں میں یہ انتہائی حساس طبع شخص کی نمائندگی کرتی ہے جس کا دھیان ہمیشہ خطرے کی طرف رہتا ہے اور اس میں خود اعتمادی کی کمی ہوتی ہے۔ (تصویر نمبر ا۔ لائن ۲ — ۲) اس قسم کی لائن رکھنے والے انتہائی ہوشیار لوگ بھی ہمیشہ بری طرح بھاگ دوڑ اور کھینچا تانی میں ہی زندگی گزارتے نظر آتے ہیں اور اپنی قابلیت، لیاقت اور صداقت کا صحیح اندازہ لگانے میں ناکام رہتے ہیں۔

یہ لائن جب اس صورت میں قدرے نیچے کی طرف بھی جھکی ہوئی ہو تو حساسیت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی لائن عام طور پر آرٹسٹوں، پینٹروں اور فن کاروں کے ہاتھوں پر دیکھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ان لوگوں کے ہاتھوں میں بھی ملتی ہے جو زندگی کے ایسے شعبوں میں کام کرتے ہیں جن میں کہ باریکی اور فن کارانہ انداز ہوتا ہے۔

اس کے برعکس اگر دماغ کی لائن جب کہ وہ زندگی کی لائن سے ملی ہوئی ہو ہاتھ پر سیدھی چلتی ہوئی مریخ کے ابھار (خانہ ذہانت) کی طرف بڑھتی ہے (تصویر نمبر ا لائن ۲ — ۲) تو ایسا شخص اگرا ب بھی حساس ہی ہوتا ہے لیکن اس کے اندر اپنی تجاویز

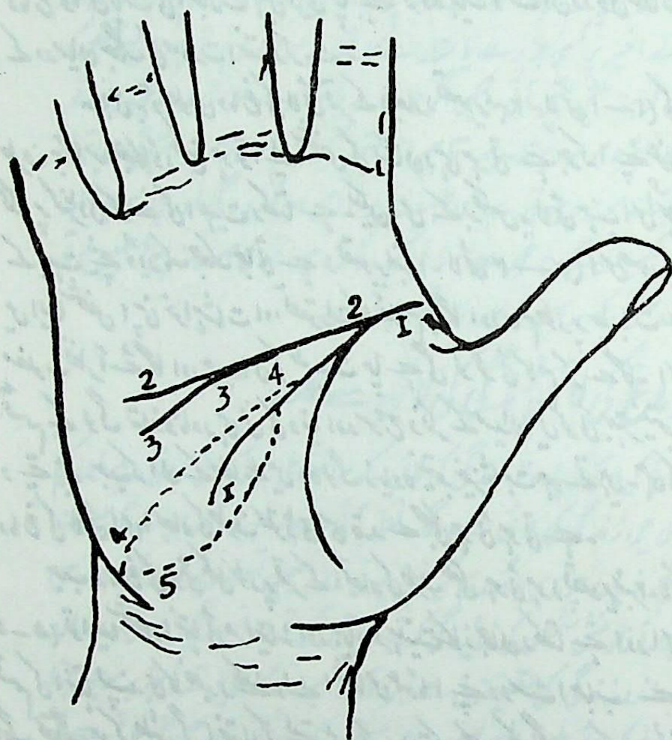
اور اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے ہمت اور حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ ان لوگوں کی طرح انتہائی حساس نہیں ہوتے جن کی دماغ کی لائن "تخیلات اور سوچ و بچار کے ابھار" کی طرف ڈھلوان رکھتی ہے۔

دماغ کی لائن جس قدر زیادہ سیدھی ہوگی تو ایسا شخص اپنے ارادوں کی تکمیل میں بڑا پُراعتماد ہوتا ہے اور اس حالت میں انتہائی حساس اور کمزور فطرت لوگ بھی سچائی یا اصول کی خاطر بڑے پختہ ارادے سے نبرد آزما ہوتے ملیں گے اور ان کے اندر یہ اعتماد جھلکتا ہوگا کہ سچائی اور اصول کی خاطر انہیں یہ خطرہ مول لینا ہی چاہئے۔ اگر اس قسم کی دماغ کی لائن ہاتھ پر سے بہت دور تک نکل جائے اور "مریخ کے عقل و دانش کے ابھار" تک جا پہنچتی ہے تو یہ ایسے شخص کی نمائندگی کرتی ہے جو انتہائی مضبوط قوت ارادی کا مالک ہوتا ہے اور جو اپنی حساسیت اور کمزوری کو چھپانے کی جرأت رکھتا ہے اور وہ ہر اس کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جسے وہ اپنا فرض سمجھتا ہے اور اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ اسے بہرحال یہ کام سرانجام دینا ہی ہے۔

اس قسم کی مختلف خاصیتوں کے مالک دو اشخاص کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم جو فرق محسوس کرتے ہیں یعنی ایسا شخص کہ جس کی دماغ کی لائن زندگی کی لائن سے ملی ہوئی ہوتی ہے مگر مائل بہ ڈھلوان ہوتی ہے اور ایسا شخص کہ جس کی دماغ کی لائن زندگی کی لائن کے ساتھ ملی ہوتی ہے مگر ہتھیلی پر بہت آگے تک سیدھی چلی جاتی ہے تو اس کی وجہ سے ہاتھوں کا مطالعہ کرنے والے بہت سارے صحیح صحیح اندازہ لگانے میں بڑی بڑی سخت غلطیاں کر جاتے ہیں۔

یہ عموماً ہوتا ہے کہ دماغ کی لائن اخیر پر آ کر دو شاخیں بنا لیتی ہے (دیکھیں تصویر نمبر ۲۔ لائن نمبر ۳ — ۳) اور یہ دو شاخیں ایک دوسرے کے برابر ہوں اور جب

کہ دماغ کی لائن زندگی کی لائن سے ملی ہوئی بھی ہو، جو اگرچہ کسی شخص کے حساس اور اشتعال پسند ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ مگر یہ دو شاخیں کسی خاص قسم کے ارادے کی خواہش کی نشان دہی کرتی ہیں۔ ایسا شخص دو قسم کے ذہنوں یعنی سوچ و فکر اور عملی



تصویر نمبر ۲۔ دماغ کی لائن، زندگی کی لائن کے ساتھ ملی ہوئی اور اس کی حد صفات کے درمیان توازن قائم رکھنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بہترین

طریق کار کیا ہونا چاہیے؟ ایسے شخص کو آپ کا مشورہ یہ ہونا چاہیے کہ جو بات اس کا ذہن پہلے قبول کرے اسے اوّل ترجیح دینی چاہیے۔ یعنی اگر اس کا ذہن فی الحال مزید سوچ بچار کی طرف مائل ہو تو اسے ذہن کو کھلا چھوڑ دینا چاہیے اور اگر اس کا ذہن اسے عمل کی طرف مائل کر رہا ہو تو اسے عملی اقدام کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ لیکن دماغ کو اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہیے کہ وہ بیک وقت ان دونوں صفات کے درمیان جنگ کی صورت اختیار کر لے۔

مائل بہ ڈھلوان دماغ کی لائن قمر کے ابھار (تصویر نمبر ۲۔ لائن ۱–۱) کی طرف جس کا جھکاؤ دکھتی ہو تو ایسے شخص کی نشان دہی ہوتی ہے جو کہ اپنے غور و فکر پر کنٹرول کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس یہ لائن جب اس ابھار کے بہت نیچے دُور تک جھک جاتی ہے (تصویر نمبر ۲۔ لائن ۴–۴) اس صورت میں ایسا شخص اپنی خواہشات اور تصورات کا غلام ہوگا اور عام طور پر جذبات سے مغلوب نظر آئے گا اور جب اس کی طبیعت چاہے گی تو کوئی کام کرے گا۔ اس قسم کے لوگ شاذ و نادر ہی فن کی دنیا اور سوچ و فکر کے میدان میں کوئی بہتر نتیجہ دیتے ہیں۔ جب کہ ان کے مقابلے میں وہ لوگ زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہوتے ہیں۔ جن کی دماغ کی لائن اس ابھار کی طرف تھوڑی سی قدرے جھکی ہوئی ہوتی ہے۔

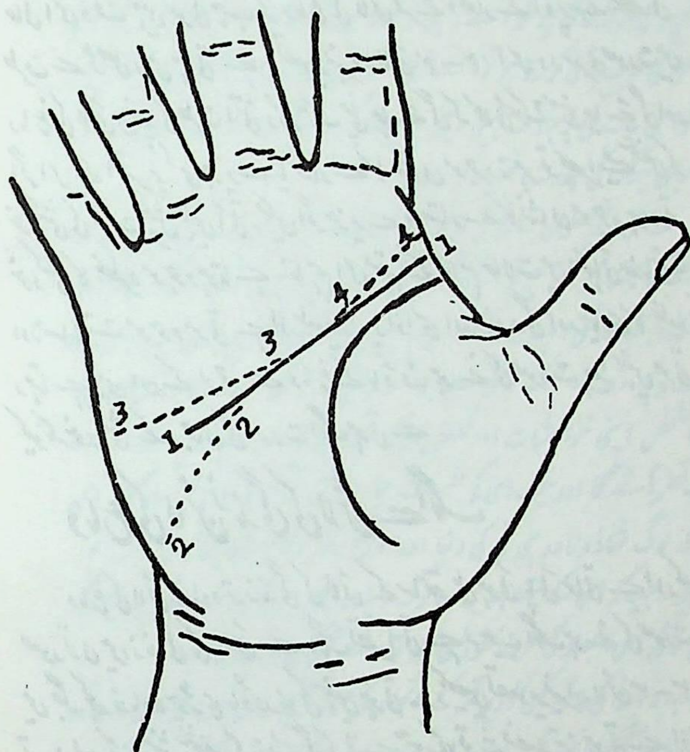
جب دماغ کی لائن مکمل طور پر قمر کے ابھار کی طرف جھکی ہوئی ہو (تصویر نمبر ۲۔ لائن ۵–۵) تو ایسا شخص انتہائی مریضانہ اور بیمار ذہنیت کا رجحان رکھتا ہے اور اس قسم کی انتہا پسندی کا غلبہ رکھنے والے اشخاص عموماً اپنے دوست احباب سے الگ تھلگ ہو کر علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں بلکہ یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ پوری دنیا سے ہی اپنا تعلق توڑ لیتے ہیں یا وہ خودکشی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں کہ اُن کے نزدیک وہی ان کی پناہ گاہ ہوتی ہے۔ اس قسم کے اشخاص کی زندگی کا بالعموم یہی انجام

ہوتا ہے اور اپنی انتہائی حساس طبیعت کی وجہ سے زندگی ان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے لیکن ہاتھ کا مطالعہ کرتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ ایسی صورتِ حال اس وقت نہیں ہوتی جب کہ دماغ کی لائن قمر کے ابھار کے اوپر کے حصے کی طرف سے ڈھل رہی ہوتی ہے (تصویر نمبر ۲۔ لائن ۴ — ۴) اس دوسری صورت میں دماغ کی لائن نیچے کی طرف اتنی دور تک چلی جائے گی کہ کلائی تک پہنچ جائے گی اور اگر اس کے اخیر پر کسی جزیرے یا ستارے کا نشان موجود نہ ہو تو پھر ایسے شخص کو خودکشی کی نوبت پیش نہیں آتی۔ لیکن اگر جزیرے یا ستارے کا نشان موجود ہو، تو خودکشی کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ تاہم اس قسم کے تمام حالات میں انتہائی جذباتیت اور حساسیت موجود ہوتی ہے اور طبیعت پر اداسی اور آزردگی اور بیماری کا غلبہ رہتا ہے لیکن ان کے بوجھ سے دماغ کے ماؤف ہونے کی صورت پیدا نہیں ہوتی کیونکہ خودکشی کے رجحان کی صورت الگ ہوتی ہے۔

دماغ کی لائن زندگی کی لائن سے الگ

دماغ کی لائن زیادہ تر زندگی کی لائن کے ساتھ ملی ہوئی پائی جاتی ہے اور کم صورتوں میں زندگی کی لائن سے الگ نظر آتی ہے۔ جب الگ ہونے کی صورت میں جگہ کچھ زیادہ چوڑی یا دوری کی نہیں ہوتی۔ (دیکھیں تصویر نمبر ۱۔ لائن ۳ — ۳) تو یہ ایسے آزاد منش شخص کی نمائندگی کرتی ہے جس کی قوت فیصلہ تیز ہوتی ہے اور جس کے اندر زندگی کی حقیقتوں سے نبرد آزما ہونے کا قابل قدر جذبہ موجود ہوتا ہے۔ دماغ کی لائن جب ایسی صورت میں ہتھیلی کے پار تک سیدھی چلی جاتی ہے تو یہ ایسے شخص کی نشاندہی کرتی ہے جسے دوسروں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے اور اگر ایسا آدمی اپنی صلاحیتوں کو عوام کی زندگی کے لئے صرف کرنے کے لئے منظرِ عام

پر آئے گا تو بے مثل شہرت پائے گا۔ جو اشخاص اس قسم کی لائن کے مالک ہوتے ہیں وہ ان لوگوں سے کچھ کم "سخت" ہوتے ہیں جن کی دماغ کی لائن زندگی کی لائن



تصویر نمبر ۳۔ دماغ کی لائن زندگی کی لائن سے الگ صورت میں۔

کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر ان کے اندر ایسی ذہانت، قابلیت اور سوچ بچار کی تیزی ہوتی ہے کہ ان کی زندگی دھماکا خیز معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ لوگ جن کی دماغ

کی لائن کھلی ہوئی ہوتی ہے اور کسی دوسری لائن کے ساتھ نہیں ملتی۔ ان میں تمام باتوں سے بالاتر یہ صفت ہوتی ہے کہ ان کی زندگی بامقصد ہوتی ہے۔ ایسے اشخاص کی بلامقصد زندگی کی مثال اس جہاز کی سی ہوتی ہے جو کہ ساکن سمندر کے اوپر بغیر کسی جدوجہد کے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ اس وقت تک بے مقصد زندگی گزارتے چلے جاتے ہیں جب تک کہ انہیں پکارا نہیں جاتا یا ان کے اندر ایک خواہش بیدار ہو کر انہیں آگے میدان میں نہیں دھکیل دیتی۔

اس قسم کی دماغ کی لائن جب جھکاؤ رکھتی ہوگی، تو یہ دو صفات کی غیر یقینی صورت کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک تو یہ کہ ایسے شخص کی طبیعت کا رجحان ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی کام اس وقت تک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا جب تک اس کی اپنی مرضی نہ ہو اور دوسرے یہ کہ جب تک اس کی طبیعت میں لگاؤ پیدا نہیں ہوتا یا اس کے اندر کوئی خواہش بیدار نہیں ہوتی، اس وقت تک وہ اکثر اوقات ساری زندگی بامقصد کچھ کئے بغیر مہمل ہی گزار دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے اندر ذہین و فطین اور ہوشیار ہونے کی صفات موجود ہوتی ہیں۔

وہ اشخاص جن کی دماغ کی لائن کھلی ہوتی ہے اور قدرے اوپر کی طرف یا مریخ کے عقل و دانش کے ابھار کی طرف اٹھی ہوئی ہوتی ہے (دیکھیں تصویر نمبر ۳ لائن ۲-۳) تو وہ بہت ساری عوامی تحریکوں کے منتظم ہوتے ہیں اور اپنی ہمت اور کاوش سے لیڈر بن جاتے ہیں۔ ان میں یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ اپنی ہر چیز قربان کر دیتے ہیں اور جس چیز کی وہ ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں اس کے لیے وہ اپنا گھر بار تک تج دیتے ہیں۔ عوام کی خدمت کرنا ان کا ہر صورت اول ترین مقصد بن جاتا ہے۔

دماغ کی لائن جب زندگی سے الگ نظر آتی ہے اور [illegible]

کے ساتھ ملتی ہوئی چلتی ہے تو یہ ایسے آدمی کی نشان دہی کرتی ہے جس میں حساسیت یا خوف کا عنصر بہت ہی کم ہوتا ہے۔ (تصویر نمبر ۳۔ لائن ۴۔۴) ایسا آدمی اس آدمی سے قطعی برعکس ہوتا ہے جس کی دماغ کی لائن، زندگی کی لائن کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔

جب دماغ کی لائن کا نقطۂ آغاز زندگی کی لائن سے بہت زیادہ کھلا ہوا ہوگا تو یہ ایسے آدمی کی نمائندگی کر رہی ہوگی جس کی طبیعت میں انتہائی جلد بازی ہوگی اور وہ کسی ایک مقصد پر جمے رہنے کی صفت سے عاری ہوگا۔ وہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو تمام مواقع پر سب سے آگے رہنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے اندر خود نمائی کی زبردست خواہش انگڑائیاں لیتی رہتی ہے۔ جہاں تک دنیاوی معاملات کا تعلق ہے آپ دیکھیں گے کہ وہ متواتر اپنے فیصلوں کو بدلتا نظر آئے گا۔

اگر دماغ کی لائن زندگی کی لائن سے بہت زیادہ ہی دور نظر آتی ہو اور اس کے اور زندگی کی لائن کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو تو ایسا شخص انتہائی جذباتی ہوتا ہے اور وہ جلدی سے بھڑک اٹھتا ہے۔ ایسا شخص دماغ کی طرف زیادہ خون بڑھنے کی وجہ سے دماغی ہسٹریا یعنی دیوانگی، بے خوابی اور دیگر دماغی عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اگر دماغ کی لائن پر بہت بری طرح سے جزیرے بنے ہوئے ہیں یا اس میں بڑے بڑے گڑھے ہوں یا اس پر سے بار بار لائنیں نمودار ہو رہی ہوں (دیکھیں تصویر نمبر ۱۴ لائن ۱۔۱) تو یہ پاگل پنے کی دوسری علامت سمجھی جاتی ہیں اور خاص طور پر جب کہ دماغ کی لائن کلائی کی طرف جھک رہی ہو یا اس قسم کی لائن انسان کی دماغی کیفیت دیوانگی کے نزدیک تر ہوتی ہے

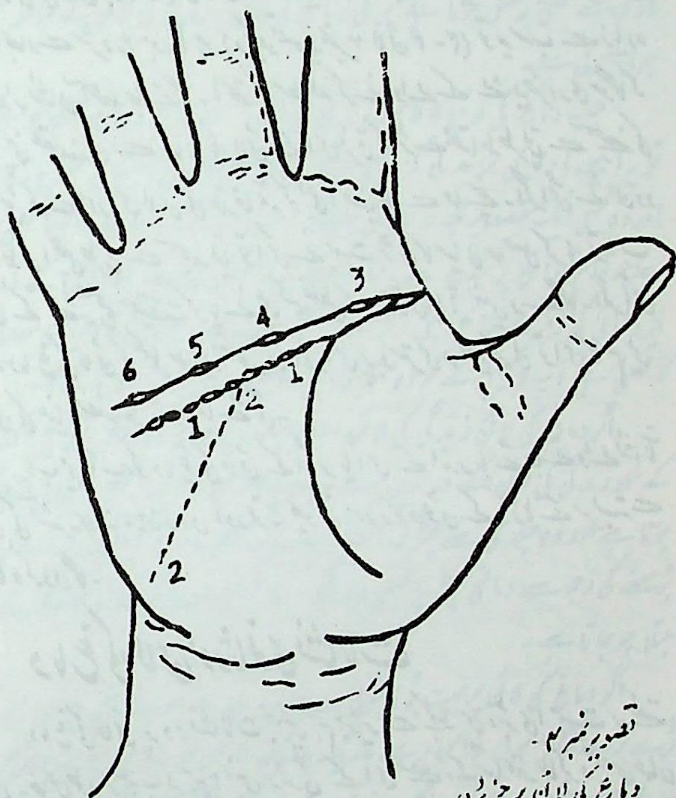
جس آدمی کی دماغ کی لائن کے اُوپر جزیرے نظر آئیں گے تو وہ جلدی سے اشتعال میں آ جانے والا ہوتا ہے اور دوسروں کو تنقید کر دینے میں کوئی تامل نہیں کرتا۔ اس قسم کی دماغ کی لائن جو زندگی کی لائن سے زیادہ دُور نہ ہو اور یا اس کا ایک سرا مشتری کے ابھار سے شروع ہو رہا ہو (دیکھو تصویر نمبر ۴ لائن ۴-۴) تو یہ سب سے زیادہ شاندار نشان سمجھا جائے گا۔ ہاتھ کا مطالعہ کرنے والے کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ اپنی عقلمندی سے دماغ کی لائن کے اس فرق کو بڑے محتاط طریق سے سمجھنے کی کوشش کرے اور اس لائن کی جانچ تہ کو بھی احتیاط سے جانچے۔ اگر اس نے ان دو نقاط کو اچھی طرح سے سمجھ لیا تو اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی تو اب اس کے لئے صحیح حقیقت کو پانے میں کسی غلطی کا امکان باقی نہیں رہے گا۔ اگر اس نے دماغ کی لائن کو مکمل طور پر سمجھ لیا اور اس پر دسترس حاصل کر لی تو اس کام میں اس کی بنیاد مضبوط تر ہو جائے گی۔

اب میں آپ کو دماغ کی لائن کے اُوپر یا اس کے اندر پائے جانے والے نشانات ان کی تشریحات، جزیروں اور ٹوٹ پھوٹ اور رکاوٹوں کے رازہائے سربستہ سے آگاہ کروں گا۔

دماغ کی لائن اور ثانوی نشانات

دماغ کی لائن پر وہ نشانات جنہیں ہم جزیرے کہتے ہیں، بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ خاص طور پر جب کہ ہم انہیں زندگی کے ان حصے کے ساتھ ملا کر دیکھیں جہاں پر کہ ان کا وجود قائم ہے اور متعلقہ شخص کی ذہنیت کو پیش نظر رکھ کر ان کا مطالعہ کریں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا اصول جو کہ ہاتھ کا مطالعہ کرنے والے کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ جزیرے کا نشان جہاں کہیں اور جس لائن پر بھی

واقع ہوگا۔ وہ کمزوری کی نشاندہی کرے گا اور بدقسمتی کی نشانی سمجھا جائے گا۔
دماغ کی لائن پر اگر متواتر زنجیر سی نظر آئے۔ (دیکھیں تصویر نمبر ۴۔ لائن ۱-۱)



تصویر نمبر ۴۔
دماغ کی لائن پر جزیرن
کے نشانات۔

تو یہ دماغی کمزوری کی نشانی ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر یہ شدید بیماری اور جسمانی عارضے کی تصدیق کر رہے ہوتے ہیں جن سے کہ ذہن بہت بڑی غرض متاثر ہوتا ہے۔ اس قسم

کی ذہنی پستی یا دماغی کمزوری کے ساتھ اگر ناخنوں کے اندر زردی پائی جائے تو یہ خون میں کمی کی نشانی ہوتی ہے جس سے دماغ پر برا اثر پڑتا ہے جس کی وجہ سے دماغی قوتوں کی صحیح نشوونما نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے ایسے اشخاص میں نہ تو لگاتار مطالعہ کرنے کی طرف رغبت ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی قوت فیصلہ باقی رہتی ہے اس لئے یہ جذباتی سے ہو جاتے ہیں۔

جب دماغ کی لائن زندگی کی لائن سے کافی دُور ہوتی ہے تو اس صورت میں جزیروں کی شکل میں زنجیر کے نشانات سے یہ مطلب لیا جائے گا کہ بیماری سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوگا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ چڑچڑے ہو جاتے ہیں اور ان میں کسی بات کو برداشت کرنے کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔ وہ پاگل پنے اور دیوانگی کی سی حرکات کرتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ ان کا سلوک بڑا ہی ناروا ہوتا ہے

تاہم کسی آدمی کی دماغ کی لائن زیادہ ہی ڈھلوان کی طرف جا رہی ہو۔ (دیکھیں تصویر نمبر ۲۔ لائن ۲-۲) اور اس پر جزیروں کی بھی کیفیت موجود ہو تو اس آدمی پر غشی کے دورے پڑتے ہیں اور غصے کی حالت میں تشنج کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ لوگوں سے ملنے سے گریز کرنے لگتا ہے یا اپنی ہی زندگی سے گلو خلاصی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے واقعات میں عدالتی فیصلوں میں عموماً "وقتی دیوانگی کے عالم میں خودکشی" کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

دماغ کی لائن پر جزیروں کی موجودگی کے متعلق ایک اور قابلِ ذکر نقطہ یہ ہے کہ لائن کے اوپر ان کی پوزیشن کو بھی نوٹ کرنا چاہیے اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ کون سی انگلی کے نیچے واقع ہیں۔ جب یہ جزیروں کے نشانات اس لائن کے شروع ہی میں پہلی انگلی یا مشتری کے ابھار کے نیچے ہوں (دیکھیں تصویر نمبر ۲ لائن ۳)

تو یہ اس بات کی نشان دہی ہو گی کہ یہ شخص اپنی ابتدائی زندگی میں ذہنی طور پر کمزور اور پست رہا ہے اور اس میں اپنی مرضی پر عمل کرنے کی قوت موجود نہیں تھی۔ مطالعہ کا کوئی شوق نہ تھا۔ نہ کوئی اس کی خواہش تھی اور نہ اس کے اندر کوئی جذبہ موجود تھا۔ لیکن اس کے برعکس جب یہ جزیرے دوسری انگلی یعنی زحل کے ابھار کے نیچے موجود ہوں تو ایسا شخص سخت قسم کی دردِ سر، بے چینی اور افسردگی میں مبتلا رہتا ہے۔

اگر اس نقطے پر دماغ کی لائن کمزور یا کٹی ہوئی ہو تو یہ ظاہر کرے گی کہ ایسا شخص اپنے روگ اور بیماری سے مکمل طور پر کبھی بھی خلاصی حاصل نہیں کر پائے گا۔

جب دماغ کی لائن پر تیسری انگلی اور سورج کے ابھار کے نیچے (دیکھیں تصویر نمبر ۴۔ لائن ۵) جزیرہ موجود ہو تو یہ نازک صورتِ حال کو واضح کرتا ہے۔ یعنی ایسا شخص بینائی کی کمزوری کا شکار ہو گا۔ اگر ایک سے زیادہ جزیرے موجود ہوں تو یہ اور بھی زیادہ خطرناک صورت کی نشان دہی کرتے ہوں گے۔ یعنی اندھے پن یا نظر کی انتہائی کمزوری کا پتہ دے رہے ہوں گے۔

جب دماغ کی لائن پر چوتھی انگلی اور عطارد کے ابھار کے نیچے (دیکھیں تصویر نمبر ۴ لائن ۶) جزیرہ موجود ہوتا ہے اور یہ چونکہ لائن کی حدِ اختتام پر ہوتا ہے اس لیے اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ بڑھاپے میں ذہنی کمزوری پیدا ہو جائے گی اور سخت قسم کی اعصابی پریشانیاں کن بدنظمی پیدا ہو گی۔ اگر یہ جزیرہ بہت ہی واضح اور روشن ہو گا تو پریشانیوں کے نتیجے میں دیوانگی کی سی صورت بن جائے گی۔ یا ذہن پر زیادہ تفکرات کا بوجھ پڑنے سے پاگل پنے کی علامات پیدا ہو جائیں گی۔

لہٰذا اس اہم لائن کے متعلق یہ بات ضروری ہے کہ اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کر لیا جائے تو صحیح نتائج اخذ کرنے میں بے مثال کامیابی حاصل ہو گی۔ اس

لائن کو عمر کے مختلف حصوں کے مطابق بھی تقسیم کر لینا چاہیئے تاکہ قطعی اندازہ ہو سکے کہ کوئی تکلیف زندگی کے کس عصہ میں پیش آنے کی توقع ہوگی۔

اس لائن کا پہلا حصہ جو کہ پہلی انگلی کے احاطے تک نظر آتا ہے اسے زندگی کے اوّلین ۲۱ سال شمار کیا جاتا ہے۔ دوسری انگلی کے حصّے کو ۴۲ سال اور تیسری انگلی کے حصّے میں اس لائن کے احاطے کو ۴۳ سے ۶۱ سال اور آخری حصّے کو جو کہ چوتھی انگلی کے نیچے ہوتا ہے ۷۰ سال اور اس سے اوپر کی زندگی کی نشان دہی کرتا ہے۔

دماغ کی لائن میں تبدیلیاں

دماغ کی لائن کے متعلق ایک اور اہم ترین اور دلچسپ نقطہ یہ ہے کہ اس میں خاص تبدیلیوں کو نوٹ کیا جائے اور ان لائنوں کا خاص طور پر معائنہ کیا جائے، جو اس پر آکر گرتی ہیں یا اس سے نمودار ہوتی ہیں کیونکہ ان سے قابل قدر معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ڈھلوان دماغ کی لائن اپنے راستے میں کسی جگہ پر خم کھا جاتی ہے یا اُوپر کی طرف جھکاؤ کر لیتی ہے (دیکھیں تصویر نمبر ۵ لائن ۱-۱) تو اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ عمر کے اس حصّے میں مشکلات کا غیر معمولی بوجھ آپڑے گا۔ اگر یہ خم صاف ہے اور اس میں کوئی رکاوٹیں نظر نہیں آتیں تو اگر یہ شخص فطری طور پر باعمل نہیں ہے مگر کسی موقع پر اچھی پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور وقتی طور پر کاروبار کو ڈویلپ کر لے گا یا کاروباری انداز اختیار کر لے گا۔

حالانکہ یہ اس کی طبیعت کے رجحان کے مطابق نہیں ہوتا۔ تاہم اگر خم یا جھکاؤ کی بجائے ایک عمدہ قسم کی لائن دماغ کی لائن کو چھوڑتی ہوئی اُوپر کی طرف جا رہی ہے (دیکھیں تصویر نمبر ۵ لائن ۲-۲) تو زندگی کا یہ حصہ اس شخص کی باقی ماندہ زندگی کے کیریکٹر پر ایک قطعی اثر چھوڑ جائے گا۔ بعض اوقات یہ عمدہ لائنیں کچھ عرصہ کے بعد زیادہ

مضبوطی سے ڈیولپ ہو جاتی ہیں اور ایک قسم کی دوسری دماغ کی لائن کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یہ اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ یہ شخص اپنی زندگی کو باعمل



تصویر نمبر ۵۔
دماغ کی لائن کی مزید
تشریحات

بنانے والے کردار کو مضبوط بنانے کی کوشش کو جاری رکھے گا جو کہ اس وقت نامکمل شکل میں موجود ہے۔

اگر کسی شخص کے ہاتھ پر دماغ کی لائن سیدھی ہے مگر نیچے کی طرف خم کھا رہی ہے،

یا ایک عمدہ لائن اس کی طرف بڑھ رہی ہے (دیکھیں تصویر نمبر ۵ لائن ۲-۳) تو ایسے شخص کے لئے قدرتی تاویل یہ ہوگی کہ یہ وہ وقت ہوگا جب کہ وہ عملی زندگی میں اپنے مستقبل کو سنوارنے میں شکست ہو گیا ہوگا یا اس نے وقتی طور پر اپنی سوچ و بچار کی قوت کو ڈویلپ کر لیا ہوگا۔ اس دوسرے انداز سے میں بڑے تعجب انداز میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب کہ یہ شخص ترقی پا چکا ہوتا ہے یا دولت مند بن چکا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس وقت اس لائق ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے فن کارانہ رجحان کو ڈویلپ کر سکے۔ ایسا اندازہ لگانے کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ ایسا محض اس لئے کرنے میں کامیاب ہوا ہے کیونکہ اس وقت اس کی عملی جد وجہد کے راستے میں حائل ہونے والی قوتوں کا بوجھ کم ہو چکا ہے۔ لیکن یہ اندازہ آپ اس وقت ہی لگا سکیں گے جب کہ آپ عین اس وقت سٹوریو دیکھیں ہوں (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۵) اپنے ہاتھ پر واضح طور پر موجود پائیں یا یہ ہاتھ پر نمودار ہو رہی ہو۔ اور یہی اس بات کو ظاہر کرتی ہوگی کہ متعلقہ شخص اس وقت زندگی کی آسانیوں کو یقینی طور پر حاصل کرنے کے دور میں داخل ہو چکا ہے۔ اور وہ اپنی سوچ اور غور و فکر کو عملی صورت دینے کی طرف مائل ہو چکا ہے۔

اگر دماغ کی لائن از خود اُوپر کی طرف خم کھائے۔ خاص طور پر اپنے اختتام پر چوتھی انگلی یعنی مشتری کے ابھار کی طرف جاتی ہو (دیکھیں تصویر نمبر ۵ لائن ۴-۴) تو یہ حتمی طور پر ظاہر کرتی ہے کہ ایسا شخص مزید جتنے سال زندہ رہے گا اس کی دولت کمانے کی خواہش میں ہر سال اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور اس کے ارادوں میں دن بدن پختگی آتی چلی جائے گی۔

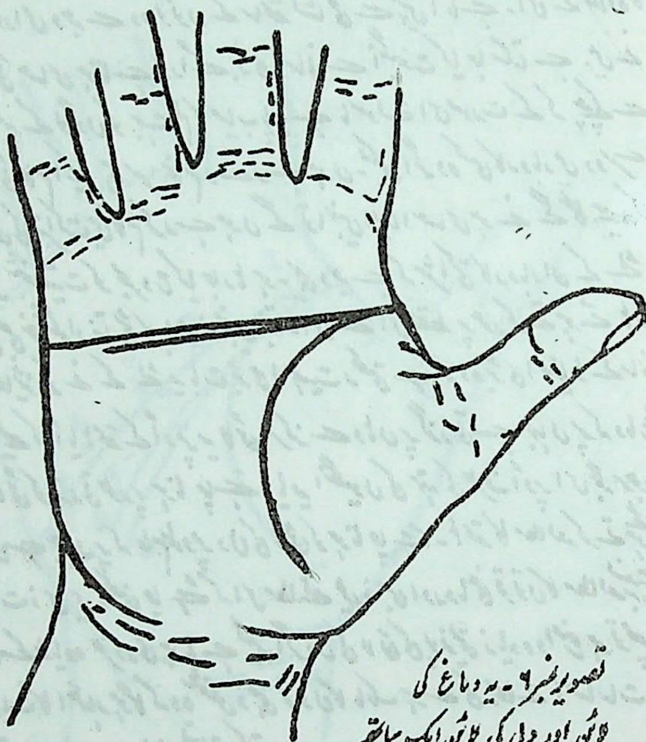
اگر دماغ کی لائن ظاہرا طور پر اپنی قدرتی جگہ کو چھوڑ دیتی ہے جس کا اندازہ آپ بائیں ہاتھ کی لائن سے اسے ملا کر کر سکتے ہیں۔ جب آپ مکمل طور پر اسے دل کی لائن

کی طرف بڑھتے ہوئے پاتے ہیں تو اس سے یہ اخذ کیا جائے گا کہ یہ شخص اپنی کسی خواہش کی تکمیل میں بڑی سختی سے عمل پیرا ہوگا۔ وہ اپنی قوت ارادی کے زور پر اپنی فطری جذباتی کمزوری پر بڑی خوبی کے ساتھ کنٹرول کرے گا اور جب تک وہ اپنی خواہش کی تکمیل نہ کرلے گا چین نہیں لے گا۔

اگر اس قسم کی لائن آپ کو کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر ملے جو کہ مربع نما موٹے قسم کے مادہ پرست ہاتھ کا مالک ہے تو اس کے متعلق ایک پرانا متروک اندازہ یہ ہے کہ اس شخص نے اپنی کسی خواہش کی تکمیل کے لیے مثلاً دولت کے حصول کے لیے اتنا جذباتی فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ اس کے راستے میں کسی رکاوٹ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بے شک اسے اس کے لیے جرم کا ارتکاب ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اگر اس قسم کی لائن ملیے ہاتھ پر پائی جائے گی تو ایسا شخص اپنی قوت و ذہانت کے بل پر اپنی مطلوبہ خواہش کی تکمیل کرے گا۔ اور ان تمام لوگوں کو پیچھے چھوڑ جائے گا جو اس کے راستے میں مدمقابل ہیں یا رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔

اس قسم کی لائن کو اس صاف اور واضح لائن کے ساتھ خلط ملط نہ کیا جائے جو کہ ہاتھ کے دونوں طرف آر پار چلتی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۶) کیونکہ اس صورت میں دماغ کی لائن اپنی اصلی جگہ سے نمودار نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے وہ انتہائی سخت اور خطرناک قسم کے کیریکٹر کی نشاندہی کرتی ہے خواہ وہ کیریکٹر اچھائی کا ہو یا برائی کا۔ ایسے شخص کے خیالات میں انتہائی یکجائی ہوتی ہے اور وہ اپنی مضبوط قوتِ فکر کا مظاہرہ کرتا ہے اور جب وہ کسی مقصد کے حصول کے لیے اپنی ذہنی قوتوں کو اپنی قلبی قدرتی طاقتوں سے ملا کر گامزن ہوتا ہے تو کامیابی اس کے قدم چومتی ہے لیکن اگر اس نے اپنی قلبی قوتوں کو کسی شخص پر مرکوز کر رکھا ہے یعنی اس کی شدید محبت میں مبتلا ہے تو وہ حصول مقصد کے لیے اپنی تمام تر ذہنی قوتوں کو اپنی اس خواہش

تکمیل کے لیے بروئے کار لائے گا ۔ یہ صورت ہمیں بتلاتی ہے کہ جب دل اور دماغ کی لائنیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں تو کسی شخص کی پہلو بہ پہلو ذہنی قوتیں اور قلبی قوتیں مل کر



تصویر نمبر ۶ ۔ یہ دماغ کی لائن اور دل کی لائن ایک ساتھ دکھائی چل رہی ہیں ۔

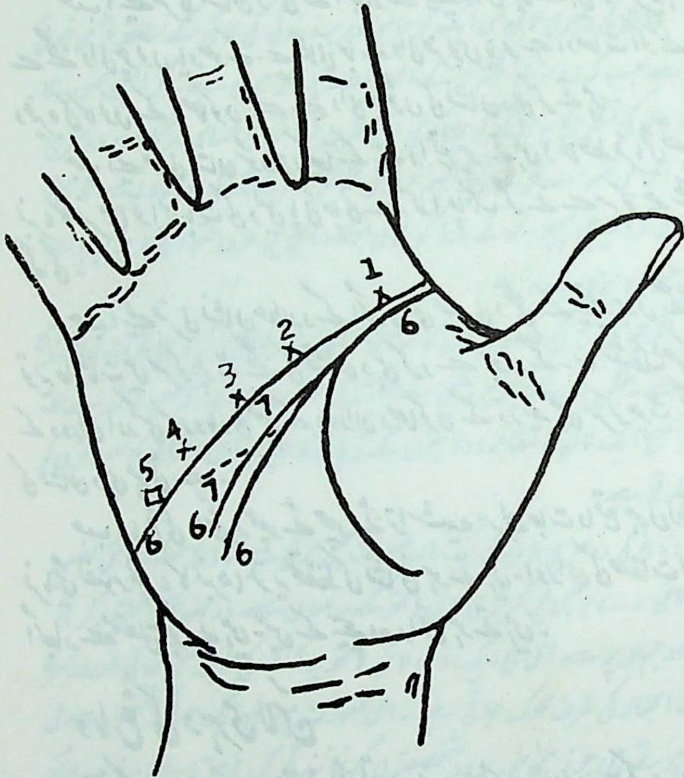
کام کرتی ہیں ۔ اس قسم کے اشخاص کے متعلق میں نے عام طور پر دیکھا ہے کہ ان کے اندر اپنے مقاصد کی تکمیل اور حصول کے لئے بے پناہ شدت موجود ہوتی ہے ۔ لیکن یہ بھی

ایک حقیقت ہے کہ میں نے اس قسم کی لکیروں کو انتہائی خوش بختی کے طور پر نہیں پایا۔ اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس قسم کی خاص صفت والا آدمی شاذ ہی ہوتا ہے اور اس کے دوست احباب نہیں ہوتے جس کی وجہ سے اسے عموماً اپنی تنہائی کا شدید احساس ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ لوگوں کے ساتھ گستاخی سے پیش آتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ انتہائی حساس ہوتا ہے اور اسے بڑی آسانی سے انگیخت کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اس قسم کے لوگوں کو بہت کم کامیاب پایا ہے ماسوائے اس صورت کے کہ چپکے سے وہ کوئی کام اکیلے ہی سرانجام دے رہے ہوں۔ لیکن اگر وہ کسی کاروبار میں دوسرے لوگوں کی شراکت میں کام کر رہے ہوں گے تو انہیں ایسا احساس ہونے لگے گا جیسے کہ ان کی شخصیت کو مجروح کیا جا رہا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ شراکتی کاروبار ان کے لئے کبھی بھی خوشگوار نتائج کا باعث نہیں بنتا۔ اس لئے اس نقطہ پر غور کرتے ہوئے ہاتھ کا معائنہ کرنے کے لئے یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ وہ بڑی احتیاط کے ساتھ یہ دیکھے کہ آیا ہاتھ کے اوپر یہ لائن مرکز سے وہاں پہ گزرتی ہے جہاں پہ کہ دماغ کی لائن کو قدرتی طور پر ہونا چاہئے۔ یا یہ انگلیوں کی تہہ کی طرف اوپر اس جگہ موجود ہوتی ہے جہاں پر کہ عام طور پر دل کی لائن کو ہونا چاہئے۔ ہاتھ کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس معاملے میں ذہنی اور دماغی قوتوں کا مطالعہ بہ نسبت دل کے زیادہ ضروری ہوتا ہے لیکن اگر دل کی لائن کی پوزیشن زیادہ واضح ہو تو پھر اس بات کا اظہار ہوگا کہ وہ شخص ذہنی قوتوں کا مالک ہونے کی بجائے احساسات اور قلبی واردات سے زیادہ تعلق رکھتا ہے۔

دماغ کی لائن پر ضرب اور مربعوں کے نشانات

چھوٹے اور خوبصورتی کے ساتھ ترتیب شدہ صلیبی یا آر پار کٹاؤ یعنی ضرب

کے نشانات جب کہ وہ ذرا دماغ کی لائن کے اُدھر واقع ہوں یا لائن کو چھو رہے ہوں تو یہ عام طور پر دماغ پر حادثات کی نشان دہی کرتے ہیں۔



تصویر نمبر ۷۔ دماغ کی دوہری لائن اور مربعوں اور ضرب کے نشانات۔

جب ضربی نشانات مشتری کے اُبھار کے نیچے ہوتے ہیں (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۷ کا نمبر ۱)

تو یہ عموماً کسی شخص کی حکومت کرنے کی خواہش رکھنے والے یا خود نمائی اور خود سری کی نمائش کرنے والے لوگوں کے ہاتھوں میں پائے جاتے ہیں۔

جب ایسے ضربی نشان زحل کے اُبھار کے نیچے واقع ہوتے ہیں تو سر پر جانوروں سے لگنے والی چوٹوں یا دھوکے سے لگائی جانے والی ضربوں یا لوہے، دھات، کوئلے، وغیرہ کی کانوں کے دھماکوں سے لگنے والی چوٹوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔

جب ایسے ضربی نشان سورج ریکھا کے نیچے واقع ہوتے ہیں (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۷ کا نمبر ۳) تو اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے کہ اچانک گرنے سے سر کو چوٹ لگے گی۔

جب ایسے ضربی نشان عطارد کے اُبھار یعنی تیسری انگلی کے نیچے ہوں گے۔ تو یہ حادثات میں سر کو چوٹ لگنے کی نشان دہی کر رہے ہوں گے۔ سائنٹیفک دھماکوں کے دوران اور کسی کاروباری مہم کے دوران دھماکوں کے ذریعہ بھی سر کو چوٹ لگنے کی نشان دہی ہوتی ہے۔

جب دماغ کی لائن پر چھوٹے چھوٹے تراشیدہ مربع جات واقع ہوں (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۷ کا نمبر ۵) تو یہ تحفظ کی نشانی ہوتے ہیں۔ اور ان کی صفات اس اُبھار سے متعلق ہوتے ہیں جس کے نیچے وہ واقع ہوتے ہیں۔

دماغ کی دہری لائن

دماغ کی دہری لائن (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۷ لائن ۶ - ۶) بہت کم ہی پائی جاتی ہیں جب کہ عموماً یہ ایک ہی لکیر ہوتی ہے جو ہاتھ کے اُوپر سیدھی چلتی ہے۔ لیکن جہاں کہیں بھی یہ لائن دہری ہوگی تو واضح طور پر دو علیحدہ لائنوں کی شکل میں نظر آئے گی۔ ایسے شخص کے متعلق آپ برملا کہہ سکتے ہیں کہ وہ دہری حکمت عملی کا مالک

ہوگا اور اس کی سوچ فکر کے ہمیشہ دو زاویے ہوں گے۔ یہ شخص عموماً بہت زیادہ ذہنی کام کو بخوبی نباہنے کی اہلیت رکھتا ہے اور اس کی زندگی دوہری حکمت عملی کے مطابق ہوگی اور کامیاب ہوگی۔

دماغ کی دوہری لائن میں ایک تو عام طور پر زندگی کی لائن کے ساتھ جڑی ہوئی ملتی ہے جب کہ دوسری مشتری کے ابھار سے نمودار ہوتی ہے۔ اگر ایسی صورت ہو تو اس کی تشریح یہ ہوگی کہ یہ آدمی ایک طرف تو انتہائی حساس ہوگا اور دوسری طرف اس میں حکومت کرنے کی عظیم خواہش جھلکتی نظر آئے گی اور وہ اپنے ذہنی خیالات کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں ہوگا۔ اس میں خود اعتمادی کا جذبہ بدرجہ خاص موجود ہوتا ہے۔

اگرچہ دماغ کی دوہری لائن کا نشان شاندار اور قابل ذکر ذہنی قوت کی نشاندہی کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں نے ہمیشہ ہی مشاہدہ کیا ہے کہ کسی ہاتھ پر صاف اور واضح ایک لائن بالمقابلہ دو لائنوں کے زیادہ کامیابی اور کامرانی کی صورتوں کو ظاہر کرتی ہے۔

دماغ کی دوہری لائن کی ایک اور صورت بھی ہوتی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر لائن ۷۔۷) جس میں کہ بڑی لائن ہاتھ کے درمیان سے دو صورتیں اختیار کرتی ہے اور جہاں پر سے اس کی ایک ذیلی لائن ہاتھ پر آگے کی طرف چلی جاتی اور دوسری قمر کے ابھار کی طرف جھک جاتی ہے۔ اس صورت میں ہم ایک ایسے شخص سے مل رہے ہوتے ہیں جو ذہنی طور پر دو شخصیتوں کی نمائندگی کر رہا ہوتا ہے۔ ایک لائن کی صورت میں تو کسی شخص کو اپنی مرضی پر مکمل اختیار ہوتا ہے لیکن دوہری لائن والی شخصیت دوہری حکمت عملی رکھنے کی وجہ سے کسی بھی کام کی تکمیل کے لئے الگ الگ زاویے اختیار کرنے کی وجہ سے مکمل اختیار سے محروم رہتی ہے۔

دورِ قدیم کے بہت سارے محققین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ دماغ کی دوہری لائن کو جب دو مختلف لائنوں کی شکل میں پا یا جائے تو یہ وراثت میں قوت اور دولت کے ملنے کی نشانی سمجھی جاتی ہے۔ تاہم میں نے عام طور پر اسے جس طرح پرکھا ہے اس میں یہ پایا ہے کہ اگرچہ یہ دوہری لائن کسی شخص کی زندگی میں بہت بڑی دولت یا قوت کے نتائج ظاہر کرتی ہے لیکن اس کے حصول میں اس شخص نے یہ سب کچھ وراثت میں ملنے والی عقل و دانش کے ذریعے حاصل کیا ہوتا ہے نہ کہ یہ پیدائشی طور پر اُس کے حصے میں آیا ہوتا ہے۔

سات مختلف قسم کے ہاتھوں پر دماغ کی لائن کی صورت

عام طور پر ہاتھوں کی سات مختلف قسمیں ہوتی ہیں اور ان کا تعلق اپنے اپنے اندازہ میں کم و بیش انسان کی سات نسلوں سے ہوتا ہے۔ (اس سلسلے میں آگے ذکر آئے گا) ہاتھوں کی یہ سات قسمیں حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ مفردیا کمتر قسم۔
۲۔ مربع جسے عام طور پر عملی ہاتھ کہا جاتا ہے۔
۳۔ چوڑا یعنی پھرتیلا اور چست ہاتھ۔
۴۔ فلسفیانہ ہاتھ
۵۔ مخروطی یا آرٹسٹک یعنی ہنرمندی کا ہاتھ
۶۔ روحانی یا امثالی ہاتھ
۷۔ ملا جلا ہاتھ

اصولی طور پر دماغ کی لائن عام طور پر ہاتھ کی قسم کی صفات سے مطابقت رکھتی ہے کیونکہ انسانی جسم کی ساری بناوٹ ایک مکمل ضابطے کی پابند ہے۔ چنانچہ

ہم دیکھتے ہیں کہ سیدھی یا ہموار دماغ کی لائن مربع نما یعنی عملی ہاتھ پہ پائی جاتی ہے۔ یا ڈھلوان دماغ کی لائن فلسفی یا امثالی یا مخروطی ہاتھوں پر ملتی ہے اور اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ان اشخاص کے اندر سوچ وبچار اور فکر کی قوتیں زیادہ موجود ہیں۔

لیکن اگر دماغ کی لائن کسی ہاتھ کی قسم کی صفات کے برعکس نظر آئے گی تو ایسی صورت میں یہ ایک خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ذہن کی ڈھلوان لائن ایک مربع نما یا عملی ہاتھ پر دیکھی جاتی ہے تو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اگرچہ اس آدمی یا عورت کے خیالات اور منصوبے تو عملی تھے تاہم ان میں فکر و دانشمندی کی ایک بہت زیادہ قوت بھی پائی جاتی تھی۔ اس کے برعکس اگر دماغ کی لائن چپٹے، چوڑے یعنی پھر تیلے اور مستعد ہاتھ یا فلسفیانہ ہاتھ یا مخروطی ہاتھ یا روحانی ہاتھ پر سیدھی اور ہموار نظر آئے تو یہ ظاہر کرے گی کہ یہ شخص بے شک فلسفیانہ خواب وخیال یا امثالی اور تصوراتی تخلیقات میں ہی کیوں نہ ڈوبا ہوا نظر آئے متوازی الذہن اور باعمل صفات کا مالک ہے۔

مُفرد قسم کے ہاتھ پر دماغ کی لائن عام طور پر چھوٹی اور سیدھی ملتی ہے۔ یہ ایک چھوٹے سے خط مستحکم کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں ہوتی اور اس سے ہنرمندی اور غور و فکر کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اس میں مزید صفت یہ ہوتی ہے کہ غور و فکر کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اس میں مزید صفت یہ ہوتی ہے کہ غور و فکر اور ہنرمندی اور آرٹ میں عمل کی بنیاد بھی موجود ہوتی ہے۔

چوڑے اور مستعد ہاتھ پہ قدرتی طور پر دماغ کی لائن لمبی، صاف اور قدرے ڈھلوان ہوتی ہے۔ اگر یہ سیدھی اور ہموار ہوگی تو ذہنی قوت کو باعمل اقدامات اختیار کرنے کے لیے قدرتی طاقت مہیا کرنے کا ذریعہ ظاہر کرتی ہے جو کہ چوڑے

یا مستقل ہاتھ کی صفت ہے۔

فلسفیانہ ہاتھ جو کہ ایک مفکر اور فلاسفر کا ہاتھ ہوتا ہے اس پر ذہن کی لائن لمبی اور ڈھلوان ہوتی ہے لیکن اگر سیدھی اور ہموار نظر آئے تو یہ عملی اور منطقی طور پہ ذہنی ڈویلپمنٹ کی نشان دہی کرتی ہے جس کی عام طور پہ اس قسم کے ہاتھ پر توقع نہیں کی جا سکتی۔

یہی اصول مخروطی یا روحانی ہاتھ کا ہے لیکن وہ ہاتھ جسے ہم ملا جلا ہاتھ کہتے ہیں تو اس پر بہترین دماغ کی لائن عین شکل میں ملنی چاہئے وہ لمبی سیدھی اور ہموار ہو گی۔ کیونکہ اس قسم میں بہت سارے لوگ شامل ہوتے ہیں جن میں کہ اوپر والے ہاتھوں کی صفات بھی شامل ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ ہاتھ عملی کام کرنے والے اور متوازن الذہن لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔

باب — ۴

زندگی کی لائن

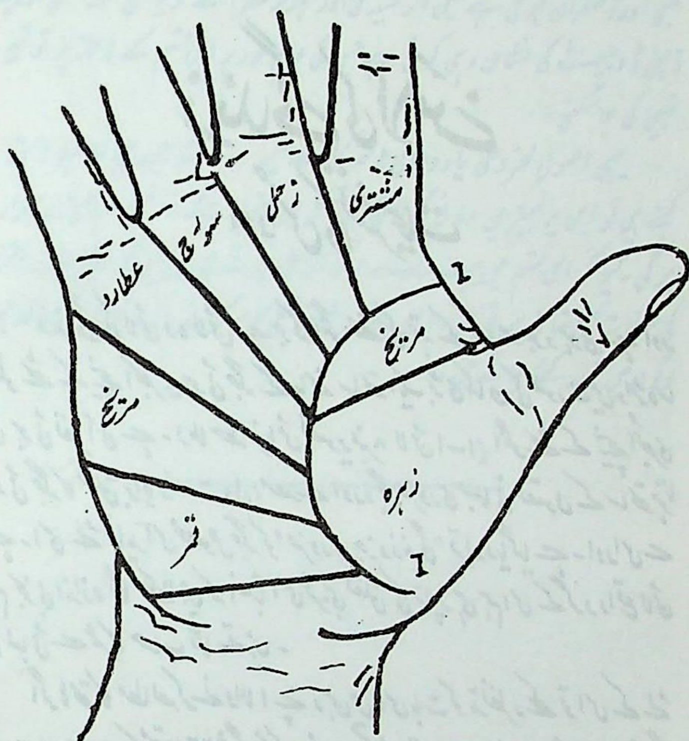
اور اُس کی تشریحات

زندگی کی لائن وہ لائن ہے جو کہ انگوٹھے کی تہہ کے گرد موجود ہوتی ہے اور انگوٹھے کے نیچے اُبھری ہوئی جگہ کے ساتھ ساتھ ایک بڑی کمان کی صورت میں دائرہ سا بنی ہوئی نظر آتی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۸ لائن ۱-۱) انگوٹھے کے نیچے اُبھری ہوئی جگہ کا تعلق براہِ راست دل، معدے اور دیگر ضروری جسمانی حصوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسی لئے شاید اس مخصوص جگہ کو "ضروری جزوِ زندگی" قرار دیا گیا ہے۔ اور اس سے ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ غالباً اسی قریبی تعلق کی بنا پر ہی ہم اس کے گرد واقع لائن کی لمبائی سے عمر کا حساب لگاتے ہیں۔

اگر ہاتھ کا مطالعہ کرنے والا اپنے ذہن میں اس بات کو مدِّنظر رکھے تو اس کے لئے صحت اور بیماری کے متعلق پیش گوئی کرنے سے کئی مشکلات از خود ہی دُور ہو جائیں گی اور درج ذیل تشریحات کو سمجھنے میں اسے بڑی آسانی محسوس ہو گی۔

اس سلسلے میں کامل علم حاصل کرنے کے لئے پہلے اصول یہ ہیں کہ عام طور پر زندگی کی لائن لمبی ہوتی ہے اور واضح ہوتی ہے اور عموماً اس میں کسی قسم کی غیر ہمواری یا رکاوٹیں نہیں ہوتیں۔ اگر اس لائن کی یہ صورت ہو تو یہ لمبی زندگی، صحت مندی، بیماری سے مبرا

اور جسمانی بناوٹ کی مضبوطی کو ظاہر کرے گی۔ (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۸۔لائن ۱-۱۰) ہاتھ کا ملاحظہ کرتے وقت پہلی بات جس پر آپ نے غور کرنا ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ زندگی کی



تصویر نمبر ۸۔ زندگی کی لائن اور ابھاروں پر سے اثرات کی حدود۔

لائن معدے اور جسم کے دیگر ضروری حصوں سے متعلق ہوتی ہے اس لئے یہ لائن واضح اور صاف ہوگی تو نظام معدہ اور نظام ہضم لازمی طور پر بڑی اچھی حالت میں ہوگا۔

زندگی کی لائن جب ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہو یا زنجیر نما ہو تو یہ کمزوری صحت، ضعیف معدے اور جسمانی کمزوری کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس نقطے کو بیان کرتے ہوئے میں آپ کو مندرجہ ذیل اصولوں کی طرف خصوصی توجہ دینے کے لئے کہتا ہوں۔ یہ وہ اصول ہیں جو آپ کو اس موضوع کی کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گے اور جو کہ میں نے اپنی کسی تحریر میں بیان نہیں کئے۔ مثلاً

چونکہ زندگی کی لائن انسان کے جسم میں ہاتھ پر زندگی کی نمائندگی کرتی ہے اس لئے اس لائن پر کٹاؤ، نشانات، رابطہ لائنیں یا جزیرے، زندگی کے سب سے زیادہ مؤثر ہونے والے حصے کی نشاندہی کرتے ہیں۔

آگے بڑھنے سے پہلے میں ہاتھ کا مطالعہ کرنے والے پر یہ زور دوں گا کہ وہ اس حقیقت کو پانے کی کوشش کرے کہ ہاتھ پہ ہر ایک لائن یا نشان دوہرا عمل رکھتا ہے ان کا ایک عمل تو یہ ہوتا ہے کہ یہ لائنیں اس بیماری کی نشان دہی کرتی ہیں جو کہ زندگی کے دوران پیش آنی ہوتی ہے۔ دوسرا عمل یہ ہے کہ یہ لائنیں اس وقت کی نشان دہی کرتی ہیں جب کہ بیماری نے انتہائی شدت اختیار کرنی ہوتی ہے۔

قدرت کے اس عجیب مظہر العجائب کو محتاط انداز میں بیان کرنے کی خاطر میں نے اس لائن کو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے (دیکھیں تصویر نمبر ۸) اور اگرچہ میں ان صفحات میں علم نجوم کے متعلق کچھ نہیں لکھ رہا لیکن اس علم پہ یقین رکھنے والے یہ جاننے میں دلچسپی محسوس کریں گے کہ یہ دونوں جڑواں علوم ایک دوسرے سے کتنا قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس کی تصدیق اس وقت ہوتی ہے جب کہ ایک غیر جانبدار محقق باقاعدہ تحقیق کرتا ہے جیسا کہ میں اس کا دعویٰ کرتا ہوں۔

تصویر نمبر ۸ میں زندگی کی لائن کے مختلف حصوں کو دکھلایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے مختلف رجحانات کو انگلیوں کی تہوں پر ان کے ابھاروں کے ذریعے

ظاہر کیا گیا ہے۔ ہاتھ کا مطالعہ کرنے والوں کو یہ تفصیل ان کی خصوصیات سے روشناس کرائے گی اور اس کے ساتھ پیدائش کے مہینے کے اثرات جن کا ذکر آپ کو اگلے صفحات میں ملے گا سے یہ ممکن ہو جائے کہ صحت، بیماری اور خطرات کا بالکل صحیح اندازہ لگایا جائے اور یہ بات آج سے پہلے اتنی ممکن نہ تھی۔

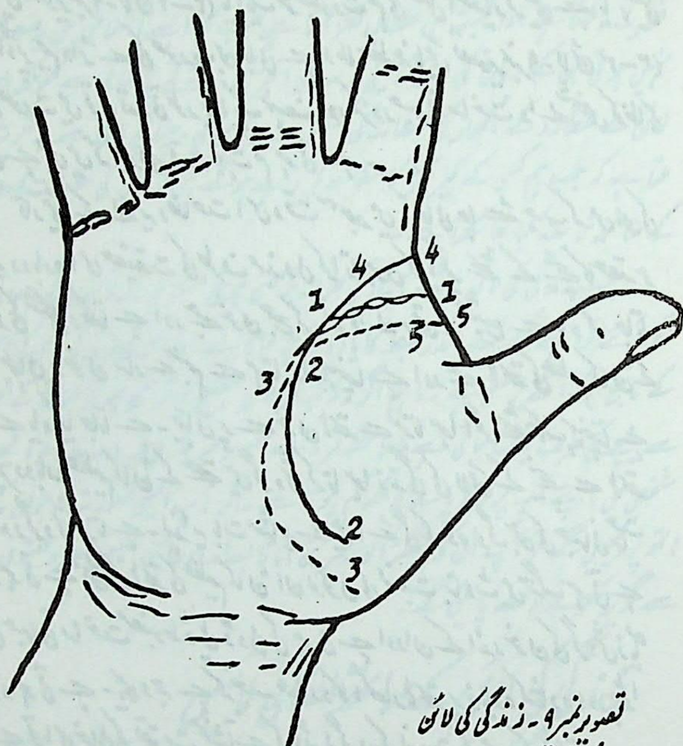
اب ہم زندگی کی لائن کے متعلق تفصیلات پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں ——!

زندگی کی لائن

آغاز میں یہ ضروری ہوگا کہ ہم اس بہت اہم لائن کی صفات پر غور کریں۔ بعض ہاتھوں پر یہ لائن چوڑی مگر کم گہری ہوتی ہے اور کئی ہاتھوں پر یہ عمدہ صورت میں بہت گہری نظر آتی ہے۔ اس لائن کی صورت عام طور پر دھوکے کی صورت پیدا کر دیتی ہے۔ اور ہاتھ کا مطالعہ کرنے والا جب تک اس کی طرف خاص توجہ نہ دے تو یہ اسے گمراہ اور بے راہ کر دیتی ہے اور اندازے میں شدید غلطیاں ہو جاتی ہیں۔

چوڑی اور کم گہری زندگی کی لائن اکثر اوقات لوگوں کو یہ تاثر دیتی ہے کہ یہ صحت مندی اور مضبوط جسمانی ساخت کی نشانی ہوتی ہے لیکن اس کے برعکس اِس قسم کی پیش گوئی اتنی صحیح ثابت نہیں ہوتی جتنی کہ ایک صاف موٹی اور گہری لائن کی ہوتی ہے۔ چوڑی زندگی کی لائن ان لوگوں سے تعلق رکھتی ہے جو کہ زیادہ تر مضبوط حیوانی قسم کی جسمانی طاقت رکھتے ہیں۔ جب کہ ایک عمدہ تر زندگی کی لائن قوتِ اعتمادی رکھنے والوں اور اپنے اعصاب پر قابو پا لینے والوں کی ترجمانی کرتی ہے۔ جب کوئی شخص کمزوری صحت یا بیماری کے بوجھ تلے دبا ہوگا تو یہ عمدہ تر زندگی کی لائن ہی ہوگی جو اسے سنبھالا دے گی جب کہ چوڑی نظر آنے والی زندگی کی لائن اس قسم کی قوتِ مدافعت نہیں رکھتی۔

زیادہ چوڑی لائنیں طاقتور ڈیل ڈول کے لوگوں کے ہاتھوں پر پائی جاتی ہیں جن میں کہ قوتِ اعتمادی اتنی مضبوط نہیں ہوتی جتنا کہ ان کا جسم۔ اور اس فرق کو بیان کرنے میں زیادہ بہتر انداز میں آپ کے ذہن پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اگر زندگی کی لائن زنجیر نما شکل کی



تصویر نمبر ۹۔ زندگی کی لائن
اور اُس کی تشریحات۔

بنی ہوئی ہو (تصویر نمبر ۹ لائن ا-ا) تو یہ خرابی صحت کی یقینی نشانی ہے اور اس وقت تو اور قطعی سمجھی جاتی ہے۔ جب کہ ایسی لائن نرم ہاتھ پر موجود ہو۔ لیکن سخت یا مضبوط ہاتھ پر اس کی موجودگی زیادہ خرابی صحت کی ترجمانی نہیں کرے گی۔ کیونکہ سخت اور مضبوط ہاتھ

بذات خود مضبوط اور ڈیل ڈول جسمانی ساخت کو ظاہر کرتے ہیں

ایک اور اہم نقطہ جو قابل غور ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا زندگی کی لائن سیدھی زہرہ کے اُبھار کی طرف چلی جاتی ہے اور اس ابھار کے گرد دائرہ تنگ کر دیتی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۹۔ لائن ۲-۲) یا ایک خوبصورت خم کی شکل اختیار کر لیتی ہے یا ہتھیلی کے اوپر نیم دائرے کی صورت بن جاتی ہے (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۹۔ لائن ۳-۳) پہلی صورت میں تو یہ قدرتی طور پر ایک نحیف اور کمزور جسمانی ساخت والے شخص کو ظاہر کرتی ہے جس میں کہ حیوانی قوت بہت کم ہوتی ہے۔

قارئین کے لئے یہ وضاحت اس وقت سمجھ میں آ جانی چاہیئے جب کہ میں ان کی توجہ دوبارہ اس حقیقت کی طرف مبذول کراتا ہوں کہ انگوٹھے کے نیچے کا حصہ جو اُبھار کی شکل رکھتا ہے اور جسے خون جمع کرنے والے برتن کی تشبیہ سے یاد کیا جاتا ہے جہاں پر خون سارے جسم سے ہوتا ہوا پہنچتا ہے اور جسے "ہاتھ کی عظیم کمان" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہاں پر سے خون ہاتھ سے ہوتا ہوا انگوٹھے تک پہنچتا ہے اور پھر دوبارہ "عظیم کمان" کے حصے میں گردش کرتا ہوا زندگی کی لائن کے نیچے سے ہاتھ کے اندر گردش کرتا ہے۔ لہٰذا یہ بات مشاہدے میں آئے گی کہ وہ لوگ جن کی جسمانی ساخت کمزور ہوتی ہے، "اُن کی ہاتھ کی عظیم کمان" ان لوگوں کی نسبت بناوٹ میں تنگ ہوتی ہے جن کی جسمانی ساخت مضبوط ڈیل ڈول کی ہوتی ہے اور ان کے اندر خون کی گردش زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب عطارد کا اُبھار ہاتھ پر زیادہ کشادہ اور چوڑا ہوتا ہے تو اس خیال کو تقویت بخشتا ہے کہ اُن لوگوں کی نسبت کہ جن کے ہاتھ پر یہ اُبھار تنگ اور موٹا ہوتا ہے ان میں قدرتی طور پر حیوانی جذبات زیادہ موجود ہوتے ہیں۔

اس مخصوص نقطے پر بات کرتے ہوئے مجھے آپ کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانی

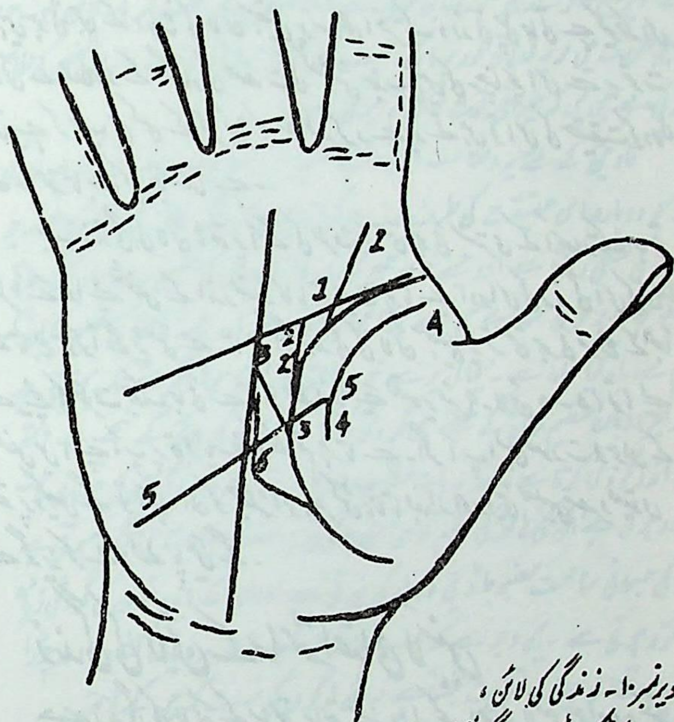
ہے کہ جب زندگی کی لائن ہتھیلی پر سیدھی اُوپر کو دوڑتی چلی جانے کی بجائے نیچے کی طرف خم کھا جائے تو یہ اس وقت عطارد کے اُبھار کی صفات کو اپنی طرف لے لیتی ہے اور اس طرح سے یہ ایسے شخص کی نشاندہی کرتی ہے جو کہ تصوراتی اور روحانی فطرت رکھتا ہے اور محبت میں غلطاں نظر آتا ہے جب کہ ایسے اشخاص میں یہ صفت نہیں ہوتی جن کے دماغ کی لائن ہتھیلی پر سیدھی اخیر تک دوڑتی چلی جاتی ہے کیونکہ اس لائن نے عطارد کے اُبھار کی صفات کی کشش جذب نہیں کی۔ چنانچہ اس سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ جب ہم کسی کے کیریکٹر کا مطالعہ کر رہے ہوتے ہیں تو اس کی حقیقت کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا جا سکتا ہے۔

جب زندگی کی لائن ہاتھ پر آگے کی طرف بڑھتی ہوئی مشتری کے اُبھار تک جاتی نظر آئے تو ایسے شخص کے اندر ضبط کا مادہ بہت ہوتا ہے اور اس کی زندگی اس کی خواہشات کے تابع ہو کر آگے بڑھتی ہے۔ تاہم اگر زندگی کی لائن ہتھیلی پر بڑھتی ہوئی مریخ کے ابھار سے نیچے کی طرف جھک جاتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۹۔ لائن ۵ - ۵) تو ایسے شخص میں اپنے آپ پر قابو پانے کا ملکہ کم ہوتا ہے۔ اگر آپ ایسی صورت نوجوان کے ہاتھ پر دیکھیں گے تو آپ ان کو جھگڑالو، سرکش، نا تابعدار اور اپنی تعلیمی مصروفیتوں سے گریز کرنے والے پائیں گے۔

زندگی کی لائن کے ساتھ اضافی لائنیں

جب زندگی کی لائن کے ساتھ ساتھ چلنے والی کچھ اضافی لائنیں خواہ وہ کتنی بھی چھوٹی کیوں نہ ہوں، پائی جائیں تو یہ ایسی زندگی کی نشاندہی کرتی ہیں جس میں کہ اضافی قوت شامل ہو جاتی ہے۔ زندگی کی لائن پر عمر کے جس حصے میں یہ اضافی لائنیں موجود ہوتی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ایسے وقت پر ایسے شخص کی قسمت یاوری کرے

گی اور وہ اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرے گا۔ جب یہ اضافی لائنیں مشتری کے ابھار کی طرف جاتی معلوم ہوں (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۰۔ لائن ۱-۱) تو اس بات کی دلیل ہو گی کہ عمر کے اس حصے میں اس قسم کی خواہش اور آرزو بیدار ہو گی جس کی تکمیل ہو جائے گی اور اس آدمی کو دوسروں پر سبقت حاصل ہو جائے گی۔ اگر ان لائنوں میں سے کوئی



تصویر نمبر ۱۰۔ زندگی کی لائن،
مریخ کی لائن اور دیگر نشانات

لائن دماغ کی لائن میں کسی حد تک عقیدہ نظر آئے یا اس پر آ کر رک جائے (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۰۔ لائن ۲-۲) تو اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ اس شخص نے اپنے

ذہن کے غلط فیصلے کی بنا پر یا اپنی کسی بے وقوفی کی وجہ سے اپنی کوشش جس کی ابتدا اچھی ہوئی تھی کو ختم کر دیا ہے جس سے کہ وہ کامیابی کی منزل پر پہنچتے پہنچتے رہ گیا ہے۔ اگر زندگی کی ان اضافی لائنوں میں سے کوئی لائن دل کی لائن تک پہنچتی ہے یا وہاں جاکر رک جاتی ہے تو یہ ظاہر ہوگا کہ اس شخص کی کوششیں جذبات اور محبت وعشق کی نذر ہو گئی ہیں۔

اگر ان لائنوں میں سے کوئی لائن آگے بڑھتی ہوئی قسمت کی لائن کو جا ملتی ہے (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۰۔ لائن ۳-۳) تو یہ ایسے دو مواقع کی تشخیص کرتی ہے جن کے لئے آدمی بڑا متجسس ہوگا۔ ایک موقعہ تو وہ ہے جہاں پر کہ یہ انسانی لائن زندگی کی لائن کو چھوڑ کر قسمت کی لائن کی طرف بڑھتی ہے۔ اس موقع کا وقت وہ لیا جائے گا جبکہ اس لائن کے قسمت کی لائن سے ملنے والی جگہ پر اور اس کے عین بالمقابل مقام جہاں سے کہ یہ لائن زندگی کی لائن سے آگے بڑھنا شروع ہوتی ہے سے عمر کا اندازہ لگایا جائے گا۔ اس سے یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ عمر کے اس حصے میں اس شخص نے اپنے مستقبل کو سنوارنے اور اپنی قسمت خود بنانے کے لئے پختہ ارادہ کر لیا ہے اور وہ حالات کے شکنجے سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کا عزم لے کر اٹھ رہا ہے اور ان لوگوں سے گلو خلاصی کرا لینا چاہتا ہے جو اس کے گرد جمع ہیں اور رکاوٹ کا باعث ہیں۔ جب بھی یہ لائن قسمت کی لائن سے ملتی نظر آئے گی تو یہ ہمیشہ خوش بختی کا نشان ہوگی خصوصاً جب کہ قسمت کی لائن ان لائنوں کے مقام اتصال پر زیادہ مضبوط نظر آتی ہو۔

دوسرا موقع زندگی کے اس حصے میں نصیب ہوتا ہے جب کہ ایک شخص اپنی زندگی کی لائن کا خود مطالعہ کرے اور اس میں تبدیلی ہوتی محسوس کرے۔ اس کا واحد نقطہ یہ ہے کہ زندگی میں ایک ہی قسم کے واقعات کا بار بار دہرایا جانا قسمت یا مقدر کا دستور ہے مثال کے طور پر فرض کریں کہ ایک شخص دیکھتا ہے کہ عمر کے ۲۶ سال کے حصے میں یہ

لائن مقدر کی لائن کی طرف بڑھ رہی ہے اور اس میں جو خاص تبدیلیاں آئیں گی آپ دیکھیں گے کہ بالکل اسی قسم کی تبدیلیاں یا واقعات ۲۶ سال کے بعد یعنی ۵۲ سال کی عمر میں پھر وقوع پذیر ہوں گے۔ اپنی زندگی کی لائن کا خود مطالعہ کر کے آپ بذاتِ خود اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

تشریح کے طور پر میں آپ کی مزید مدد کرنے اور سمجھانے کے لیے یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس شخص کو جب بہتری کا پہلا موقع مل رہا ہوگا تو اُس نے کچھ عرصہ پہلے اپنی کوششوں کو خیر باد کہہ دیا ہوگا اور ایسی ہی صورت جب دوبارہ پیش آئے گی یعنی اُسے دوسرا موقعہ نصیب ہو رہا ہوگا تو اس وقت بھی اُس نے کچھ عرصہ پہلے اپنی کوششوں کو منقطع کر دیا ہوگا۔ مگر اب وہ نئے جذبے اور نئے عزم کے ساتھ منظر عام پر آ رہا ہوں۔ یہ دونوں صورتیں زندگی کی لائن اور قسمت کی لائن کے مقامِ اتصال سے جانچی جا سکتی ہے۔

مندرجہ بالا مجسں نشان یا تشریح سے شادی کے معاملات کو جانچنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی کو جب ۲۶ سال کی عمر میں زندگی کی لائن سے ٹکرانے کی صورت میں نئے عزم اور نئے ارادے اور ولولے سے اپنی کوششوں کو بروئے کار لانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنی گھریلو زندگی کو خیر باد کہہ دیتا ہے اور دنیا سے ٹکر لینے کے لئے اپنے آپ کو مکمل طور پر وقف کر دیتا ہے۔ اور دیگر سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اس طرح جب ۵۲ سال کی عمر میں اس کے اندر دوبارہ اپنے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا عزم بیدار ہوتا ہے تو اس وقت وہ اپنے گھر بار کو چھوڑ چھاڑ کر باہر نکل آتا ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں مگن ہو کر بیوی بچوں کو بھی بھول جاتا ہے جس طرح کہ ۲۶ سال پہلے اُس نے اپنی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے گھر چھوڑ دیا تھا اور ماں باپ کو بھول بھال گیا تھا۔

جب ہم اضافی لائن کو زحل کے اُبھار کی طرف بڑھتے اور اسے ایک آزاد

لائن کے طور پر چلتے دیکھتے ہیں اور قسمت کی لائن سے اس کا ٹکراؤ نہیں ہوتا (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۰ لائن ۶) تو یہ اس بات کی نشان دہی ہوگی کہ اس شخص نے ایک اور قسمت پا لی ہے۔ عمر کے جس مقام پر اس اضافی لائن نے زندگی کی لائن کو چھوڑ کر آگے بڑھنا شروع کیا ہوگا اور زحل کے ابھار کی طرف بڑھتی ہوئی پائی جائے گی تو یہی وقت حصولِ مقصد کا ہوگا۔ اگر یہ لائن صاف اور واضح ہوگی تو کامیابی یقینی ہوگی۔

مریخ کی لائن یا زندگی کی اندرونی لائن

جسے مریخ کی لائن کہا جاتا ہے وہ بہت کم آدمیوں کے ہاتھوں پر نظر آتی ہے یہ لائن زندگی کی لائن کے اندر زہرہ کے ابھار کے گرد دائرے کی شکل میں موجود ہوتی ہے۔ یہ لائن مریخ کے ابھار سے نمودار ہوتی ہے اور اسی وجہ سے اس کے نام سے منسوب کی جاتی ہے۔ جب یہ واضح اور ایک مضبوط لائن کی صورت میں موجود ہوتی ہے تو زندگی کی لائن کی زبردست معاون ثابت ہوتی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۰ لائن ۴-۴) یہ فعال زندگی کی ترجمانی کرتی ہے۔ ایسے شخص میں بیماری کو برداشت کرنے کی قوت مدافعت بہت ہوتی ہے۔ یہ لائن تمام لوگوں کے ہاتھوں پر نہیں پائی جاتی۔ اگر یہ لائن فوجی کے ہاتھوں پر موجود ہو تو شاندار نشان سمجھا جائے گا یا ایسے شخص کے ہاتھ پر ہو جو خطرات بھری زندگی گزارتا ہے تو یہ لائن اس کے لئے حفاظت کا سامان مہیا کرتی ہے۔ جن آدمیوں کے ہاتھوں پر یہ لائن یعنی مریخ کی لائن یا زندگی کی اندرونی لائن ہوتی ہے ان کے ہاتھوں پر ہر طرح کی رکاوٹیں یا بدنصیبی کے نشانات بہت ہی کم ہوتے ہیں جیسا کہ اس لائن کے نام سے ظاہر ہے یہ مضبوط اور توانا، صحت مند جسم کے آدمی کی نشان دہی کرتی ہے

جس سے کہ مرنے مارنے کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو کہ جھگڑوں اور خطرات میں کود پڑنے کے لئے ہر دم تیار ہوتا ہے اور اگر یہ لائن بڑی واضح ہوگی تو حادثات اور خطرات کے مواقع بہت زیادہ ہوں گے۔

جب اس لائن سے کوئی برانچ لائن نمودار ہوتی ہے اور وہ قمر کے ابھار کی طرف چلتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۰ لائن ۵ — ۵) تو یہ شدید بے چینی اور جذباتیت کو ظاہر کرتی ہے۔ کمزور قسم کے ذہن کی لائن کے ساتھ اس کی موجودگی شراب کی سخت طلب رکھنے والے شخص کی نشاندہی کرتی ہے جو کہ زندگی کے تمام معاملات میں جذباتی ہوتا ہے اور ایک ایسے مقام پر جہاں یہ کہ یہ لائن زندگی کی لائن کو توڑ کر آگے چلتی ہے تو اس بات کا واضح اشارہ دیتی ہے کہ شدت جذبات کے بوجھ تلے اس آدمی کی موت واقع ہوگی۔ ایسی لائن عام طور پر چھوٹے قسم کے فربہ مربع ہاتھوں میں ملتی ہے۔ لیکن جب یہ لمبے، پتلے اور تنگ ہتھیلی والے ہاتھوں پر پائی جائے تو یہ شاندار قوتِ حیات کی نشاندہی کرتی ہے جس میں کہ بیماری کا مقابلہ کرنے کی قوت مدافعت موجود ہوتی ہے۔ یہ شخص گٹھیلا، سخت مضبوط اور کسی حد تک تنگ مزاج ہوتا ہے۔

مریخ کی لائن کے ساتھ زندگی کی ٹوٹی ہوئی لائن موت کے خطرہ سے آگاہ کرتی ہے۔ جہاں پر یہ ٹوٹی ہوئی نظر آئے گی وہیں پر موت کا امکان ہوگا لیکن اگر زندگی کی اندرونی لائن موجود ہوگی یا مریخ کی لائن واضح ہوگی تو اس کی قوت موت کے خطرے کو ٹالنے کا موجب ثابت ہوگی۔

باب — ۴

قسمت یا مقدّر کی لائن

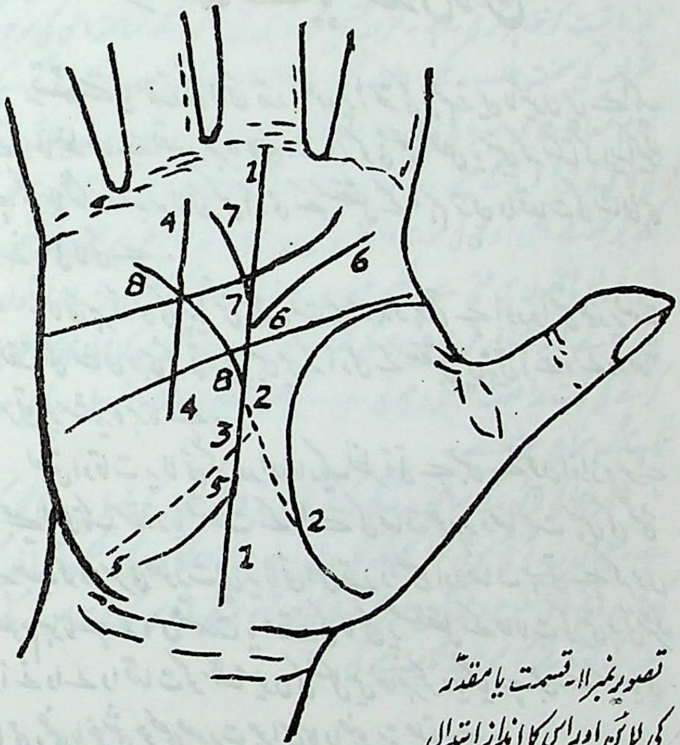
قسمت یا مقدّر کی لائن قدرتی طور پر ہاتھ کی اہم ترین لائنوں میں سے ایک ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۱ لائن ا—ا) کوئی بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہے مگر بلاشک وشبہ یہ لائن کسی آدمی کے مستقبل کے اہم ترین واقعات کی نشان دہی کرنے والی لائن ہے۔

یہ لائن ہر آدمی کی پیدائش کے وقت ہی موجود ہوتی ہے اور واضح طور پر قسمت یا مقدّر کی نشان دہی کرتی ہے جس میں کہ آدمی کے مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کا مرقع پوشیدہ ہوتا ہے۔

بعض اوقات یہ لائن کمزور اور تاریک نظر آتی ہے جس سے یوں اندازہ ہوتا ہے کہ جیسے ابھی تک مقدّر یا قسمت کے راستے کی صاف طور پر وضاحت نہیں کی گئی ہے جب کہ دوسری صورت میں یہ لائن اس قدر واضح اور صاف ہوتی ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس قسمت یا مقدّر کی لائن پر مستقبل کے حالات کی بنی ہوئی سڑک پر آنے والے واقعات کو سنگ میلوں کی شکل میں ظاہر کر دیا گیا ہے جن سے کامیابی ناکامی، غمی یا خوشی جو بھی صورت ہو اس کا واضح پتہ چلتا ہے۔

تقریباً تمام مفکر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ بعض لوگ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بدنصیب ہوتے ہیں لیکن وہ کیوں ہوتے ہیں؟ یہ سوال اس علم سے دلچسپی

لینے والوں کو عموماً پریشان کر دیتا ہے۔ کئی ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی کوئی قسمت ہوتی ہی نہیں اور کئی دوسرے ایسے ہوتے ہیں جو اپنی قسمت کو دن بدن بناتے چلے جاتے ہیں۔



تصویر نمبر ۱۱۔ قسمت یا مقدر کی لائن اور اس کا اندازِ ابتداء

میں نے سینکڑوں آدمیوں کے معاملات میں یہ خود دیکھا ہے کہ ان کی قسمت کی لائن پر زندگی کے تمام تر سفر یعنی ابتدا سے لے کر قبر تک ہر واقعے کے متعلق قدم

بہ قدم نشانات موجود ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کی اس لائن پر سے صرف چیدہ چیدہ تبدیلیوں کا پتہ چلتا ہے جو کہ مستقبل میں ہونے والی ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ایسے بھی لوگ میری نظر سے گزرے ہیں جن کی قسمت کی لائن پر کسی فیصلہ کن حقیقتوں کا پتہ نہیں چلتا اور ان کی زندگی میں سوائے تبدیلیوں کے جو کہ ہر سال تیزی سے ہوتی رہتی ہیں ان کے مقدر میں کسی حتمی صورت کی نشان دہی نہیں ہوتی۔ ایسی صورتیں کیوں ہیں اور ان کی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟ ان کے متعلق کچھ کہنا یا گہرائی کا پتہ چلانا تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ زندگی کے بذات خود کتنے ہی ایسے حیرت انگیز اسرار ہیں کہ ان پر سے پردہ اٹھانا ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ تمام بڑے بڑے فلاسفروں اور اساتذہ کا کہنا ہے کہ ہر آدمی اپنی قسمت رکھتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بشپ کے زیر انتظام چرچ میں مذہب کے متعلق سترہویں آرٹیکل میں یہ بات حرف آخر کے طور پر کہی گئی ہے کہ:۔

"زندگی کی قضا و قدر مقرر کرنا خدا کا ہمیشہ قائم و دائم رہنے والا مقصد ہے۔"

عیسیٰؑ کی پیدائش سے ہزاروں سال پیشتر مقدس الہام کے ذریعے یہ پیش گوئی کر دی گئی تھی کہ عیسےٰؑ کیسے پیدا ہوں گے اور کس طرح وفات پائیں گے۔ اس بات کی بھی پیش گوئی کر دی گئی تھی کہ ایک کنواری حاملہ ہو گی اور یہ کہ یہودہ نافرمانی کرے گا۔ اور ان دونوں باتوں کا وقوع پذیر ہونا اس لئے ضروری تھا کہ

"آسمان پر مقرر کی گئی قضا و قدر یعنی آسمانوں پر کتاب مقدس پر جو کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اس کی تکمیل ہو سکے۔"

ایسے زمانے جنہیں گزرے زیادہ قدیم عرصہ نہیں گزرا نسل انسانی نے یہ دیکھا ہے کہ ہزاروں سال پہلے کی مکمل پیشین گوئیاں تکمیل پا ئی ہیں اور یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ ایک انتہائی

مخفی اور پوشیدہ طاقت جو نسلِ انسانی کی پیدائش اور اس کے مقصد کی بنیاد ڈالنے والی ہے اُس نے خفیف سے لے کر بڑے سے بڑے وقوع پذیر ہونے واقعات کو اندھیر رکھا نہیں بنایا بلکہ اسے روشن طریق سے واضح طور پر اپنے ہاں محفوظ و محصور کر لیا ہے۔

انسانی جسم میں موجود رُوح دراصل خالقِ کائنات کی اپنی ہی مرضی کا ایک حصّہ ہے انسان کو اللہ نے خود علم سکھایا ہے اور اس کی رُوح علم کا ایک جزوِ عظیم ہے۔چنانچہ انسان قدرت کی طرف سے ودیعت کیئے گئے تمام علوم سے واقف ہے اور اپنے اس علم کی بنا پر ہی وہ اپنی ذہنی عظمتوں سے کام لے کر مستقبل میں ہونے والے واقعات کو قبل از وقت ظاہر کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ انسانی ذہن میں جو خفیہ اور مخفی علمی خزانے ہیں ان کی نہ کوئی حد ہے اور نہ کوئی حساب۔میڈیکل سائنس نے پچھلے سالوں میں اتنی ترقی کر لی ہے اور وہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ انسانی دماغ کے خلیوں کے اندر اتنی قوت اور تبدیلی کی اس قدر استعداد موجود ہوتی ہے کہ وہ جب انتہائی طور پر ڈیولپ ہو جاتی ہے تو کئی سال پہلے یا بعد میں ہونے والے واقعات کی نشان دہی کرنے والی صفات کا حامل ہو جاتا ہے اور میڈیکل سائنس یہ بھی ثابت کر چکی ہے کہ کسی شخص کے کیریکٹر میں کوئی تبدیلی رونما ہونے سے بہت پہلے دماغ کے خلیوں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے اور ہم سب جانتے بھی ہیں کہ ہمارے مستقبل سے تعلق رکھنے والے ہر کام کا نتیجہ ہماری ذہنی کاوشوں یا ذہنی تبدیلیوں کے مطابق ہی ظہور میں آتا ہے اور چونکہ دماغ سے چلتے ہوئے ہاتھ تک پہنچنے والے رگ و ریشہ انتہائی حساس اور نازک ہوتے ہیں۔اس لیئے دماغ اور ہاتھ کے اس تعلق کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری زندگی کے معاملات میں تبدیلیوں اور متعلقہ اعمال کو ہمارے ہاتھ پر پیشتر ازیں ہی رکھ دیا گیا ہے۔چنانچہ ہم تمام ذی روحوں کے متعلق یہ کہہ

سکتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی قسمت اور اپنا اپنا مقدر رکھتی ہیں جو کہ ان کی زندگی کے واقعات اور ان کے انجام کی شکل میں ہوتی ہے اور ہم انہیں جس طرح سے تراشیں گے، اسی طرح پائیں گے۔ تاہم میں بڑی عاجزی کے ساتھ یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق جو اسے قدرت کی طرف سے ملی ہے یہ جاننے کی کوشش کرے کہ قسمت یا مقدر ہے اور ایک وفادار کارندے کی طرح جو کچھ ثابت ہو اُسے تسلیم کرلے اور اس طرح سے ہم اپنی تمام تر قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کا نتیجہ خالق کائنات اپنے مالکِ کُل پر چھوڑ دے جس نے کہ ہمیں بناتے وقت اپنی رُوح ہم میں پھونکی تھی۔ اُس نے ہمیں اپنی مرضی سے بنایا تھا اور بے شک ہم اسی کی مرضی کے تابع ہیں۔

ہاتھ کا مطالعہ کرتے ہوئے آپ کو معلوم ہوگا کہ قسمت یا مقدر کی لائن مندرجہ ذیل مختلف صورتوں میں نمودار ہوتی ہے:۔

۱۔ زندگی کی لائن سے نمودار ہوتی نظر آئے گی (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۱ لائن ۲-۲)
۲۔ کلائی پر سے اُوپر کو اٹھتی ہوئی ملے گی۔ (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۱ لائن ۱-۱)
۳۔ قمر کے ابھار سے پیدا ہوگی۔ (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۱ لائن ۳-۳)
۴۔ ہتھیلی کے درمیان میں سے ابھرتی ہوئی پائی جائیں گی۔

ان صورتوں سے جو نتائج اخذ ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

جب قسمت کی لائن زندگی کی لائن سے نمودار ہو

جب قسمت کی لائن زندگی کی لائن سے نمودار ہوتی ہے۔ (تصویر نمبر ۱۱ لائن ۲-۲) تو ایسے شخص کی کامیابی کا دارومدار اس کی ذاتی کوششوں اور اس کی ذاتی صفات کی مرہونِ منت ہوگی۔ اس شخص کی ابتدائی زندگی بڑی ہی صبر آزما اور مشکل ہوتی ہے۔ حالات اور

گردو پیش ناموافق ہوتے ہیں اور ایسے اشخاص کا مستقبل عام طور پر اپنے والدین یا رشتہ داروں کی خواہشات اور آرزؤں کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے یا شدید ترین رکاوٹوں کا شکار ہوتا ہے۔تاہم یہ بات ضرور ہے کہ اگر قسمت کی لائن جب زندگی کی لائن سے نمودار ہو رہی ہو تو صاف، واضح اور مضبوط صورت میں آگے بڑھتی ہوئی نظر آئے تو پھر یہ شخص ایسی تمام مشکلات پر قابو پالے گا اور اپنی ذاتی کوششوں اور صفات کی بنا پر کامیابی کی منزلوں پر پہنچے گا۔

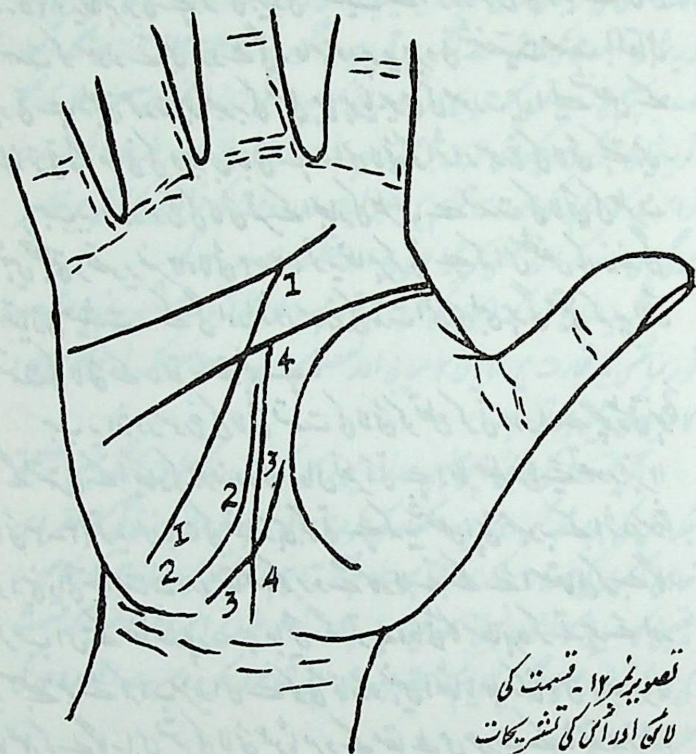
ایک اور قابلِ ذکر اور باعث توجہ نقطہ یہ بھی ہے کہ ہتھیلی کے اُوپر جب قسمت کی لائن اس طرح سے پھوٹے گی یعنی نمودار ہو گی تو اس کی کامیابی یا حصول مقصد کی مدت کا تعین اس وقت سے عین مطابقت رکھے گا جب کہ اس نے آزادانہ عمل کا آغاز کیا یا جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے اس کے لئے عملی اقدامات اختیار کئے۔(اس سلسلہ میں وقت سے متعلقہ باب نمبر ۱۰ ملاحظہ کریں۔) بہر حال یہ مدت ایک شخص کی زندگی کی کامیابی اور مستقبل کی بہتری کے لئے بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔

جب قسمت کی لائن کلائی پر سے اُوپر کو اٹھتی ہے

جب قسمت کی لائن کلائی پر سے سیدھی اُوپر کو اٹھتی ہے۔(تصویر نمبر ۱۱ لائن ۱-۱) اور کلائی کے عین درمیان سے ہوتی ہوئی اُوپر کی طرف زحل کے اُبھار کی طرف جاتی ہے بشرطیکہ ایسی صورت میں سورج ریکھا۔(تصویر نمبر ۱۱ لائن ۴-۴) روشن اور واضح ہو تو تو قسمت عظمت اور کامیابی لازمی طور پر مقدر ہو گی اور انتہائی شاندار مستقبل کی نشان دہی ہو گی۔

جب قسمت کی لائن، قمر کے اُبھار سے پیدا ہوتی ہے۔(تصویر نمبر ۱۱ لائن ۳-۳) تو قسمت زیادہ بھاری اور سنگین اور تغیر پذیر ہو گی۔یعنی ایسے شخص کی قسمت دوسرے

کی بے ثباتی اور ترنگ یا موج کا شکار بن کر رہ جائے گی۔
جب قسمت کی لائن کو ہم دل کی لائن کے ساتھ ملتے ہوئے دیکھیں گے (تصویر نمبر ۱۲ لائن ا ـــ ا) تو یہ خوش کُن اور کامیاب شادی کی دلالت کرتی ہے۔ لیکن یہ وہ



تصویر نمبر ۱۲۔ قسمت کی لائن اور اُس کی تشریحات

شخص ہوتا ہے کہ جس کی زندگی میں امثالی پن، رومانس یا خوشگوار حالات اپنا رول ادا کرتے ہیں۔ یا وہ ایسا شخص ہوتا ہے جو عورت کی ترنگ یا موج سے لذت اٹھاتا ہے۔

جب قسمت کی لائن از خود سیدھی ہو مگر ایک اور ایسی لائن موجود ہو جو کہ اس کی طرف بڑھ رہی ہو اور قمر کے ابھار کی طرف سے اس کے ساتھ مل رہی ہو۔ (تصویر نمبر ۱۱ لائن ۵-۵) تو یہ ظاہر کرتی ہے کہ کسی بیرونی شخصیت کے اثر و رسوخ کی وجہ سے اس کی قسمت کو سنوارنے میں مدد ملے گی۔ عام طور پر یہ بیرونی شخصیت صنف بالمقابل ہوتی ہے یعنی عورت جو محبوبہ کی شکل میں ہو یا بیوی کی صورت میں ایسے شخص کے لیئے ترقی و کامرانی کی وجہ بن جاتی ہے۔ اس لائن کو اثر و رسوخ کی لائن کہتے ہیں۔

جب یہ اثر و رسوخ کی لائن قمر کے ابھار کی طرف سے قسمت کی لائن کی طرف نہیں جھکتی (تصویر نمبر ۱۲، لائن ۲-۲) تو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس شخص کی زندگی امتیازی حیثیت رکھے گی اور اثر و رسوخ کی مدت اتنی ہی لمبی ہو گی جتنی کہ یہ لائن قسمت کی لائن کے ساتھ ساتھ لمبی ہے۔

جب یہ اثر و رسوخ کی لائن قسمت کی لائن کو قطع کرتی اور اسے چھوڑتی ہوئی آگے مشتری کے ابھار کی طرف رواں دواں نظر آتی ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۲ لائن ۳-۳) تو یہ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یہ شخص اپنی محبوبہ کے اثر و رسوخ کو اپنی ذاتی خواہشات اور مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیئے استعمال کرے گا۔ اگر جب اس کے مقاصد پورے ہو جائیں گے تو بے وفائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اب مزید اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا اس سے فرار حاصل کر لے گا۔ اس قسم کی لائن عموماً مرد کے مقابلے میں عورت کے ہاتھ پر زیادہ ملتی ہے۔

قسمت کی لائن جب ہتھیلی پر آگے بڑھتی ہوئی اپنی ایک شاخ کو مشتری، سورج یا قمر کے ابھار کی طرف چھوڑتی ہوئی نظر آئے تو اس شخص کی قسمت کی صفات اس ابھار کی صفات کے تابع ہوں گی جس کی طرف وہ بڑھتی نظر آئے گی۔

مثال کے طور پر اگر یہ لائن مشتری کے اُبھار کی طرف جاتی یا اس کے ساتھ ملتی نظر آتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۱، لائن ۶-۶) تو یہ ذمہ دارانہ حیثیت، حاکمیت اور قوت کے مالک آدمی کی ترجمانی کرتی ہے۔ یہ حیثیت اس وقت سے شروع ہوتی ہے جس وقت کہ یہ شاخ قسمت کی لائن سے الگ ہوتی ہے۔ اگر یہ شاخ چلتے چلتے مشتری کے اُبھار تک جا پہنچتی ہے تو یہ کامیابی اور کامرانی کا بہت ہی شاندار نشان سمجھا جائے گا اگر یہ شاخ سورج ریکھا کی طرف بڑھتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۱ لائن نمبر ۷-۷) تو اس میں کامیابی کی صورت عوام میں مقبولیت اور دولت کی فراوانی کی شکل میں ظاہر ہوگی جس سے کہ اس شخص کو بڑا عروج اور عظمت نصیب ہوگی۔

اگر یہ شاخ قمر کے اُبھار کی طرف جاتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۱ لائن ۸-۸) تو یہ سائنس یا تجارت میں نمایاں کامیابی اور خصوصی حیثیت حاصل کرنے میں کامیابی و کامرانی کی دلیل ہوتی ہے۔

اگر قسمت کی لائن اپنی طبعی حالت میں زحل کے اُبھار کی طرف آگے نہیں بڑھتی بلکہ اس کی بجائے کسی دوسرے اُبھار کی طرف جاتی ہے تو ساری زندگی کا سفر اس خاص اُبھار کی صفات کے مطابق ہی طے ہوگا۔ تاہم اس قسم کی نشاندہی کو خاص یا یقینی کامیابی کا نشان نہیں سمجھ لینا چاہیے۔ خاص طور پر اس وقت جب کہ قسمت کی لائن اپنی اصلی جگہ پر قائم رہتے ہوئے اپنی شاخوں کو دوسرے اُبھاروں کی طرف پھیلاتی ہے۔

جب قسمت کی لائن بغیر شاخوں کے ہتھیلی پر آگے بڑھتی ہے اور اکیلی ہی اپنے راستے پر گامزن نظر آتی ہے اور زحل کے اُبھار تک چلی جاتی ہے تو ایسی صورت میں ایسا شخص قسمت کا کمزور شخص ہوگا جو حالات کے زبردست شکنجے میں کسا ہوا نظر آئے گا۔ ایسے شخص کے لئے اپنی قسمت کے دھارے کو بدلنا یا کامیابیوں کو حاصل

کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اسے دوسروں کی طرف سے بھی کوئی مدد نہیں ملتی اور اس کو سوائے مایوسی اور غم کے اور کچھ نہیں حاصل ہوگا۔ اس قسم کی قسمت کی لائن والے ہاتھ کو کبھی "قسمت کی اچھی لائن" نہیں سمجھنا چاہیے۔

ایک اچھی قسمت کی لائن وہ ہوتی ہے جو زیادہ گہری نہ ہو مخض صاف نظر آتی ہو اور امتیازی صورت میں موجود ہو اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کا الحاق سورج ریکھا کے ساتھ کسی نہ کسی ذریعے سے ہوتا ہو۔ اگر قسمت کی لائن زحل کے ابھار کی طرف جاتی ہو اور متعلقہ انگلی کی تہہ تک چلی جاتی ہو تو یہ بدقسمتی کی نشانی ہوتی ہے کیونکہ ایسی صورتِ حال میں یہ شخص حصول مقصد کے لئے جو بھی کوششیں بروئے کار لائے گا۔ وہ اس کے دائرہ اختیار کے اندر نہیں رہیں گی اور اسے سمجھ نہیں آسکے گی کہ وہ کہاں اور کیسے رُکے اور آگے کی طرف بڑھے یا وہیں پہ رُک جائے۔

جب کسی آدمی کی قسمت کی لائن دل کی لائن پہ آکر رُک جائے تو اس کا مستقبل ہمیشہ خطرے میں رہے گا یا وہ شخص اپنے انتہائی جذبات اور انداز عمل کی وجہ سے اپنے مستقبل کو تباہ کرلے گا۔ تاہم جب قسمت کی لائن دل کی لائن کے ساتھ مل جاتی ہے اور ان دونوں کا رجحان مشتری کے ابھار کی طرف ہوتا ہے۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۲ لائن ا۔ا) تو اس شخص کو اپنے دلی جذبات سے خوشی و مسرت حاصل ہوگی اور اس کی انتہائی خواہشات کی تکمیل محبت اور وابستگی کے ذریعے ہوگی اور دوسرے لوگوں کے ساتھ دوستی اور محبت کی بنیادوں پہ وہ انتہائی خوش قسمت زندگی کا حامل ہوگا۔ دوستوں سے اُسے بے پناہ فائدے حاصل ہوں گے اور قابل ذکر امداد ملے گی۔

جب قسمت کی لائن دل کی لائن پہ آکر رُک جاتی ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۲ لائن ۴۔۴) تو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس شخص کا مستقبل اس کی اپنی حماقتوں، ذہنی کمزوریوں اور غلط فیصلوں کی وجہ سے تباہ ہوجائے گا۔

قسمت کی لائن جب ہتھیلی کے درمیان سے نمودار ہو

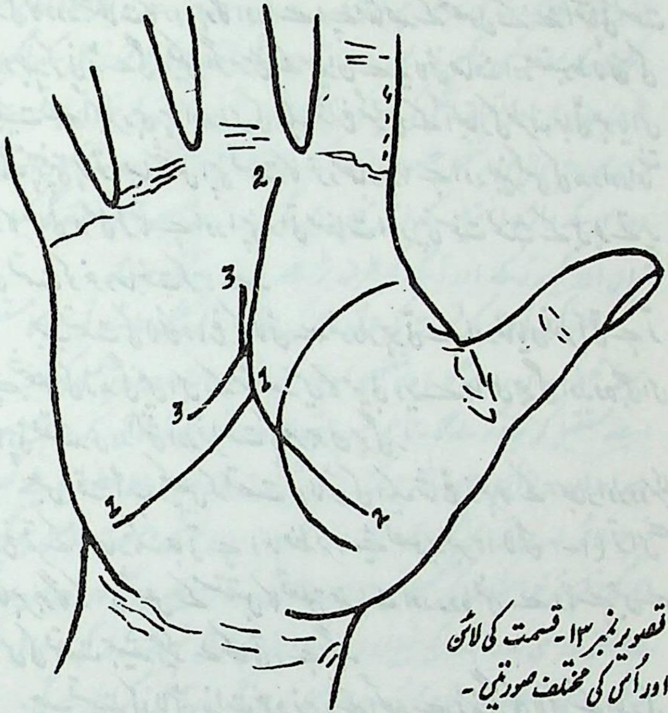
جب آپ یہ دیکھیں کہ قسمت کی لائن بہت اوپر سے یعنی ہتھیلی کے درمیان سے جسے مریخ کا میدان کہا جاتا ہے سے نمودار ہوتی ہو تو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس شخص کی ابتدائی زندگی کا دور مشکلات کا دور ہوگا اور اسے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے انتہائی سخت جدوجہد کرنی پڑے گی۔ لیکن اگر مریخ کے میدان سے یہ لائن صاف اور مضبوط لائن کی حیثیت سے اُبھر رہی ہو اور اس کی ایک شاخ سورج کے اُبھار کی طرف جاتی ہو یا اس حد تک پہنچتی ہو تو ایسا شخص اپنی قسمت کا خود معمار ہوتا ہے اور بغیر کسی کی مدد اور امانت کے کامیابی حاصل کرتا ہے اور اپنی ذاتی صفات اور اپنی سخت محنت کے بل بوتے پر اپنی قسمت کو خود ساخت کرتا ہے۔

جب قسمت کی لائن دماغ کی لائن سے نمودار ہوتی ہے اور نمایاں نظر آتی ہے تو ایسے شخص کی زندگی میں اس کے مقاصد میں کامیابی دیر سے حاصل ہوگی اور وہ بھی اس کی اپنی عقلمندی، دانش اور فراست کی مرہون ہوگی۔

جس وقت آپ دیکھیں کہ قسمت کی لائن کی ایک شاخ زہرہ کے ابھار اور دوسری شاخ قمر کے ابھار تک جاتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۳ لائن ۲-۱) تو اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ اس شخص کے مستقبل کا تعلق جذبات اور رومانس سے رہتا ہے جس سے کہ اس کی قسمت ہمیشہ ہچکولے کھاتی رہے گی۔

جب قسمت کی لائن بذاتِ خود زہرہ کے اُبھار سے زندگی کی لائن کے اندر کی طرف سے نمودار ہوتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۳ لائن ۲-۲) تو جذباتی محبت پوری زندگی کے مستقبل پر اثر انداز ہوگی اور ایسے اشخاص کے متعلق آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اپنی محبت کا اظہار ان کے ساتھ کرتے ہیں جن تک ان کی پہنچ ممکن نہیں ہوتی۔

یا ایسے کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوں گے جو پہلے ہی شادی کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے اور جو ان کی محبت کے جواب میں کسی قسم کا اظہار کرنے سے گریز کرنے پر مجبور رہوں گے۔ اس قسم کی لائن جب کسی عورت کے ہاتھ پر پائی جائے



تصویر نمبر ۱۳۔ قسمت کی لائن اور اُس کی مختلف صورتیں۔

گی تو وہ اس کے لئے انتہائی بدقسمتی کا نشان ہو گی

جب قسمت کی لائن ٹوٹی ہوئی ہو یا مختلف ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہو تو ایسے شخص کا مستقبل تکالیف، مشکلات اور رکاوٹوں سے بھرپور ہوگا۔ اور ان کی زندگی میں

کبھی کوئی مقام ایسا نہیں آئے گا جب کہ وہ کسی فیصلہ کُن مرحلے یا کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ تاہم قسمت کی لائن کا ٹوٹا ہوا ہونا ہمیشہ ہی بُرا نشان نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ لائن کا سرا جہاں پر ختم ہوتا ہے دوسرا وہاں سے ہی شروع ہوتا ہے۔ یہ صورت اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ حالات اور حیثیت میں مکمل تبدیلی واقع ہوگی اور اگر نئی لائن واضح اور سیدھی ہوگی تو یہ ظاہر کر رہی ہوگی کہ حالات میں خوشگوار تبدیلی ہوگی جو ترقی وکامرانی کا زینہ بنے گی اور یہ تبدیلی اس مدّت پر شروع ہوگی جو لائن کے ٹوٹنے اور وہاں سے نئی لائن کے بننے کے مقام سے ظاہر ہو گی۔ (لائن پر سے مدّت کا تعیّن کرنے سے روشناس ہونے کے لئے باب دہم کا مطالعہ کیجئے)

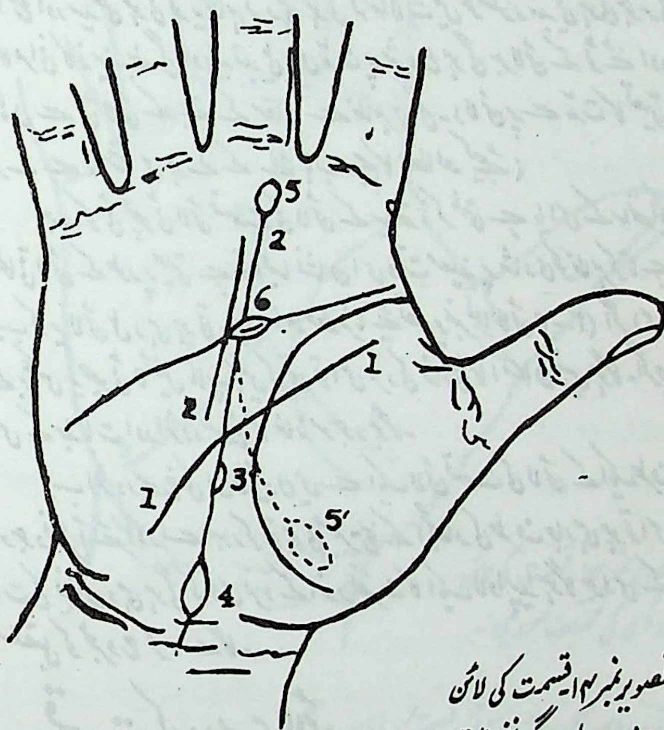
جب کوئی چھوٹی لائن قسمت کی لائن کے ساتھ آکر ملتی ہے یا اس کے ساتھ ایک الحاقی لائن کے طور پر چلتی ہے تو ایسا نشان اس وقتِ معینہ پر شادی کو ظاہر کرتا ہے جب کہ یہ لائن مل رہی ہوتی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۳ لائن ۳-۳) اگر اس کے برعکس یہ چھوٹی لائنیں ملاپ نہیں کرتیں تو اس فرد کی شادی کا امکان نہیں ہوگا۔ اگرچہ اس کے جذبات اور اثر ورسوخ کا خانہ موجود ہوگا۔

جب اثر ورسوخ کی ان لائنوں میں سے ایک لائن قسمت کی لائن کے ایک طرف موجود نظر آئے اور اسے عبور کرتی ہوئی مریخ کے ابھار کی طرف جارہی ہو تو اس بات کی نشان دہی ہوگی کہ اس فرد کے اندر نفرت کا ایک لاوا پیدا ہوگا جو اس کے مستقبل کو مجروح کر دے گا۔

قسمت کی دوہری لائن

جب قسمت کی لائن بذاتِ خود دو لائنوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۴ لائن ۲-۲) تو اسے قسمت کی دوہری لائن کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن

اگر دوسری لائن ساتھ ساتھ چلنے کے بعد کچھ دُور جا کر قسمت کی اصل لائن کے ساتھ مل جائے یا دونوں مل کر ایک لائن کی شکل اختیار کر لیں تو یہ ظاہر ہوگا کہ زندگی کی دوسری لائن انتہائی جذباتی حالات کی پیداوار کا نتیجہ ہے جنہوں نے کہ محبّت کے انجام



تصویر نمبر ۱۴ قسمت کی لائن
پر جزیرے اور دیگر نشانات

کے طور پر دو شخصیتوں کو آپس میں ملاپ کرنے میں رکاوٹ پیدا کر دی ہے لیکن یہ رکاوٹ اس مقام اور وقت پر آ کر ختم ہو جائے گی جہاں پر کہ یہ دونوں لائنیں آپس میں مل

جائیں گی۔ تاہم جب قسمت کی یہ دوہری لائن واضح اور صاف ہو، خاص طور پر جب کہ وہ ہاتھ کے دو مختلف ابھاروں کی طرف رجحان رکھتی ہوں تو یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ فرد بیک وقت اپنی زندگی کے مستقبل کو دو پہلوؤں کے ساتھ گزارے گا۔ ایک پہلو تو محض ذوق کے طور پر اختیار کرے گا جب کہ دوسرا اپنے اصلی مستقبل کی عظمت کے لئے مخصوص ہوگا۔

جب کسی فرد کے ہاتھ پر قسمت کی لائن بہت زیادہ دھندلی پائیں گے جو کہ ہتھیلی پر بڑی مشکل سے پہچانی جاتی ہو تو یہ ایسے شخص سے آپ کو ملا رہی ہوگی جو قسمت یا مقدر پر کوئی یقین نہیں رکھتا۔ اس قسم کی لائن عام طور پر مادہ پرست لوگوں کے ہاتھوں پر پائی جاتی ہے جو اس خیال کی سختی سے تردید کرتے ہیں کہ قسمت یا مقدر بھی کوئی شے ہوتی ہے یا کوئی ایسی عظیم طاقت ہے جو ان کے حالات کو بناتی یا بگاڑتی ہے۔ جب ایسی لائن کسی شخص کے ہاتھ پر موجود ہو اور اس کے ساتھ دماغ کی لائن بڑی واضح اور صاف ہو تو ایسا آدمی اپنی ذہانت اور فراست کے زور پر کامرانی حاصل کرے گا لیکن اس شخص کے مقدر یا قسمت کا حال بتانا بڑا مشکل ہوگا۔ کیونکہ وہ تو اس پر یقین ہی نہیں رکھتا۔ اس لئے دریں حالات آپ اگر ایسے آدمی کے ہاتھ کا معائنہ کر رہے ہوں گے تو صرف اس کی ذاتی صفات اور اس کے کیریکٹر کی معلومات تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھئے۔

اگر کسی ہاتھ پر قسمت کی لائن معدوم ہو اور ایک معمولی قسم کی دماغ کی لائن ہی پائی جائے تو ایسے شخص کی قسمت کے متعلق کوئی خاص بات کہنا لایعنی ہوگا کیونکہ اصولی طور پر ایسے شخص کی زندگی بے رغبت اور بے معنی طور پر گزر رہی ہوگی اور خواہ آپ کچھ ہی کیوں نہ کہیں، اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ ایسے لوگوں کے نزدیک زندگی کا کوئی مقصد ہوتا ہی نہیں۔

قسمت کی لائن پر نشانات

اگر قسمت کی لائن پر جزیرے کا نشان (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۴ نشان ۳)
پایا جائے تو اسے بُرا نشان سمجھا جاتا ہے۔ ایسا نشان اگر اس لائن کے عین شروع
میں پایا جائے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۴، نشان ۴) تو یہ اس فرد کے مستقبل کے متعلق کوئی
مخفی راز پوشیدہ ہوگا۔ مثلاً اس فرد کی پیدائش قانونی نہیں ہوگی یعنی یہ فرد حرام کی
پیداوار ہوگا۔ اگر جزیرے کا نشان عورت کے ہاتھ پر پایا جائے اور یہ نشان قسمت
کی لائن کو زہرہ کے اُبھار کے ساتھ ملا رہا ہو (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۴ نشان ۵) تو
یہ عورت کنوارے پنے ہی میں بے راہ روزندگی کا شکار ہو جائے گی۔ اگر جزیرے کا نشان
مریخ کے میدان کے کسی حصے میں پایا جائے تو اس مدت میں زبردست تکلیف کا سامنا
کرنا پڑے گا۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۴ نشان ۶)

جب قسمت کی لائن اور دل کی لائینوں کے اُوپر جزیرے کا نشان ہوگا تو ان جذبات
یا معاملات کے سلسلہ میں جو دل سے تعلق رکھتے ہیں میں نقصان اور تکلیف اٹھانے کا باعث
بنے گا۔ اگر جزیرے کا نشان قسمت کی لائن کے آخیر پر ملے یا زحل کے ابھار پر نظر آئے گا
(ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۴ نشان ۵) تو اس بات کی نشان دہی ہوگی کہ اس فرد کے
مستقبل کا خاتمہ غربت اور مایوسی کی حالت میں ہوگا۔

جب قسمت کی لائن ایک کراس (ضربی نشان) کے ساتھ یک لخت ختم ہو جائے تو اچانک
ہلاکت یا حادثے کی صورت پیدا ہوگی۔ لیکن جب ایسا کراس قسمت کی لائن اور زحل کے اُبھار
کے اُوپر پایا جائے تو اس شخص کی زندگی کسی خوفناک اور المناک حادثے کا شکار ہوگی۔
یعنی اسے عوام میں سخت ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور بالآخر عوام کے ہاتھوں
ہی اس کی موت واقع ہوگی (جزیروں کے نشانات کی زیادہ تفصیل آپ کو باب نمبر ۸ میں ملے گی۔)

باب ــــ ۵

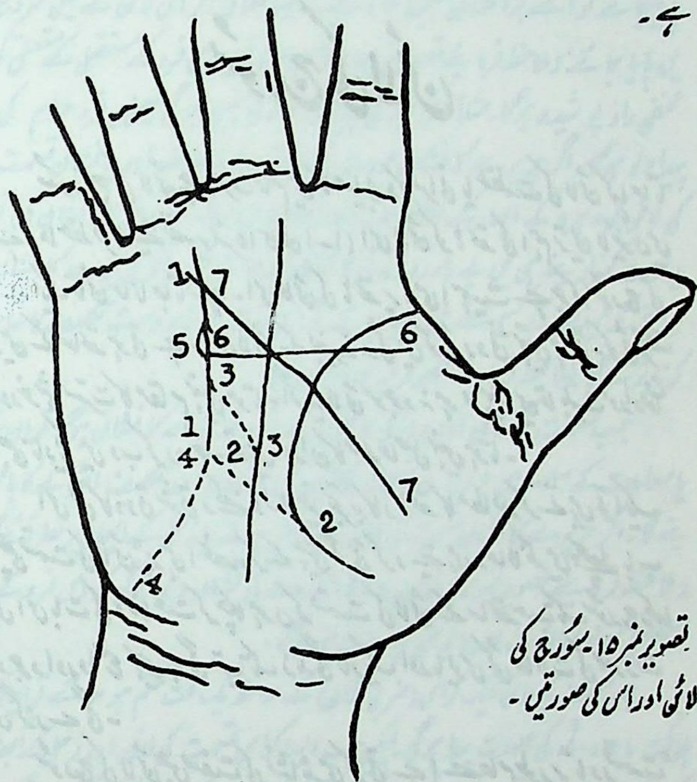
سورج کی لائن

سورج کی لائن جسے عرف عام میں کامیابی وکامرانی یا عظمت کی لائن کہا جاتا ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۵ اسکا لائن ۱-۱) اس لائن کو ہاتھ کی اہم ترین لائینوں میں سے ایک لائن جانا جاتا ہے۔ اس لائن کی ہاتھ پر وہی اہمیت ہے جو کہ سورج کی زمین کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس لائن کے بغیر زندگی میں کوئی رونق نہیں ہوتی۔ کوئی فرحت اور خوشی مسرت کا مقام نہیں ہوتا۔ اگر یہ لائن موجود نہ ہو تو بہترین قابلیت اور اوصاف بھی تاریکی میں دب کر رہ جاتے ہیں اور ان کا صلہ حاصل نہیں ہوتا۔

اس فن کا ذوق شوق رکھنے والے غیر تجربہ کار ہاتھ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایک "اچھی قسمت کی لائن" پر ہی انحصار کر کے پیش گوئی کر دیتے ہیں۔ حالانکہ میں پچھلے باب میں اس بات کی وضاحت کر چکا ہوں کہ قسمت کی لائن کے ساتھ جب تک سورج ریکھا موجود اور واضح نہیں ہو گی تب تک زندگی تاریک اور مایوس کن حالات کی صورت میں گزرے گی۔

سورج کی لائن جس صفت کی نشاندہی کرتی ہے اسے عام طور پر "یاور قسمت" کہا جاتا ہے۔ جب سورج کی لائن بڑی واضح ہوتی ہے اگرچہ دماغ کی لائن یا قسمت کی لائن کمزور ہی کیوں نہ ہوں تو بڑی واضح اور کامیاب زندگی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ جن اشخاص کے ہاتھ پر سورج کی لائن موجود ہوتی ہے ان کی شخصیت بڑی پرکشش ہوتی

ہے اور وہ دوسروں پر اپنا اثر ورسوخ رکھتے ہیں اور ان کے حصے میں بڑی آسانی سے شہرت، دولت اور عزت چلی آتی ہے ۔ یہ لوگ بڑی خوش کن اور آراستہ زندگی کے مالک ہوتے ہیں اور ان کی کامیابی اور کامرانی کے راستوں میں قدرت ان کی معاون نظر آتی ہے ۔



تصویر نمبر ۱۵۔ سُورج کی لائن اور اس کی صورتیں ۔

سُورج کی لائن خواہ عمر کے کسی بھی حصے میں نمودار ہو یہ ہر صورت میں بڑے روشن اور کامیاب مستقبل اور خوشگوار حالات کو ظاہر کرتی ہے ۔ سُورج کی لائن مندرجہ ذیل صورتوں

میں نمودار ہوتی ہے۔

۱۔ زندگی کی لائن سے نمودار ہوتی ہے۔

۲۔ قسمت کی لائن سے بھی اس کا وجود ظاہر ہوتا ہے۔

۳۔ مریخ کے میدان سے بھی پھوٹتی ہے۔

۴۔ قمر کے اُبھار سے بھی پھوٹتی ہے۔

۵۔ دماغ کی لائن سے اپنا راستہ نکالتی ہے۔

۶۔ دل کی لائن سے بھی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے۔

۷۔ یہ اپنے اُبھار پر ایک چھوٹی سی لائن کی صورت میں بھی موجود ہوتی ہے۔

جب یہ زندگی کی لائن سے نمودار ہوگی (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۵ لائن ۲-۲) تو یہ زندگی میں کامیابی کی صورت پیدا کرنے کی نشاندہی تو کرے گی مگر قسمت کی یاوری کی ترجمانی نہیں کر رہی ہو گی۔

جب یہ سورج کی لائن اپنے وجود کو قسمت کی لائن سے ظاہر کرتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۵ لائن ۳-۳) تو یہ اختیار شدہ پیشے میں کامیابی کا یقینی نشان ہوتی ہے لیکن یہ کامیابی اس فرد کی اپنی ذاتی محنت اور کاوش کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔

جب یہ لائن مریخ کے میدان سے نکلتی ہے اور دوسری لائنوں کے ساتھ ملحق نہیں ہوتی تو یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ کچھ تکالیف اور مشکلات کے بعد کامیابی حاصل ہو گی۔

جب یہ لائن قمر کے اُبھار سے پھوٹتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۵ لائن ۴-۴) تو اس شخص کی کامیابی دوسرے لوگوں کے غیر مناسب مشوروں کی وجہ سے مخدوش ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں مستقبل تغیر پذیر اور غیر یقینی نظر آتا ہے جس میں کہ ہم یقینی طور پر کسی اعلیٰ اور ارفع حصول مقصد کی نشاندہی نہیں کر سکتے۔ البتہ اس

صورت میں کامیابی کا امکان عوام میں اس شخص کی پسندیدہ شخصیت ہونے کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ لائن کی یہ صورت عام طور پر ان لوگوں کے ہاتھوں پر نظر آتی ہے جو پبلک لائف اختیار کرتے ہیں مثلاً ایکٹر، ایکٹریسیں، موسیقار، زندگی کے مختلف قسم کے پیشوں سے تعلق رکھنے والے آرٹسٹ، مقرر اور خادمانِ دین وغیرہ وغیرہ۔ ان سب کے لئے البتہ اس لائن کی یہ صورت انتہائی خوش بختی کا نشان ثابت ہوتی ہے اور ان کے لئے بہر صورت شہرت، عظمت اور ناموری کا باعث بنتی ہے۔

جب سورج کی لائن دماغ کی لائن سے اپنا راستہ نکالتی ہے تو یہ کامیابی کو اس شخص کی ذہنی کاوشوں اور اعلیٰ دماغی صفات کے ساتھ منسلک کرتی ہے لیکن یہ صورت اس وقت تک پیدا نہیں ہوگی جب تک کہ اس شخص کی نصف زندگی نہ گزر چکی ہو گی۔ اس قسم کی لائن عام طور پر دماغی کام کرنے والوں، کسی خاص مضمون میں گہری دلچسپی رکھنے والے طالب علموں، ادیبوں اور سائنس دانوں کے ہاتھ پر پائی جاتی ہے۔

جب یہ لائن دل کی لائن سے نکلتی ہوئی نظر آتی ہوگی تو کامیابی کا امکان زندگی کے آخری حصے میں پیدا ہوگا اور اس کا انحصار عشق و محبت کے معاملات پر ہوگا۔ اس لائن کی یہ صورت زندگی کے آخری حصے میں ایک خوشگوار اور بار آور شادی کی نشاندہی کرتی ہے جس کے سبب اس شخص کو آسانیاں، خوشیاں اور مسرتیں اور دنیاوی سہولتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔

جب یہ لائن محض اپنے ابھار پر سے نمودار ہو تو یہ کامیاب اور خوش کن زندگی کی ترجمان ہوتی ہے۔ لیکن یہ صورت زندگی کے اتنے آخر میں حاصل ہوتی ہے کہ بے معنی سی بن کر رہ جاتی ہے۔

جب تیسری انگلی جسے سورج کی انگلی کہا جاتا ہے سورج کی لائن کے ساتھ پہلی انگلی سے زیادہ لمبی ہوتی ہے اور سورج کی لائن خوب نمایاں ہوتی ہے تو یہ ایسے

شخص کو ظاہر کر رہی ہوتی ہے جس کے اندر جوئے بازی کا رجحان ہوتا ہے عام طور پر کامیاب جوئے بازوں کے ہاتھوں پر یہ دونوں نشانیاں موجود ہوتی ہیں تاہم جب تیسری انگلی دوسری انگلی کے برابر ہوگی، تو دولت جمع کرنے کی حرص زندگی کا نمایاں مقصد نظر آئے گی۔ لیکن جب تیسری انگلی بہت زیادہ لمبی اور خمدار ہوگی تو آپ کی ملاقات ایک ایسے شخص سے ہو رہی ہوگی جو کہ دولت کو حاصل کرنے کے لیئے ہر طریقہ اختیار کرنے کے لیئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہ بدتر بناوٹ زیادہ تر چوروں، ڈاکو زنوں یا مجرموں کے ہاتھوں کی ہوتی ہے جو کہ دولت کی خاطر کسی بھی قسم کا جرم کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ یہ بات بھی خاص طور پر نوٹ کرنے والی ہے کہ اگر دماغ کی لائن ہتھیلی پر زیادہ اونچی نظر آئے یا بالخصوص یہ اخیر پر اوپر کی طرف اٹھ جاتی ہے۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲ لائن ۴-۳) تو مجرمانہ اوصاف زیادہ وسیع ہوں گے۔

جب آپ دیکھیں گے کہ ہاتھ کی ساخت آرٹسٹک قسم کی ہے اور اس کی انگلیاں نوکدار یا لمبی اور تنگ ہیں تو ایسے ہاتھ پر سورج کی لائن آرٹ کے میدان میں کامیابی اور عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہوتی ہے۔ سٹیج پر کام کرنے والے اور پبلک موسیقار بھی اس میں شامل ہیں۔

اصلی موسیقار یعنی موسیقی ترتیب دینے والے یا موسیقی کے آلات پر کام کرنے والے کے ہاتھ خصوصاً لمبے اور پتلے ہوتے ہیں کیونکہ ایسے اشخاص زیادہ سائنٹیفک فطرت کے مالک ہوتے ہیں۔ اس قسم کی صفت ان لوگوں میں نہیں پائی جاتی جن کے ہاتھ لمبے، باریک اور زیادہ ہی آرٹسٹک صورت کے ہوتے ہیں اور جو اپنے فن کا اظہار جذبات کے ذریعے کرتے ہیں۔ بہ نسبت دوسری قسم کے لوگوں کے جو کہ اپنے فن کی بنیاد سائنٹیفک مطالعے پر رکھتے ہیں۔

لمبے اور پتلے ہاتھ جو کہ روحانی یا جذباتی قسم کے ہوتے ہیں ان پر سورج کی

لائن کی موجودگی ماسوائے مزاج اور طبیعت ظاہر کرنے کے اور کچھ معنی نہیں رکھتی۔ اس قسم کے افراد اتنے امثالی قسم کے جذباتی ہوتے ہیں کہ وہ نہ تو دولت اور حیثیت کی پروا کرتے ہیں اور نہ ہی دنیاوی کامیابی کے لئے حیران و پریشان ہوتے ہیں۔ اگر ان کے ہاتھ پر یہ لائن موجود ہو تو وہ اخلاقی اور ذہنی طور پر خوش باش اور ہنستے کھیلتے سادہ قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی زندگی کو ایک خواب کی طرح سے دیکھتے ہیں اور یہی خواب ان کے لئے سب کچھ ہوتی ہے۔

فن دست شناسی کے موضوع پر لکھنے والوں نے ایک حیرت انگیز خصوصیت کی طرف توجہ نہیں دی جو کہ یہ ہے کہ وہ تمام افراد جن کے ہاتھوں پر کہ سورج ریکھا پائی جاتی ہے ان لوگوں کے مقابلے میں جن کے ہاتھوں پر سورج کی لائن نہیں ہوتی کہیں زیادہ حساس اور متجسس ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس لائن کو آرٹسٹک مزاج کی حامل لائن سمجھا جاتا ہے۔ لیکن "آرٹسٹک مزاج" کے متعلق جو کچھ سمجھا جائے گا وہ ان کا خوبصورت چیزوں اور اپنے گرد و پیش سے جذباتی لگاؤ اور محبت وغیرہ کی طرف طبعی رجحان ہوگا جب کہ وہ لوگ جو سورج کی لائن سے محروم ہوتے ہیں شاذ و نادر ہی اپنے گرد و پیش کی طرف دھیان دیتے ہیں اور وہ اپنے انتہائی گندے گھروں میں بڑی خوشی سے رہتے ہیں۔ وہ یہاں تک جانے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کرتے کہ دروازوں کے پردوں کے رنگ کالے یا سبز یا زرد ہیں یا ان تینوں رنگوں کے ملاپ سے کوئی خوفناک صورت اختیار کر گئے ہیں۔

جب سورج کے ابھار پر بہت ساری لائنیں پائی جائیں تو ان سے بھی "آرٹسٹک مزاج" کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ایسے شخص کے خیالات اور ارادے تو بہت سارے ہوتے ہیں مگر ان کی تکمیل کی نوبت شاید ہی کبھی آتی ہے۔

دو یا تین سورج کی لائنیں جب متوازی اور اکٹھی چل رہی ہوں تو یہ دو یا تین

مختلف پیشوں میں بیک وقت کامیابی کو ظاہر کرتی ہیں لیکن ایک روشن، سیدھی اور صاف لائن ہی بہترین خوش بختی کی نشانی ہوتی ہے۔ سورج کی لائن کے کسی بھی حصے پر اگر جزیرے کا نشان نمودار ہو جائے تو یہ مجوزہ اور متوقع کامیابی اور ذاتی حیثیت کو برباد کر دیتا ہے لیکن ایسی کیفیت صرف اس وقت کے لئے ہوتی ہے جس جگہ اور وقت پر یہ جزیرہ ظاہر ہوتا ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۵ نشان ۵) تقریباً تمام حالات میں یہ پبلک سکینڈل کی نشاندہی کرتا ہے جس کے ذریعے ذاتی حیثیت اور کامیابی کو سخت دھکہ لگتا ہے۔

یاد رکھیں کہ تمام بالمخالف لائنیں یعنی وہ لائنیں جو کہ ہاتھ پر انگوٹھے کی طرف سے گزرتی ہیں اور خاص طور پر وہ لائنیں جو کہ مریخ کے میدان اور یا اس کی سمت سے گزرتی ہیں بُری ہوتی ہیں۔ (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۵ لائن ۶-۶) اگر یہ اپوزیشن لائنیں آگے بڑھ جاتی ہیں یا کسی صورت میں سورج کی لائن کو کاٹ دیتی ہیں یا اس کے اندر مداخلت کرتی ہیں تو اس شخص سے لوگ حسد اور بغض رکھیں گے اور اس کے معاملات میں مداخلت کریں گے۔

آپ کے لئے یہ بات جاننا یقیناً حیرت انگیز ہوگا کہ یہ اپوزیشن لائنیں اگر مریخ کے میدان سے نمودار ہوں گی تو مخالفت اس شخص کی اپنی جنس کی طرف سے ہوگی جب کہ اگر یہ لائنیں زہرہ کے اُبھار سے نمودار ہوں گی تو جس شخص کے ہاتھ پر یہ ہوں گی اس کی مخالفت جنس مخالف یعنی مرد ہے تو عورت کی طرف سے اور عورت ہے تو مرد کی طرف سے ہوگی۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۵ لائن ۷-۷)

اگر سورج کی لائن پر ستارے کا نشان پایا جائے تو یہ بے انتہا خوش بختی اور نفیس ترین قسمت والے نشانوں میں سے ایک نشان ہوتا ہے اور اگر اس لائن پر مربع کا نشان ملے تو سمجھ لیں کہ یہ شخص اپنے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ ہے

گا۔ جو بھی اس کی حیثیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا ناکام رہے گا۔
سورج کی لائن پر کراس (ضرب کا نشان) ہمیشہ ہی بدقسمتی کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ اور مصائب اور تکالیف کی نشاندہی کرتا ہے۔ آدمی کے نام اور اس کی حیثیت پر بُری طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ کھوکھلے اور گہرے ہاتھ پر سورج کی لائن اپنی تمام قوت کو بے معنی بنا دیتی ہے اور سورج کی لائن سے جو توقعات وابستہ ہوتی ہیں وہ کبھی پوری نہیں ہوتیں۔

کسی آدمی کے ہاتھ پر دوسری تمام لائنیں کتنی بھی صاف اور روشن کیوں نہ ہوں لیکن اگر سورج کی لائن بالکل غائب ہو تو اس شخص میں خواہ کتنی بھی صفات ہوں یا وہ کتنا بھی ہوشیار اور چالاک کیوں نہ ہو دنیا میں اُس کے لئے کامیابی حاصل کرنا انتہائی مشکل ہوگا بلکہ ناممکن ہوگا۔ دوسرے معنوں میں اس کی زندگی تاریکی میں رہے گی۔ لوگ اس کے کام کو کبھی نہیں سراہیں گے اور ان کی زندگی میں کامیابی کا سورج کبھی طلوع نہیں ہوگا۔

باب — ۶

دل کی لائن

عشق و محبت اور جذبات کی ترجمان

دل کی لائن وہ لائن ہوتی ہے جو کہ ہتھیلی پر انگلیوں کے نیچے نیچے چلتی ہے اور عام طور پر اس کی نمود پہلی انگلی کی تہہ سے ہوتی ہے اور وہاں سے سیدھی آگے بڑھتی ہوئی چاروں انگلیوں کی تہہ سے گزرتی ہوئی سب سے چھوٹی انگلی تک جا پہنچتی ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۶، لائن ۱—۱)

دل کی لائن کا تعلق ذہنی، قلبی اور روحانی طور پر جذبات، محبت اور لگاؤ سے ہوتا ہے۔ اس لائن کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات ضرور ذہن میں رکھیئے کہ یہ لائن ہاتھ کے اُوپر اسی جگہ کے قریب واقع ہوتی ہے جہاں پر کہ دماغ کی لائن موجود ہوتی ہے اور چونکہ ہاتھ کا وہ حصّہ ذہنی اوصاف کا حامل ہوتا ہے اور اس کا جسمانی نشو ونما سے تعلق نہیں ہوتا اس لیئے دل کی لائن کو جانچتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیئے۔

دل کی لائن گہری، صاف اور بالکل واضح ہونی چاہیئے۔ اس کی نمود ہتھیلی پر مشتری کے اُبھار کی انتہائی بیرونی طرف سے ہونی چاہیئے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۶ نشان ۲) یعنی اس کی نمود اس ابھار کے عین وسط میں یا وہ جگہ جو پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان ہے سے ہونی چاہیئے۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۶ نشان ۳)

زیادہ واضح طور پر ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ دل کی لائن زحل کے اُبھار سے ظاہر ہوتی ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر۱۶ نشان ۴) یا یہ براہ راست اس اُبھار کے عین نیچے سے نمودار ہوتی ہے۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر۱۶ نشان نمبر۵)



تصویر نمبر۱۶۔ دل کی لائن
اور اس کی مختلف صورتیں۔

جب دل کی لائن مشتری کے اُبھار کی بیرونی طرف سے نمودار ہوگی تو ایسے آدمی کی نشان دہی کرتی ہے جو کہ محبت میں اتنا اندھا یعنی اس قدر جذباتی ہو جاتا ہے

کہ عورت ہو یا مرد اپنے محبوب سے امثالی لگاؤ کے بہاؤ میں اچھے اور برے کی تمیز کھو دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے نزدیک اپنے محبوب سے محبت ہی باعثِ فخر ہوتی ہے جس میں وہ کسی اخلاقی قدروں یا وجوہات و ممکنات کے قائل نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے شدید جذباتی ہونے کی وجہ سے یہ لوگ زندگی میں بہت طرح سے نقصان اٹھاتے ہیں۔

جب یہ لائن مشتری کے ابھار کے عین وسط سے شروع ہو تو اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوگا کہ ایسا شخص بڑا بردبار اور تحمل کرنے والا ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے خیالات بڑے اونچے ہوتے ہیں۔ یہ اس لائن کی بہترین صورتوں میں سے ایک صورت ہوتی ہے جس کے متعلق اب ہم غور کرتے ہیں۔

وہ لوگ جو اس قسم کی دل کی لائن کے مالک ہوتے ہیں وہ اپنے قلبی لگاؤ اور محبت میں بڑے مضبوط اور پائیدار اور قابل اعتماد ہوتے ہیں۔ وہ غیر معمولی طور پر اخلاقیات اور عزت و وقار کو انتہائی مقام جانتے ہیں۔ ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جن لوگوں کے درمیان وہ رہتے ہیں وہ باعظمت ہوں، شریف و نجیب ہوں، بلند کردار اور کامیاب لوگ ہوں۔ وہ اپنے سے کم تر درجے میں کبھی شادی نہیں کرتے اور کسی بھی دوسرے قسم کے لوگوں کی نسبت وہ عشق و محبت کے معاملات میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اگر وہ ایک دفعہ کسی سے قلبی لگاؤ یا محبت قائم کر لیتے ہیں تو اس تعلق کو وہ ساری زندگی قائم رکھتے ہیں اور بڑا خوبصورت نباہ کرتے ہیں۔ وہ دوسری شادی کے قائل ہی نہیں ہوتے اور طلاق دینے دلانے کے سلسلہ میں عدالتوں میں ایسے لوگوں کی موجودگی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

جب دل کی لائن پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان میں سے ظاہر ہوتی ہے تو ایک خاموش طبع لیکن قلبی تعلق یا محبت کے تمام معاملات میں بڑے گہرے شخص

کی ترجمانی کرتی ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۶ نشان ۳) ان لوگوں کو مشتری جو عظمت اور فخر عطا کرتا ہے وہ اس کو ضعف پہنچاتے ہیں اور جب دل کی لائن زحل سے نمودار ہوتی ہے تو محبت میں خود غرضی کو مدِنظر رکھنے والے لوگوں کی نشان دہی کرتی ہے۔ ایسے لوگ محبّت کے اظہار میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے البتہ جن کے ساتھ اپنے تعلقات استوار کرتے ہیں ان کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کی اہلیت رکھتے ہیں مگر جس سے وہ محبّت رکھتے ہیں ان کو دیوی یا دیوتا کا درجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

جب دل کی لائن زحل کے اُبھار سے نمودار ہوتی ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۶، نشان نمبر ۴) تو ایسے اشخاص محبّت کے تمام معاملات میں خود غرضی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اُوپر بیان کئے گئے لوگوں کی طرح ان کے اندر قربانی دینے کا جذبہ بالکل مفقود ہوتا ہے۔ یہ لوگ بڑے ریزرو اور تارک الدنیا قسم کے ہوتے ہیں جو کسی بھی قسم کا مظاہرہ کرنے یا اپنی محبّت کا اظہار کرنے سے گریز کرتے ہیں لیکن جس سے جنسی رغبت کی طلب رکھتے ہیں اسے حاصل کرنے میں انتہائی کوششوں کو بروئے کار لاتے ہیں اور اپنے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹ کو پسند نہیں کرتے لیکن جب انہیں اپنے مقصد میں کامیابی ہو جاتی ہے تو یہ بڑی سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کے اندر کسی قسم کی محبّت یا نرمی کا فقدان ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جس سے جنسی رغبت رکھتے ہیں اس کی ذرا سی بھی غلطی یا کوتاہی کو برداشت نہیں کر سکتے جب کہ اپنی تمام تر زیادتیوں کی طرف سے ہمیشہ آنکھیں بند کئے رہتے ہیں۔

جب دل کی لائن زحل کے اُبھار کی تہہ کے نیچے سے نمودار ہوتی ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۶ نشان ۵) تو ایسے لوگ بے نیاز قسم کے افراد ہوتے ہیں، جو صرف اپنی ذات کے لئے جیتے ہیں اور وہ اپنے گرد و پیش میں رہنے بسنے والوں کی

خوشی یا غمی سے کوئی سروکار نہیں رکھتے۔

دل کی لائن جتنی چھوٹی ہوگی اتنے ہی کم، آدمی کے جذبات یا قلبی لگاؤ یا محبت کے احساسات کم ہوں گے البتہ جب دل کی لائن زیادہ لمبی ہوگی (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۶ نشان ۲) تو یہ حسد کرنے اور بغض رکھنے والے آدمی کی نشاندہی کرے گی۔ حسد اور بغض کی یہ حد درا رکبھی تجاوز کر جاتی ہیں جب کہ اس آدمی کے ہاتھ پر دماغ کی لائن قمر کے ابھار کی طرف زیادہ ڈھلوان رکھتی ہو۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۶ لائن ۶) اس صورت میں ایسے آدمی کے خیالات، سوچ اور عمل میں سوائے حسد اور بغض کے اور کسی بھی چیز کا عمل دخل نہیں ہوگا۔

جب دل کی لائن مشتری کے ابھار کی تہہ پر نیچے کی طرف خمیدار ہو (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۶ نشان ۷) تو یہ ایسے شخص کی نشاندہی کرے گی جس کی قسمت بڑی ہی عجیب و غریب ہوگی اور جسے محبت میں سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا بلکہ جن لوگوں سے اس کی دوستی ہوگی اس دوستی میں بھی اسے محرومی کا منہ ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔ اس میں اتنی سوجھ بوجھ ہی نہیں ہوتی کہ وہ یہ اندازہ لگا سکے کہ اسے کس سے محبت کرنی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے جذبات ہمیشہ جواب سے محروم رہتے ہیں تاہم اصولی طور پر ایسا شخص انتہائی قسم کا مہربان ہوتا ہے اور اس کے جذبات بڑے لطیف ہوتے ہیں اسے اس بات کی قطعی پروا نہیں ہوتی کہ وہ کسی گھٹیا عورت یا مرد سے محبت کر رہا ہوتا ہے بلکہ ایسا شخص عام طور پر اپنے سے کم تر درجے میں شادی کرتا ہے۔

دل کی لائن اگر زنجیر نما ہوگی یا اس کے اندر اور بہت ساری چھوٹی چھوٹی لائنیں دوڑ رہی ہوں گی تو محبت کے معاملات میں ایسا آدمی ہمیشہ متزلزل نظر آئے گا اور اپنے قلبی لگاؤ یا محبت کو قائم رکھنے کے قابل نہیں ہوگا۔

زحل کی طرف سے شروع ہونے والی دل کی لائن پر جب چھوٹے چھوٹے متوازی

یا زنجیر کے سے نشانات پائے جائیں جب کہ یہ لائن چوڑی بھی ہو تو ایسا فرد اپنے صنف مخالف کی محبت کی توہین کرنے میں نمایاں ہوتا ہے۔ جہاں تک محبت کا تعلق ہے ایسا فرد ذہنی طور پر مفلوج ہوتا ہے۔

جب دل کی لائن زرد اور چھوٹی ہو اور اس میں کوئی گہرائی نہ ہو تو یہ ایسے شخص کی نشاندہی کرتی ہے جس میں کہ جذبات کا مکمل فقدان ہوتا ہے اور اس کے اندر کسی قسم کے لگاؤ میں کوئی گہرائی نہیں ہوتی۔

جب دل کی لائن ہتھیلی پر بہت نیچے کی طرف جاتی ہو اور تقریباً تقریباً دماغ کی لائن کو چھوتی ہے تو ایسے شخص کی سوچ اور فکر اس کی محبت کے معاملات میں ہمیشہ دخل اندازی کرتی رہے گی اور وہ بے چینی کے عالم میں رہے گا۔

جب دل کی لائن ہاتھ پر بہت اونچی چلی جاتی ہے اور دماغ کی لائن میں اپنی جگہ سے اونچی ہو کر ان دونوں کے درمیان فاصلے کو کم کر دیتی ہے تو ایسے شخص کی صفات مندرجہ بالا شخص کے بالکل برعکس ہوں گی اور دل کے معاملات پر دماغ کی حکمرانی ہوگی ایسا شخص آپ کو محبت کے معاملات میں بھی حساب کتاب کرتا نظر آئے گا۔

جب دل کی لائن صرف ایک لائن کی صورت میں ہتھیلی پر ایک طرف سے دوسری طرف چلی جاتی ہو اور دل کی لائن اور دماغ کی لائن دونوں یک جا ایک دوسرے کے ساتھ ملحق نظر آئیں تو یہ ایک ایسے فرد کا پتہ دیتی ہے جو بڑا ہی قناعت پسند ہوتا ہے اگر وہ محبت کرتا ہے تو وہ اپنے دماغ کی تمام قوتوں کو مجتمع کر کے اس کی طرف بھرپور توجہ دیتا ہے۔ اس شخص میں یہ بھی صفت ہوتی ہے کہ جب وہ اپنے دماغ کو کسی مقصد کی طرف راغب کرتا ہے تو وہ قلبی طور پر بھی مکمل حالت میں اس کی طرف راغب ہوتا ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۶) یہ آدمی انتہائی حد تک مضبوط دماغ کا مالک ہوتا ہے اور اپنی مرضی کا آپ مالک اور نڈر و بے خوف ہوتا ہے۔ محبت میں

ایسے لوگ خطرناک عاشق ثابت ہوتے ہیں اور اس قسم کے خاوند ہوتے ہیں جو کہ لہو و لعب میں مشغول ہوتے ہیں۔ ان کو روکنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ جب ایک دفعہ ان کا خون کھول اٹھے تو پھر بڑی دیر تک متوازن نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ اپنی ذات کے لئے بھی خطرناک ہوتے ہیں۔ یہ خطرات میں بے خوف کود پڑتے ہیں اور وہ عام طور پر خطرناک حادثات اور ہولناک زخموں کا شکار بنتے ہیں اور بعض اوقات تو بڑی مہیب موت ان کے حصے میں آتی ہے۔

جب دل کی لائن دو شاخی بن جاتی ہے اور اس کی ایک شاخ مشتری اور دوسری شاخ پہلی اور دوسری انگلی کی طرف جاتی ہے، تو اس سے ایک متوازن سلجھے ہوئے خوش مزاج اور اعلیٰ سوچ و فکر والے شخص کی ترجمانی ہوتی ہے اور انہیں محبت کے تمام معاملات میں بڑی فرحت اور مسرت نصیب ہوتی ہے۔

جب دل کی لائن بہت باریک ہوتی ہے اور اس کی کوئی شاخ نہیں ہوتی تو یہ سرد مزاج شخص کو ظاہر کرتی ہے جسے محبت کی طلب تو ہوتی ہے مگر اپنی سرد مزاجی کی وجہ سے محروم رہتا ہے۔

جب کسی کے ہاتھ پہ دل کی لائن بالکل ہی معدوم ہو تو یہ ایسے شخص سے آپ کو ملاتی ہے جو جذبات اور لگاؤ سے بالکل عاری ہوتا ہے اور بڑا ظالمانہ رویہ روا رکھنے والا ہوتا ہے خاص طور پہ جب کہ اس کے ہاتھ پر زہرہ کا ابھار زیادہ اونچا ہوگا۔

اگر دل کی لائن ٹوٹی ہوئی ہوگی تو یہ ظاہر کر رہی ہوگی کہ اس آدمی کو محبت کے معاملات میں ہولناک ٹریجڈی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایسے لوگوں کے متعلق میں نے یہ دیکھا ہے کہ جب وہ اپنی محبت کو اتنی بری طرح سے غم و اندوہ کے اتھاہ سمندر میں غرقاب ہوتے دیکھتے ہیں تو پھر زندگی بھر کبھی محبت کو کوئی درجہ نہیں دیتے اور

اس کی طرف بھولے سے بھی توجہ نہیں دیتے ہیں۔

شادی کے نشانات

چوتھی انگلی کے نیچے اور اس کے اُبھار کے ایک طرف جو نشان یا نشانات یعنی لکیر یا لکیریں پائی جاتی ہیں ان کا تعلق شادی سے گنا جاتا ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۷ نشان نمبر ۱) سب سے پہلے ان لائینوں کے متعلق تمام ممکن تفاصیل بتانا چاہوں گا اور اس کے بعد میں اس کتاب کے قاری کی توجہ ہاتھ پر دوسرے نشانات کی طرف دلاؤں گا جو کہ شادی کی ان لائینوں سے منسلک ہوتے ہیں اور مزید معلومات کا خزانہ مہیا کرتے ہیں۔

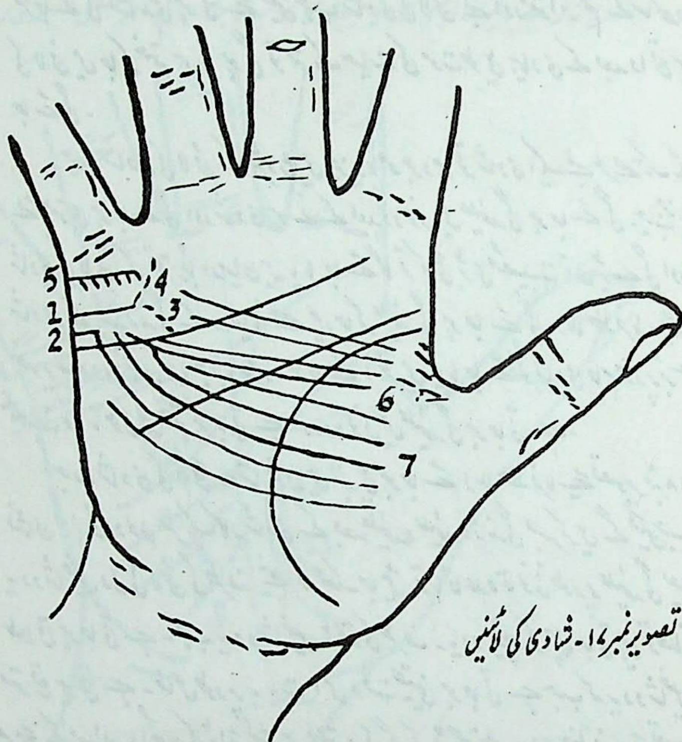
شادی کی لکیر یا لکیریں عام طور پر ہاتھ کے ایک طرف کونے میں یا لمبی لائینوں کی صورت میں ہاتھ کے ایک طرف عطارد کے اُبھار کے عین سامنے موجود ہوتی ہیں یا بعض اوقات وہ ہاتھ پر آگے تک چلی جاتی ہیں۔ صرف واضح لائنیں ہی شادی کی نشاندہی کرتی ہیں۔ چھوٹی لائنیں گہرے جذبات یا لگاؤ کو ظاہر کرتی ہیں یا شادی کے ان امکانات پر روشنی ڈالتی ہیں جو کہ کبھی بھی پورے نہیں ہوتے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۷ نشان ۲) جب ایک گہری لائن دل کی لائن کے ساتھ نظر آئے گی تو شادی زندگی کے شروع کے حصے میں ہو جائے گی۔ لیکن میں دوسرے نشانات کے متعلق آگے زیادہ واضح طور پر بیان کروں گا جس سے شادی ہونے کے وقت کا صحیح اور درست اندازہ لگایا جا سکے گا۔

ایک خوشگوار شادی کے لئے یہ ضروری ہو گا کہ عطارد کے اُبھار پر شادی کی لائنیں بڑی سیدھی اور صاف ہوں اور ان میں کسی قسم کی ٹوٹ پھوٹ نہ ہو (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۷ نشان نمبر ۱)

جب شادی کی لائن خم دار ہو یا نیچے کی طرف گرتی ہو (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۷

نشان ۳) تو وہ شخص جس کے ہاتھ پر ایسی لائن پائی جائے دوسرے کی خوشنودی کی خاطر یہ شادی کرے گا۔

جب شادی کی لائن مخالف سمت کو اُوپر کی طرف کو چلی جاتی ہو (ملاحظہ فرمائیں تصویر



تصویر نمبر ۱۷۔ شادی کی لائنیں

نمبر ۱۷، نشان نمبر ۴) تو شادی شاید کبھی نہ ہو سکے گی۔

جب شادی کی لائن صاف اور بڑی واضح ہو لیکن اس پر سے کتنی ہی چھوٹی چھوٹی لائنیں نکلتی ہوں (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۷، نشان ۵) تو یہ شادی میں پریشانی اور مصیبت کی

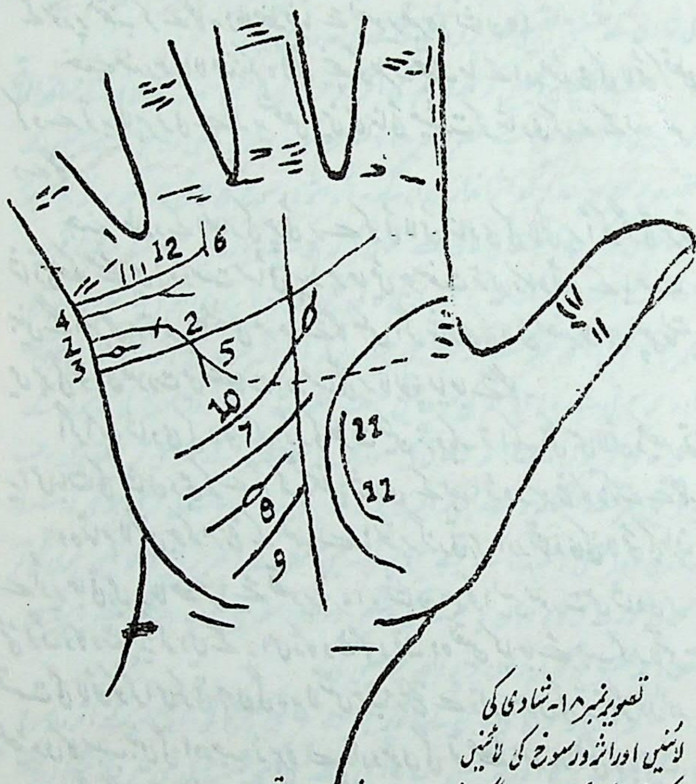
پیش گوئی کرتی ہے جس کی وجہ شریک حیات کی نزاکت طبع یا بیماری ہوگی۔
جب شادی کی لائن اپنے آخر پر خم زدہ ہوگی اور کراس یا لائن اس خم کو کاٹے املاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۷، نشان ۲) تو شریک حیات کے کسی حادثے یا اچانک بیماری سے مرجانے کی نشاندہی ہوتی ہے لیکن جب شادی کی لائن لمبے اور متواتر خم کے ساتھ دل کی لائن میں جاکر ختم ہوتی ہوگی تو شریک حیات کی موت طویل بیماری کے بعد واقع ہو جائے گی۔

جب شادی کی لائن کے شروع میں جزیرہ موجود ہو تو شادی ایک لمبے عرصے تک کے لئے ملتوی ہو جائے گی اور شادی ہونے کے بعد دونوں میں علیٰحدگی ہو جائے گی۔ جب جزیرہ شادی کی لائن کے تقریباً درمیان میں پایا جائے گا تو کوئی بڑی مصیبت آن پڑے گی اور شادی کے بعد زندگی کے درمیانی حصے میں جاکر علیٰحدگی ہو جائے گی۔ املاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۸، نشان ۳) جب جزیرہ لائن کے آخر میں پایا جائے تو شادی عام طور پر بڑے تکلیف دہ ماحول ہی میں ختم ہو جاتی ہے اور دونوں میں علیٰحدگی ہو جاتی ہے۔

جب شادی کی لائن دو شاخوں میں تبدیل ہو جائے املاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۸ نشان ۴) تو دونوں شریک کار شادی کے بعد علیٰحدہ علیٰحدہ زندگی بسر کریں گے لیکن جب یہ دو شاخیں دل کی لائن کی طرف نیچے کو جھک جائیں تو باقاعدہ قانونی طور پر علیٰحدگی یعنی طلاق ہو جاتی ہے۔ جب یہ دو شاخیں ہاتھ کی طرف زیادہ نیچے کو چلی جاتی ہیں تو طلاق متوقع ہوتی ہے۔ خاص طور پر یہ بات اس وقت یقینی ہو جاتی ہے جب کہ یہ دو شاخیں مریخ کے میدان یا ابھار کی ڈائرکشن میں ہاتھ پر آگے کو بڑھتی ہیں۔ املاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۸، نشان ۵)

بعض اوقات شادی کی لائن سے ایک عمدہ لائن سارے ہتھیلی کو کراس کرتی نظر آئے گی تو شادی ایک تلخ اور ترش لڑائی کے انجام سے دوچار ہوتی ہوئی طلاق پر جاکر ختم

ہو جائے گی ۔ اس قسم کی مثال میں دوبارہ ملاپ کی صورت کی کوئی امید کبھی بھی پیدا نہیں ہوتی۔
جب شادی کی لائن چھوٹے چھوٹے جزیروں سے بھری ہو اور وہ ایک زنجیر کی صورت میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں ۔ تو ایسے شخص کو مشورہ دیں کہ وہ زندگی میں کبھی بھی شادی نہ کرے ۔ کیونکہ ایسی شادی ہمیشہ کا عذاب ثابت ہوگی اور مستقل علیحدگی رہے گی۔



تصویر نمبر ۱۸۔ شادی کی
لائنیں اور اثر ورسوخ کی لائنیں
جو کہ شادی کا صحیح اندازہ لگانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

جب شادی کی لائن اچھی اور واضح ہو مگر درمیان میں سے ٹوٹ کر دو بن جائے تو یہ

شادی شدہ زندگی میں خلا کے واقع ہونے کی نشاندہی کرے گی۔

جب شادی کی لائن بذاتِ خود یا اس کی کوئی شاخ ہتھیلی کے اندر کی طرف جا کر سورج کی لائن سے مل جاتی ہے یا اوپر کو اٹھتی ہوئی نظر آتی ہے تو اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ایسی لائن کا مالک کسی انتہائی دولت مند یا ذی شان شخصیت کو شریک حیات کے طور پر منتخب کرے گا۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۸ نشان ۶)

جب مندرجہ بالا متذکرہ لائن نیچے کی طرف جھک جائے اور سورج کی لائن کو قطع کر دے تو یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ شخص اپنی بنی بنائی حیثیت کو شادی کرنے کے بعد کھو دے گا۔

جب عطارد کے ابھار کی چوٹی پر سے کوئی لائن شادی کی لائن پر آ کر گرتی ہو تو شادی کے مسئلے میں زبردست مسائل پیدا ہو جائیں جو سخت ترین رکاوٹوں کے باعث بنیں گے اور جن پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا لیکن اگر شادی کی لائن مضبوط اور اچھی حالت میں ہو گی تو اس صورت میں مشکلات اور مسائل پر قابو پا لیا جائے گا۔

اگر آپ شادی کی لائن کے اوپر کی طرف لیکن نزدیک تر ایک ہلکی سی لائن دیکھیں تو یہ اس بات کی نشان دہی کرے گی کہ یہ شخص شادی کے بعد اثر و رسوخ کا مالک بنے گا۔

وہ تمام لائنیں جو کہ مریخ کے ابھار سے ہاتھ پر گزرتی ہیں اور شادی کی لائن کی طرف سے اوپر جاتی ہیں (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۸ نشان ۶) تو ایسی صورت میں شادی میں کئی لوگ رکاوٹ پیدا کر دیں گے۔ اس رکاوٹ کا وقت وہ تعین کیا جائے جب کہ یہ لائنیں قسمت کی لائن کو کراس کرتی ہوں گی۔ یہ لائنیں جب مریخ سے وارد ہوں گی تو جھگڑوں اور بکھیڑوں کا سبب بنیں گی اور جب زہرہ سے وارد ہوں گی تو غصے اور ناراضگی کا باعث ثابت ہوں گی۔ مگر زیادہ شدت نہیں ہو گی۔ (تصویر نمبر ۱۷ نشان ۷)

اثر و رسوخ کی لائنیں اور دیگر نشانات

زہرہ کے ابھار پر قسمت کی لائن کے ساتھ اثر و رسوخ کی لائنیں اور دیگر نشانات جو کہ شادی سے متعلقہ ہیں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

اگر آپ کسی آدمی کے ہاتھ کا معائنہ کر رہے ہیں تو مندرجہ ذیل تفصیلات آپ کو اس کی شادی کے متعلق یقینی طور پر روشنی ڈالنے میں مدد دیں گی۔

جب آپ یہ دیکھیں کہ عمدہ قسم کی اثر و رسوخ کی لائنیں قسمت کی لائن کے ساتھ الحاق کر رہی ہیں (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۸، نشان نمبر ۷) تو یہ شخص وہ ہوتا ہے جس کے مفاد پر دوسرے لوگ اثرانداز ہوں گے۔ اگر اثر و رسوخ کی لائن اس جگہ پر بڑی مضبوط ہے جہاں پر کہ وہ قسمت کی لائن سے الحاق کر رہی ہے۔ اور اگر عین اسی وقت آپ عطارد کے ابھار پر ایک واضح شادی کی لائن بھی موجود پاتے ہیں تو آپ شادی کی صحیح تاریخ کا تعین اسی جگہ سے کر سکتے ہیں جہاں پر کہ اثر و رسوخ کی لائن قسمت کی لائن سے مل رہی ہوتی ہے۔ اس قسم کی مزید بیش قیمت معلومات آپ اثر و رسوخ کی لائنوں کے قسمت کی لائنوں کے ساتھ الحاق کی صورتوں کو ملاحظہ کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ جب یہ لائنیں قمر کے ابھار پر سے ہو کر آ رہی ہوں تو یہ ہمیشہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ شادی رومان اور عشق و محبت کے نتیجے میں ہو گی۔ جس شخص کے ہاتھ پر ایسی لائنیں ہوں گی تو اصولی طور پر اس کا رومان یا محبت کی پینگیں دورانِ سفر یا جب وہ گھر سے باہر کسی مقام پر ٹھہرا ہو گا تو وہاں پر پروان چڑھیں گی۔

اگر اثر و رسوخ کی لائن کے اوپر "جزیرہ" واقع ہو گا تو اس شخص کے اثر و رسوخ کا دائرہ خراب ہو گا اور یہ شخص اب یا اس سے قبل کسی سکینڈل میں ملوث ہو گا (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۸، نشان ۸)

اگر قسمت اور مقدر کی لائن کمزور ہے یا الحاق کے بعد غیر یقینی صورت میں نظر آتی ہے تو اس شخص کے لئے شادی کوئی اچھا نتیجہ نہیں لائے گی یا کامیاب شادی ثابت نہیں ہوگی لیکن اس کے برعکس اگر قسمت کی لائن جب کہ اثر و رسوخ کی لائن اس سے الحاق کر رہی ہو، بہتر اور مضبوط نظر آتی ہو تو ایسے شخص کی شادی فائدہ مند ثابت ہوگی اور اگر اس آدمی کے ہاتھ پر سورج کی لائن بھی واضح ہو تو دولت اور طاقت کا اضافہ بھی ہوگا۔

اگر اثر و رسوخ کی لائن قسمت کی لائن کو قطع کرتی ہوئی انگوٹھے کی طرف کو مڑ رہی ہوتی ہے تو ملاپ زیادہ دیرپا یا زیادہ باعث مسرت ثابت نہیں ہوگا۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۸، نشان ۷)

جب اثر و رسوخ کی لائن اور قسمت کی لائن جب کہ وہ ہاتھ پر آگے کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہیں کافی فاصلہ پا جائیں تو شادی کے دونوں فریقوں کے درمیان جوں جوں وقت گزرتا جائے گا، اختلافات بڑھتے جائیں گے۔

اگر اثر و رسوخ کی لائن قسمت کی لائن کے نزدیک تک چلی جاتی ہو مگر اور کچھ دور تک اس کے ساتھ ساتھ چلی جاتی ہو مگر اس سے الحاق نہ کرتی ہو تو جب بھی شادی کی صورت پیدا ہوگی، اس میں زبردست رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔

اگر اثر و رسوخ کی لائن کے آخر پر ایک جزیرہ پیدا ہو جائے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۸ لائن نمبر ۱۰) تو یہ مصیبت اور مایوسی کی نشانی ہوگی اور ذلت و رسوائی پیدا ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے۔

اثر و رسوخ کی لائنیں زہرہ کے ابھار پر

یہ عام قسم کی لائنیں ہوتی ہیں جو کہ زندگی کی لائن کے متوازی چلتی ہیں لیکن وہ مریخ کی لائن یا معاون زندگی کی لائن سے نہیں ملتیں (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۸ لائن ۱۱-۱۱) زہرہ کی اثر و رسوخ کی یہ لائنیں عام طور پر ان اشخاص کے ہاتھوں پر پائی جاتی ہیں جو کہ

"زہرہ کی صفات" کے مالک ہوتے ہیں یا وہ انتہائی جذباتی اور پُرجوش ہوتے ہیں۔ جب آپ کو اس قسم کی بہت ساری لائنیں نظر آئیں تو سمجھ لیں کہ یہ شخص محبت کے بغیر زندہ ہی نہیں رہ سکتا اور بیک وقت کتنے ہی "معاشقوں" میں مبتلا ہو گا۔

اسی طرح اگر ایک اثر و رسوخ کی لائن کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اور اس سے الگ ہو جاتی ہے تو آپ اس کی لمبائی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس شخص کا اثر و رسوخ کب تک قائم رہے گا لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اثر و رسوخ کی یہ لائنیں اتنی اہم یا بامعنی نہیں ہوتیں جتنی کہ خود قسمت کی لائن۔ اس موضوع پر میں نے اپنی بڑی کتاب "زبانِ دست شناسی" پر زیادہ تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔

بچوں ان کی صنف اور ان کی متعلقہ دیگر باتوں

کے نشان دہی کرنے والی لائنیں

بچوں سے تعلق رکھنے والی لائنیں وہ ہوتی ہیں جو کہ شادی کی لائن کے بالکل اُوپر کی طرف عمودی قسم کی اُوپر کو اٹھتی ہوئی بالکل سیدھی لائنیں ہوتی ہیں (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۱۸ نشان ۱۲)

ان لائنوں کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک بہت اچھا پلان یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ کے اس حصے کو انگلیوں کی چوٹیوں سے دبایا جائے اور پھر یہ نوٹ کیا جائے کہ ان چھوٹی لائنوں میں سے کون سی ایسی ہیں جو کہ زیادہ واضح اور صاف ہیں بعض اوقات یہ لائنیں بہت گہری ہوتی ہیں اور اصولی طور پر عورت کے ہاتھ پر مرد کے ہاتھ کی نسبت زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ بعض حالات میں ان لائنوں کے مطالعہ کے لئے محدب شیشہ استعمال کرنا پڑتا ہے۔

چوڑی گہری لائنیں لڑکوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ عمدہ باریک اور تنگ لکیریں

لڑکیوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ جب یہ بالکل سیدھی صورت میں ہوتی ہیں تو یہ صحت منداور توانا بچوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ جب یہ بہت مدھم یا خمدار ہوں تو جن بچوں کے پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے وہ کمزور اور ناتواں ہوتے ہیں۔

اگر آپ یہ دیکھیں کہ ایک چھوٹی لائن جو کہ شادی کی لائن کے اُوپر تک نظر آ رہی ہے۔ اور اس میں ایک جزیرے کا نشان ہے تو ایسا بچہ اپنی اوّلین زندگی میں بہت ہی کمزور اور ناتواں ہوگا۔ لیکن اگر یہ لائن جزیرے کے بعد کا اگلا حصّہ واضح اور صاف ہے تو یہ اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ بچہ بعدازاں پرورش پاکر صحت منداور طاقت ور بن جائے گا۔ لیکن اگر یہ لائن جزیرے پر آکر ٹوٹ جاتی ہے یا ختم ہو جاتی ہے تو اس صورت میں بچہ کبھی پرورش نہیں پائے گا۔

ان لائینوں میں سے جب ایک لائن زیادہ واضح اور امتیازی نظر آتی ہو تو یہ بچہ والدین کو بہت عزیز ہوگا اور دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ کامیاب زندگی کا مالک ہوگا۔

اگر آپ یہ جاننا پسند کریں کہ کسی شخص کے ہاں کتنے بچے پیدا ہوں گے تو ہاتھ کے بیرون ہتھیلی کے کنارے پر آپ کے لیئے ان لائینوں کو گننا ضروری ہوگا۔

ایک ایسا شخص جس کے ہاتھ پر زہرہ کا ابھار چپٹا ہو اور بڑے ناقص طور پر ڈویلپ ہوا ہو تو اس شخص کے ہاں بچے بالکل پیدا نہیں ہوں گے اور یہ صورت اور بھی یقینی ہو جاتی ہے جب کہ ہاتھ کی کلائی پر پہلی چوڑی (بریکیٹ) ہتھیلی کے اندر یا ہتھیلی کے باہر اُوپر کی طرف ایک کمان کی صورت اٹھتی ہوئی معلوم ہو۔

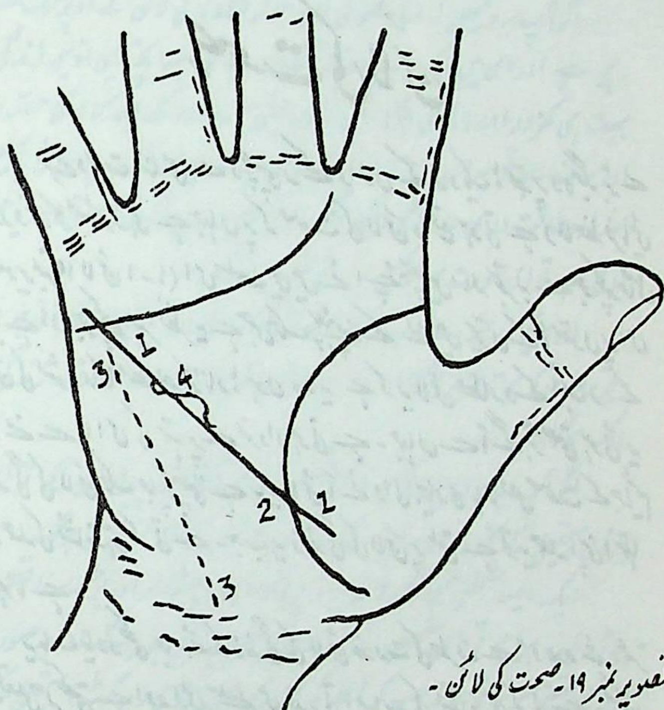
باب — ۷

صحت کی لائن

فنِ دست شناسی سے دلچسپی رکھنے والوں کے نزدیک ہاتھ پر وہ جگہ بڑے غور و فکر کا مسئلہ رہی ہے جہاں پر کہ صحت کی لائن واقع ہوتی ہے (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۹ لائن ۱-۱) اس سلسلے میں میں نے اپنے پچیس سالہ تجربہ سے جو کچھ حاصل کیا ہے اور جو کچھ میرا نظریہ ہے جس تک پہنچنے کے لیے میں بچوں کے ہاتھوں پر اس لائن کی نشوونما کا مطالعہ کرتا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ لائن عطارد کے ابھار کے سامنے سے یا اس کی تہہ پر سے نمودار ہوتی ہے۔ جہاں سے آگے بڑھتی ہوئی یہ زندگی کی لائن تک جا پہنچتی ہے۔ یہ لائن آنے والی بیماری یا ناقص صحت کے جراثیم کے حملہ کی نشاندہی کرتی ہے۔ جب یہ زندگی کی لائن پر ملتی ہے تو یہ حملہ اپنی انتہا پر ہوتا ہے۔

یہ بات یاد رکھی جائے کہ زندگی کی لائن قدرت کی طرف سے "وعدہ شدہ عمر" سے تعلق رکھتی ہے اور اس سلسلے میں قدرتی اسباب کی نشاندہی کرتی ہے۔ لیکن صحت کی لائن یہ ظاہر کرتی ہے کہ زندگی جسمانی لحاظ سے کس طرح گزرے گی۔ جہاں پر یہ دونوں لائنیں ملتی ہیں اگر مقامِ اتصال پر ایک بھی اتنی ہی مضبوط ہے جتنی کہ دوسری تو ملاپ کا یہ وقت موت کے وقوع پذیر ہونے کا پتہ دیتا ہے خواہ زندگی کی لائن اس مقامِ اتصال سے آگے ہی کیوں نہ بڑھ رہی ہو اور لمبائی میں زیادہ ہی کیوں نہ

دکھائی دیتی ہو۔ (ملاحظہ فرمائیے۔ تصویر نمبر ۱۹۔ نشان ۲)
عطارد کی لائن یا صحت کی لائن اعصابی نظام سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ عطارد یعنی ارادے اور عمل کا بھی اظہار کرتی ہے۔ یہ لاشعور میں چھپی ہوئی باتوں کو فرضی



تصویر نمبر ۱۹۔ صحت کی لائن۔

طور پر جاننے کی طاقت کی ترجمانی کرتی ہے اور چھوٹی عمر میں کبھی اعصابی نظام کی قوت مدافعت کی نشان دہی کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ قوتِ مدافعت کب تک قائم رہے گی اور کب یہ ختم ہو جائے گی۔ اور نتیجتاً بہت سال قبل از وقت

ہی ان باتوں کو آشکار کر دے گی۔ صحت کی لائن ہاتھ کی لائینوں میں سے وہ لائن ہے جس میں کہ تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ یہ لائن ایک قسم کا زندگی کا تھرمامیٹر ہے جو اس کے ٹمپریچر کے کم یا زیادہ ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ مخفی لائن زندگی کے اوّلین سالوں کے دوران گہری اور پریشان کن ہوتی ہے اور جب جسم زیادہ صحت مند اور طاقت والا بنتا ہے تو یہ مکمل طور پر مدھم ہوتی ہے۔

مزید ایک قابل غور بات یہ ہے کہ میں نے اس لائن کو اکثر نفع یا نقصان کو نسبتاً کم اور زیادہ قبل از وقت ظاہر کرنے والی پایا ہے۔ خصوصاً اس سے اعصابی نظام کے کمزور یا مضبوط ہونے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

اس لائن کے متعلق ایک اور بھی قابل ذکر بات ہے کہ کسی ہاتھ پر اس لائن کا موجود نہ ہونا زیادہ شاندار صحت مند ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔ اس صورت میں یہ آدمی مضبوط، توانا، جسیم اور صحت مند اعصابی نظام کا مالک ہوتا ہے۔

اگر ایک ہاتھ پر صحت کی لائن موجود ہے تو اس کی بہتر صورت یہ سمجھی جائے گی کہ ہاتھ کے نیچے سیدھی واقع ہو اور زندگی کی لائن سے ملاپ نہ کرے (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۹ لائن ۴-۴) یہ لائن ہاتھ کو کراس کرتی ہوئی نظر آئے اور زندگی کی لائن سے مل رہی ہو تو یہ بتلاتی ہے کہ یہ شخص کسی بیماری کا شکار ہے جو اس کی صحت کو تباہ کر رہی ہے۔

اگر یہ لائن نمودار ہوتی ہو اور دل کی لائن کی یہ ایک برانچ معلوم ہوتی ہو اور اگر یہ دونوں لائنیں ظاہرا طور پر چوڑی ہوں اور یہ دونوں ہتھیلی پر زندگی کی لائن کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہوئے پھیلتی ہوں تو یہ لازمی طور پر کمزوری اور دل کی بیماری کو ظاہر کرتی ہیں۔

صحت کی لائن جب بیماری کو ظاہر کرتی ہے اس کی تصدیق ناخنوں سے بھی

ہوتی ہے۔ جب انگلی کے ناخن چھوٹے ہوں اور گول ہوں اور صحت کی لائن مضبوط اور واضح ہو تو اس بات کی یقینی نشان دہی ہوتی ہے کہ دل کے کمزور اعصابی نظام کو خطرہ درپیش ہے۔

جب ناخن لمبے ہوں اور بادام کی شکل کے ہوں تو جسم میں کمزوری وارد ہونے اور پھیپھڑوں کی قوت کے کمزور ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جب ناخنوں کی صورت یہ ہو مگر صحت کی لائن کے اوپر کے حصے میں جزیرے ہوں (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۹ نشان ۴) تو پھیپھڑوں کے مدقوق ہونے کے بعد دق اور سل زندگی کا روگ بن جاتے ہیں۔

جب ناخن بہت چوڑے اور ہموار قسم کے ہوں اور خاص طور پر انڈا نما شکل کے ہوں (ملاحظہ فرمایئے کتاب کے حصہ دوم میں تصویر نمبر ۵) اور صحت کی لائن بھی خاصی گہری ہو تو رعشہ، لقوہ یا جھولے کا خطرہ منڈلا رہا ہوتا ہے اور بدترین قسم کی اعصابی بیماریاں وارد ہونے کے لئے تیار بیٹھی ہوتی ہیں۔

جب یہ لائن چھوٹے چھوٹے نقطوں کی صورت میں بہت سُرخ نظر آتی ہے خصوصاً اس وقت جب کہ اسے دبایا جائے یا مروڑا جائے تو نزلہ، زکام اور بخار کی نشاندہی ہوتی ہے۔ جب اس لائن کو بل دیا جائے یا مروڑا جائے اور یہ بے ترتیب نظر آئے اور رنگت میں زرد معلوم ہو تو صفراوی اور معدے کی بیماریوں سے انسانی جسم کو نقصان پہنچتا ہے۔

جب ہم اس لائن کو بھاری بھرکم پائیں گے اور یہ دل اور دماغ کی لائنوں سے مل رہی ہوگی تو اس سے ذہنی بیماریوں کی نشاندہی ہوگی۔ خاص طور پر اس وقت جب کہ دماغ کی لائن پر جزیرے پائے جائیں۔

اگر صحت کی لائن ہاتھ کے نیچے کی طرف سیدھی چلی جاتی ہو لیکن زندگی کی لائن

سے الحاق نہ کرتی ہو تو یہ پتہ دیتی ہے کہ اگرچہ جسمانی ساخت تو کچھ زیادہ مضبوط نہیں ہوگی لیکن بیماری کی مدافعت کرنے کے لئے جسم کے اندر زائد قوت ضرور موجود ہوگی۔

صحت کی لائن کے مطالعہ کے بارے میں یہ بات ضرور مدنظر رکھیں کہ اس کے ساتھ ہاتھ کی دوسری لائنوں کو بہر صورت پیش نظر رکھنا ہوتا ہے۔ خاص طور پر زندگی کی لائن اور صحت کی لائن تو اس سلسلے کی بڑی ہی ضروری کڑی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب زندگی کی لائن زنجیر نما اور کمزور نظر آتی ہے تو صحت کی لائن قدرتی طور پر کمزور صحت اور بیماری میں اضافے کے خطرے کی نشان دہی کرتی ہے۔ اور جب صحت کی لائن اس حالت میں پائی جائے کہ دماغ کی لائن چھوٹے چھوٹے جزیروں سے بھرپور نظر آئے یا زنجیر کی صورت ہو تو شدید سر درد اور ذہنی تکالیف وارد ہونے کے امکانات روشن ہوتے ہیں۔

اس لائن کے مطالعہ میں آپ کے لئے ضروری بات یہ ہوگی کہ آپ جس آدمی کے ہاتھ کا مطالعہ کر رہے ہیں، آپ اسے قبل از وقت صحت کی خرابی یا بیماری سے آگاہ کر دیں، بے شک وہ شخص اس تنبیہ کو قبول کرے یا نہ کرے۔ آپ کا فرض اُسے آگاہ کرنا ہے۔ اگر وہ آپ کی وارننگ کو قبول کر لیتا ہے تو وہ آنے والی بیماری کے تدارک کی تدابیر بھی سوچ سکتا ہے۔ اور اس سے بچ بھی سکتا ہے۔ اگرچہ میرا تجربہ یہ ہے کہ ایسے لوگ کسی قسم کی پیشگی اطلاع کو خاطر میں نہیں لاتے۔ لیکن پھر بھی آپ پر فرض ہوگا کہ آپ انہیں بیماری کے متعلق قبل از وقت آگاہ کر دیں۔ ہماری زندگی میں خطرے سے بچنے کے کتنے ہی واضح احکامات موجود ہوتے ہیں یا ان سے بچنے کے لئے تنبیہ کی جاتی ہے مگر انسانی فطرت ایسی ہے کہ یا تو وہ اتنی اندھی ہوتی ہے یا اتنی پُر اعتماد ہوتی ہے کہ وہ خطرے کا احساس اس وقت تک نہیں کرتی جب تک کہ یہ اس کے سر پر آن وارد نہ ہو۔

باب — ۸

ہاتھ پر چھوٹی لائنیں اور نشانات

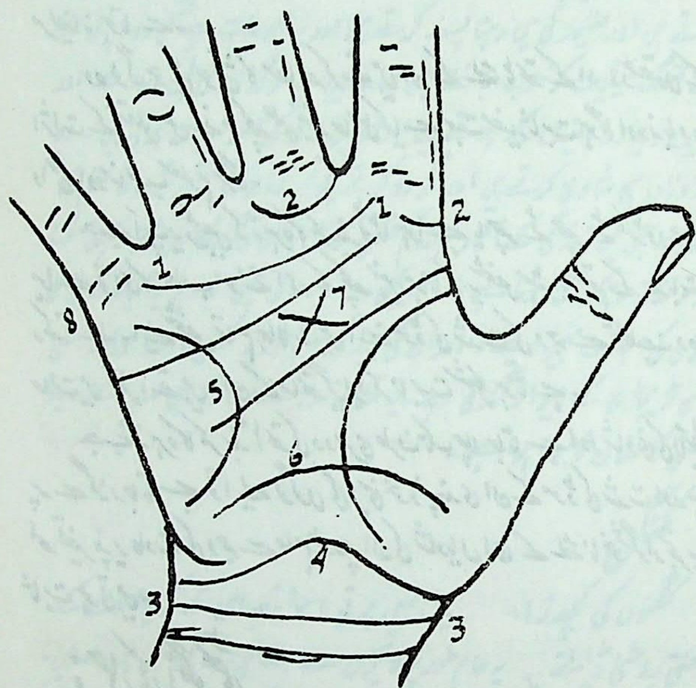
مندرجہ ذیل نشانات بہت ساری چھوٹی لائینوں کے درمیان امتیاز کیے جاتے ہیں اور عموماً یہ بڑی اہمیت کے مالک ہوتے ہیں اور زندگی میں بڑا گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

زہرہ کا کمر بند

زہرہ کا کمر بند نیم دائرے کی شکل رکھتا ہے۔ بعض اوقات یہ ثابت یا کئی دفعہ ٹوٹی ہوئی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ یہ پہلی انگلی کی تہہ تک چلا جاتا ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۲۰ لائن ۱-۱) میرے تجربے میں اس نشان کے متعلق وہ مجموعی شہوت پرستی اور نفس پرستی نظر نہیں آئی جس کا اظہار دوسرے مصنفین نے اکثر کیا ہے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہاتھ و ماغ کی لائن کے ذریعے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک اُوپر کا نصف عرض اور ایک نیچے کا نصف عرض۔ ہتھیلی کا نچلا حصہ جسمانی بناوٹ یا حیوانی عادات سے تعلق رکھتا ہے اور اُوپر کا حصہ فہم و فراست اور عقل و دانش سے متعلق ہوتا ہے۔ اس ترتیب کے پیش نظر یہی اندازہ لگانا زیادہ مناسب ہوگا کہ زیر غور نشان یعنی زہرہ کا کمر بند زیادہ تر زہرہ کی صفات یعنی ذہنی فکر و دانش سے تعلق رکھتا ہے۔

جن اشخاص کے ہاتھ پر میں نے یہ نشان پایا ہے میں نے ہمیشہ ہی یہ دیکھا ہے

کہ وہ شخص جسمانی عیاشی کی بجائے ذہنی عیاشی کے زیادہ دلدادہ پائے گئے۔ ایسے لوگ جنسی کے موضوع پر کتابیں لکھنا یا پڑھنا پسند کرتے ہیں لیکن وہ اپنے خیالات یا بدنی لذت کے منصوبوں کو زیر عمل لانے کی طرف رجوع نہیں رکھتے۔ کم از کم ان کی اپنی زندگیوں کے



تصویر نمبر ۲۔ زہرہ کا کمربند۔ زحل کی انگوٹھی۔ تین کنگن۔ روحانیت کی لائن۔
اور نفسانی خواہشات کا نشان۔

متعلق تو یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ ذہنی طور پر تو وہ "جنس" سے پوری طرح لطف اٹھاتے

ہیں لیکن عملی طور پر "جنس" کو اپنانے کے لئے وہ نہ تو پریشان ہوتے ہیں اور نہ ہی بے وقوفانہ حرکتیں کرتے ہیں۔ بہر حال یہ بات ضرور ہے کہ اس نشان کے ساتھ جو صفات وابستہ ہیں وہ اور بھی شدت اختیار کر جاتی ہیں جب کہ یہ کمر بند زحل کے ابھار سے عطارد کے ابھار تک پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ "جنس" کے معاملے میں ان لوگوں کا رویہ غیر صحت مندانہ اور مریضانہ ہوتا ہے۔

وہ لوگ جو علمِ جوتش کا مطالعہ کرتے ہیں ان کے لیئے ہاتھ کے ان دو حصوں کے اثرات کے متعلق میں نے جو کچھ علمی نتیجہ حاصل کیا ہے بہت مفید ثابت ہوگا اور زیادہ واضح اور مناسب معلوم ہوگا۔

جب آپ یہ دیکھیں کہ زہرہ کا کمر بند ٹوٹا ہوا ہے یا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ٹبا ہوا ہے تو اس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں ہوتا کہ یہ شخص ہسٹریا قسم کے جذبات رکھتا ہے۔ ایسے شخص تمام حالات میں اپنے موڈ کی شدت کی وجہ سے تکلیف دہ حالت میں نظر آتے ہیں۔ ان کے ساتھ گزارا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

جب "زہرہ کا کمر بند" ہاتھ کی دوسری طرف تک چلا جاتا ہے اور شادی کی لائینوں پر سے گزر جاتا ہے تو ایسے لوگوں کی اپنی خود پسندی ان کے موڈ کی شدت اور ہر لمحہ تغیر پذیر عادت کی وجہ سے عام طور پر ان کی شادیاں ان کے لئے ناخوشگوار تجربہ ثابت ہوتی ہیں۔

زحل کی انگوٹھی

وہ جسے زحل کی انگوٹھی کہتے ہیں۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲۰ نشان ۲) بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے اور یہ نشان کوئی اچھا نشان بھی نہیں ہے۔ یہ بھی نیم دائرہ کی شکل میں ہوتی ہے۔ لیکن یہ زحل کے ابھار کے اردگرد ہوتی ہے۔ اپنی ساری زندگی

اور تجربے میں میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ جس کے ہاتھ پر نشان ہوا اور اُس نے زندگی میں کامیابی حاصل کی ہو یا اپنی زندگی میں کسی مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب رہا ہو۔ ایسے لوگ عام طور پر اپنے ساتھیوں سے عجیب و غریب حالات میں اور غیر معمولی طریق سے کٹے کٹے سے اور الگ تھلگ نظر آتے ہیں۔ یہ تنہائی پسند ہوتے ہیں اور علیحدگی میں رہنا پسند کرتے ہیں اور یہ بھی بات ہے کہ وہ اپنی ایسی الگ تھلگ حیثیت کو معیوب جانتے بھی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اداس طبع، روکھے اور رنجیدہ و بیمار ذہنیت کے ہوتے ہیں اور ان میں زحل کی خصوصیات ہوتی ہیں۔ وہ شاذ و نادر ہی شادی کرتے ہیں اور اگر وہ کرتے بھی ہیں تو ان کا مستقبل مُردہ نما قسم کا ہوتا ہے جس میں زندگی کے آثار بہت کم نظر آتے ہیں۔ ان لوگوں کا طرز عمل انتہائی سخت اور خوفناک حد تک تلخ ہوتا ہے اور کسی بھی دوسرے کو اپنی تجاویز یا خیالات میں دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتے۔ اور ان کی زندگی عام طور پر تکلیف دہ ماحول، مفلسی یا کسی بھی طرح بدحالی کے زیر اثر گزرتی ہے۔ یہ نشان سارے نشانوں میں سب سے زیادہ بدقسمتی کا نشان ثابت ہوا ہے۔

کنگن

کنگنوں کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں ہوتی ماسوائے اس کے کہ یہ صحت کے متعلق روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ عام طور پر لائنوں سے بنے ہوئے تین کنگن ہوتے ہیں۔ اور کلائی کے اردگرد نظر آتے ہیں (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲۰ لائن ۲-۳-۴) یونانی انہیں صحت کے کنگن کہتے ہیں اور ان کو دولت اور مسرت سے منسوب کرتے ہیں۔

یہ بات کم دیکھنے میں آئی ہے کہ یہ کنگن اکٹھے ملے ہوئے پائے جائیں۔ تجربہ میں آیا ہے کہ تینوں ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ یونان کی قدیم روایات

کے مطابق کلائی کے ساتھ پہلے کنگن کو انتہائی شاندار نشان سمجھا جاتا ہے اور جو صحت اور تندرستی کی شاندار ترجمانی کرتا ہے۔

یونان کے زمانہ قدیم میں ایک وقت ایسا تھا جب کہ تمام عورتیں شادی سے پہلے معبد خانوں میں پادریوں کے پاس جاتی تھیں کہ شادی سے پہلے ان کے ہاتھوں کا مطالعہ کیا جائے۔ اگر پادری یہ دیکھتا تھا کہ کلائی پہ پہلا کنگن اپنی جگہ پر نہیں ہے اور ہاتھ کے اوپر ایک کمان کی صورت نظر آتا ہے تو وہ عورت کو اجازت نہیں دیتا تھا کہ وہ کسی حالت میں بھی شادی کرے۔ اس کے پیچھے یہ خیال کارفرما ہوتا تھا۔ کہ اس میں کوئی ایسی اندرونی خرابی موجود ہے جس کی بناپر وہ بچے نہیں پیدا کر سکے گی۔ چنانچہ ایسی عورتوں کو معبد خانوں میں "مستقل کنواریاں" کہا جاتا تھا۔ شاید پرانے زمانے کا یونانی پادری اپنے اس خیال میں درست تھا۔ کیونکہ اگر یہ پہلا کنگن ہاتھ پر ایک کمان کی صورت میں موجود ہو تو مرد یا عورت اندرونی طور پر کمزور و نحیف ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جنسی معاملات میں ان کی قوت معدوم ہوتی ہے۔

رُوحانیت کی لائن

رُوحانیت کی لائن (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۲۰ لائن ۵) بہت کم پائی جاتی ہے اور جب بھی آپ اسے پائیں گے تو یہ فلسفیانہ ہاتھ یا مخروطی ہاتھ یا منطقی اور مذہبی روحانی ہاتھ کے اوپر ہی ملے گی۔ لیکن بعض اوقات سیپ نما ہاتھوں میں نمودار ہوتی ہے۔ اس لائن کے مالک غیر معمولی طور پر انتہائی اعصابی مضبوط قسم کے اور حساس مزاج رکھنے والے رکھتے ہیں۔ ان میں پیشین گوئی کرنے والے یا الہامی عظمت رکھنے والے یا مجذوبی کیفیت میں رہنے والے مذہبی اور پرہیزگار لوگ شامل ہوتے ہیں جن کی خوابیں بالکل صحیح اور درست اور سچے واقعات کا مرقع ہوتی ہیں جو کہ قبل از وقت کسی بھی واقعہ

کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ان کی روحانی قوت میں یہ بتانے کی اہلیت موجود ہوتی ہے کہ اب کیا پیش آنے والا ہے یا آئندہ کیا ہوگا۔ لیکن اپنی گفتگو یا اپنی تحریر میں وہ اپنے آپ کو شاذونادر ہی ظاہر کرتے ہیں۔

یہ لائن کم و بیش ایک نیم دائرے کی شکل میں ہوتی ہے اور عطارد کے ابھار کے سامنے سے قمر کے ابھار تک ہوتی ہے۔ یا یہ صرف قمر کے ابھار پر ہی پائی جاتی ہے اس لائن کو صحت کی لائن کے ساتھ خلط ملط نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایک الگ لائن ہے جس کی اپنی الگ عظمت ہے۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ اکثر یہ لائن مرد کی نسبت عورت کے ہاتھ پر ملتی ہے گو میں نے خود اپنی زندگی میں اس لائن کو بہت سارے مردوں کے ہاتھوں پر غیر معمولی طور پر بڑی ہی واضح صورت میں پایا ہے۔ بہرحال دونوں صورتوں میں اس لائن کا مالک اپنے اندر بڑی شاندار اور عظیم قوتوں کا مالک ہوتا ہے۔ اس میں غیر معمولی قابلیت موجود ہوتی ہے۔ قدرت نے اسے علوم مخفی کے خزانوں سے بھی نوازا ہوتا ہے۔ جن میں وہ دنیاوی علوم بھی شامل ہیں جن پر کہ وہ معمولی طور پر بھی کوئی دسترس نہیں رکھتے مگر قدرتی عطیئے کے طور پر وہ ان پر بڑی واضح اور حقیقی دسترس رکھتے نظر آتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں میں ایک اور بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ ان کے اندر مخفی قوت اظہار کا ایک خاص وقت ہوتا ہے اور ایسے وقت میں ان پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اگرچہ وہ تعلیم سے عاری ہوتے ہیں مگر جب ان پر جذبی کیفیت طاری ہوتی ہے تو وہ انتہائی شاندار سلیقے کے ساتھ بڑے ہی پیچیدہ مسائل کو بیان کرنے پر قادر ہوتے ہیں۔ اگر ان سے یہ پوچھا جائے کہ آپ نے یہ علم کہاں سے حاصل کیا تھا تو وہ یہی جواب دیتے ہیں کہ یہ اس خاص کیفیت میں انہیں حاصل ہوتا ہے جو ان پر قدرتی طور پر کبھی کبھار طاری ہوتی ہے۔

ایک آدمی کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں جسے خوابوں کے ذریعے مستقبل میں ہونے والے واقعات کا قبل از وقت علم ہو جاتا تھا اور وہ کئی لوگوں کو ان کے ساتھ پیش آنے والے حادثوں سے کئی ہفتے یا مہینے پہلے ہی مطلع کر دیتا تھا اور اس کی تنبیہ نے کئی آدمیوں کی جان بچائی۔

ایک اور بات بھی میرا حیرت انگیز مشاہدہ ہے کہ ایسے لوگ جن کو اس فشاندار اور عظیم علم سے قدرت نے نوازا ہوتا ہے۔ ان سے یہ صفت اس وقت فوراً چھین لی جاتی ہے جونہی کہ وہ شراب نوشی یا گناہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

نفس پرستی اور عیاشی کا نشان

یہ بھی ایک عجیب و غریب نشان ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲۰ الائن نمبر ۶) جو کم و بیش ایک نیم دائرے کی صورت ہی رکھتا ہے۔ لیکن یہ قمر کے ابھار سے شروع ہو کر زہرہ کے ابھار تک ہوتا ہے یا یہ قمر کے ابھار کے نچلے حصے سے کلائی کی طرف موجود ہوتا ہے۔

پہلی صورت میں یہ ناقابل بیان نفس پرستی اور شہوت پرستی کی نشاندہی کرتا ہے اور جہاں یہ زندگی کی لائن کو قطع کرتا ہے وہاں موت کی نشاندہی ہوتی ہے اور یہ موت بھی آوارگی، اوباشی اور عیاشی کی وجہ سے ہی واقع ہوگی۔

دوسری صورت میں جب کہ یہ لائن قمر کے ابھار سے چلتی ہوئی کلائی کے قریب تک پہنچ جاتی ہے تو یہ شہوانی خوابوں، عیاشی کی خواہشات اور تصورات کی ترجمانی کرتی ہے۔

مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں یہ لوگ عام طور پر شراب نوشی، افیم اور مارفیہ کے عادی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ نرم اور ملائم ہاتھ رکھتے ہیں۔ مگر جب یہ ایسے لوگ ہوں جن کے ہاتھ سخت ہوتے ہیں تو یہ ہمیشہ ہی شراب کے نشے میں چور اپنے آپ

سے بے نیاز نالیوں، گلیوں اور بازاروں میں گرے ہوئے ملتے ہیں۔

اگر دل کی لائن کمزور نظر آتی ہو، جزیروں سے بھرپور ہو۔ قمر کے ابھار کی طرف نیچے کو جارہی ہو تو پاگل پنے کی کیفیت یا خطرناک حد تک بگڑی حالت جلد یا بدیر سارے مستقبل اور کیریکٹر کو تباہ کر کے رکھ دے گی۔

وہ نشان جسے ہم "مخفی نشان" کے نام سے پکارتے ہیں (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۲۰ نشان ۷) ہاتھ کے چوگوشے کے اندر یعنی دل کی لائن یا دماغ کی لائن کے درمیان پایا جاتا ہے۔ یہ عموماً ہاتھ کے اس حصے کے درمیان میں پایا جاتا ہے لیکن یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ چوگوشے کے اندر ایک لائن یا دوسری لائن کے ساتھ پایا جائے۔ یہ نشان قدرت کی طرف سے مخفی اور پوشیدہ قوتوں کا شاندار تحفہ شمار ہوتا ہے۔ جب یہ مشتری کے قریب تر ہو تو اس کی قدرتی صفات اس نشان کے مالک کی ذاتی وجاہت اور شوکت کے اظہار یا اس کی خواہشات کی شاندار تکمیل کی ترجمانی کرتا ہے جب یہ چوگوشے کے اندر درمیان میں ہوتا ہے یعنی قسمت کی لائن کے آرپار یا زحل کے ابھار کے عین نیچے ہوتا ہے تو اس کی صفات دینی عظمت کے اثر و رسوخ کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں جو کہ اس شخص کے مستقبل کو شاندار بنانے میں بڑا ہی قابل قدر رول ادا کرتی ہیں اور عین ممکن ہوتا ہے کہ ایسا شخص اُسے پیشے کے طور پر اختیار کرے اور اس سلسلے میں اپنی قدرتی مخفی اور پوشیدہ قوتوں کی وارداتوں کو کتابوں کی شکل میں ظاہر کرے۔

جب یہ نشان چوگوشے میں نیچے کو یعنی قمر کے ابھار کے نزدیک تر ہوتا ہے تو اس کا مالک باطل پرست اور ضعیف الاعتقاد قسم کے علومِ مخفی کا اظہار کرتا ہے یعنی وہ جعلی قسم کا مذہبی شخص بن بیٹھتا ہے۔ ایسا شخص لوگوں کو اپنی خفیہ قوتوں کے اثر و رسوخ سے مرعوب کر کے کامیابی کا راستہ نکالتا ہے اور عموماً بڑے خوبصورت

انداز میں ساحرانہ شاعری کے ذریعے پیغمبرانہ طرزِ خطاب اختیار کرتا ہے۔

سلیمانؑ کی انگوٹھی

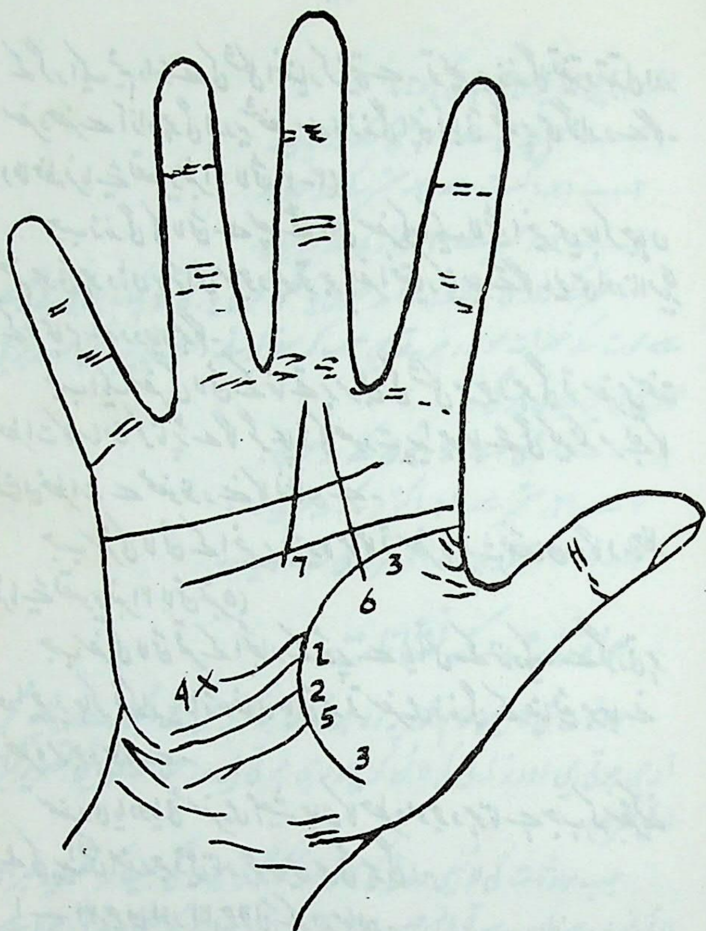
سلیمانؑ کی انگوٹھی مخفی اور پوشیدہ علوم کا ایک حیرت انگیز نشان ہے۔ اس نشان سے منسوب قدرتی مخفی طاقتیں اغلباً مشتری کی صفات کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ نشان رکھنے والا ایک طاقت ور آقا ہوتا ہے اور لوگ اس کے زیرِ اثر ہوتے ہیں۔ (اس نشان کو ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۲۰ نشان نمبر ۸)

زمینی اور سمندری سفر کی لائنیں

یہ چھوٹی چھوٹی لائنیں ہوتی ہیں جو کہ زندگی کی لائن سے پھوٹتی ہیں اور قمر کے ابھار کی طرف جھکی ہوتی ہیں۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲۱ لائن ۲) جب سفر کی یہ عمدہ لائنیں زندگی کی لائن پر پائی جاتی ہیں ــــ سفر جس عمر کے حصے میں کرنا ہوگا اس کا نقشہ آپ کو اگلے صفحات میں تصویر نمبر ۲۶ میں ملے گا ــــ اس نقشے سے آپ بالکل صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سفر کب پیش آئے گا۔

جب زندگی کی لائن بذاتِ خود ان لائنوں کو تقسیم کر دیتی ہے اور ان کی ایک شاخ قمر کے ابھار پر ہوتی ہے یا اس کی طرف جھکتی ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲۱ لائن ۱) تو یہ ظاہر کرتی ہے کہ ساری زندگی میں تغیر رونما ہوتا رہے گا۔ اور عمر سفر میں گزرے گی۔ اس صورت میں سفر کا قبل از وقت صحیح تعین کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اگر زندگی کی لائن ظاہرا طور پر اپنی عام راہ سے ہٹ جاتی ہے اور قمر کے ابھار پر سے گزرتی ہے تو زندگی مسلسل سفر ہی میں گزرے گی اور ایسا شخص کسی مستقل جگہ پر قیام نہیں کرے گا اور اس کی زندگی کا خاتمہ اس کی جائے پیدائش سے بہت دور ہوگا۔

اگر زندگی کی لائن کی کوئی اور لائن نہ ہو یعنی کوئی ایسی برانچ لائن نہ ہو جو اس



تصویر نمبر ۲۱ - زمینی اور سمندری سفر کی لائنیں ،خطرات کی لائنیں اور ابھاروں
پر سے نمودار ہونے والی لائنیں ۔

سے پھوٹ کر مخالف سمت کو جاتی ہو لیکن ایک ایسی لائن ہو جو کہ زہرہ کے ابھار

کے گرد ایک نیم دائرے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ تو پھر یہ زندگی تغیر و تبدل اور سفر و حضر سے آزاد ہو گی اور یہ شخص ساری زندگی اپنی آبائی جگہ پر ہی گزار دے گا۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۲ لائن ۲-۳)

جب زندگی کی لائن سے پھوٹنے والی سفر کی ایک لائن اخیر میں جا کر جہاں ختم ہوتی ہو وہاں پر کراس موجود ہو تو جو سفر اختیار کیا جائے گا مایوسی اور ناکامی کے انجام سے دوچار ہو گا۔

جب ایک سفر کی لائن کے خاتمے پر مربع کی شکل موجود ہو گی تو سفر میں سخت خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا مگر بچاؤ کی صورت پیدا ہو جائے گی کیونکہ مربعے کا نشان خطرات سے محفوظ رہنے کا نشان ہے۔

جب سفر کی لائن کے اخیر پر جزیرہ ہو گا تو سفر باعث نقصان ہو گا (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۱۲ لائن نمبر ۵)

جب سفر کی لائن قمر کے ابھار کے اُوپر سے یا اس کے نزدیک سے گزرتی ہو اور اخیر پر جا کر نوکدار یا دائرہ نما بن جاتی ہو تو سفر میں زندگی کے ضائع ہو جانے کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔

سمندری یا دریائی سفر میں ہمیشہ جان کا خطرہ موجود ہوتا ہے جب کہ سفر کرنے والے کی پیدائش مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہوئی ہو گی :-

۱ — ۲۱ جون اور ۲۱ جولائی کے درمیان۔

۲ — ۲۱ اکتوبر اور ۲۱ نومبر کے درمیان۔

۳ — ۲۱ فروری اور ۲۱ مارچ کے درمیان۔

ریل گاڑی یا لاری کے سفر کے دوران ریل گاڑیوں یا لاریوں کے آپس میں ٹکرانے یا دیگر حادثات کی صورت میں جان کا خطرہ رہتا ہے جب کہ سفر کرنے والے کی پیدائش

مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہوئی ہو:۔

۱۔۔۔ ۲۱۔اپریل سے ۲۱۔مئی کے درمیان۔

۲۔۔۔ ۲۱۔اگست سے ۲۱۔ستمبر کے درمیان۔

۳۔۔۔ ۲۱۔دسمبر سے ۲۱۔جنوری کے درمیان۔

سفر کے دوران طوفانوں، آندھیوں یا گھن گرج یا بجلی کی چمک یا بجلی کے گرنے سے موت کے خطرات موجود ہوتے ہیں جب کہ سفر کرنے والے کی پیدائش مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہوئی ہوگی۔

۱۔۔۔ ۲۱۔مئی سے ۲۱۔جون کے درمیان۔

۲۔۔۔ ۲۱۔ستمبر سے ۲۱۔اکتوبر کے درمیان۔

۳۔۔۔ ۲۱۔جنوری سے ۲۱۔فروری کے درمیان۔

حادثات کے نشانات

حادثات کی لائنیں عام طور پر وہ ہوتی ہیں جو کہ زحل کے ابھار سے نیچے کو آرہی ہوتی ہیں اور زندگی کی لائن کو چھو رہی ہوتی ہیں۔ (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۲۱ لائن نمبر ۶)

جب حادثات کی لائنیں دماغ کی لائن پر آکر گرتی ہوں گی جیسا کہ تصویر نمبر ۲۱ لائن نمبر ۷ سے ظاہر ہے تو اس صورت میں بذات خود دماغ کو خطرہ لاحق ہوتا ہے اوپر سے نیچے کو گرتی ہوئی لائنیں وہ ہوتی ہیں جو کہ ابھار پر کافی موٹی معلوم ہوتی ہیں اور جب وہ نیچے آتی ہیں تو گاؤدم کی صورت معلوم ہوتی ہیں۔

اب ہم جزیرے، دائرے، دھبے اور لائنوں کے جھنڈے کے نشانات پر بحث کرتے ہیں۔

جزیرہ، دائرہ، دھبّہ اور لائنوں کا جھنڈ کے نشانات

جزیرہ: ۔ جزیرہ کبھی بھی اچھا نشان نہیں سمجھا جاتا۔ اس کی کوئی صورت یا شکل کیوں نہ ہو۔ جس لائن یا اُبھار پر یہ واقعہ ہوگا، اس کی وجہ سے اس کی اہمیت میں فرق پڑ جائے گا۔ جب جزیرہ زندگی کی لائن پر پایا جائے گا جیسا کہ تصویر نمبر ۲۲ میں آپ نشان نمبر ۱ کو دیکھ رہے ہیں تو عمر کے جس حصّہ پر یہ ہوگا اس حصّے میں بیماری اور کمزوری صحت کی نشاندہی کرے گا۔

جب کبھی آپ دماغ کی لائن پر جزیرے کا نشان پائیں گے جیسا کہ تصویر نمبر ۲۲ میں آپ نشان نمبر ۲ کو دیکھ رہے ہیں تو دماغ کی کمزوری اور دماغ کی بیماری کا خطرہ موجود ہوگا۔

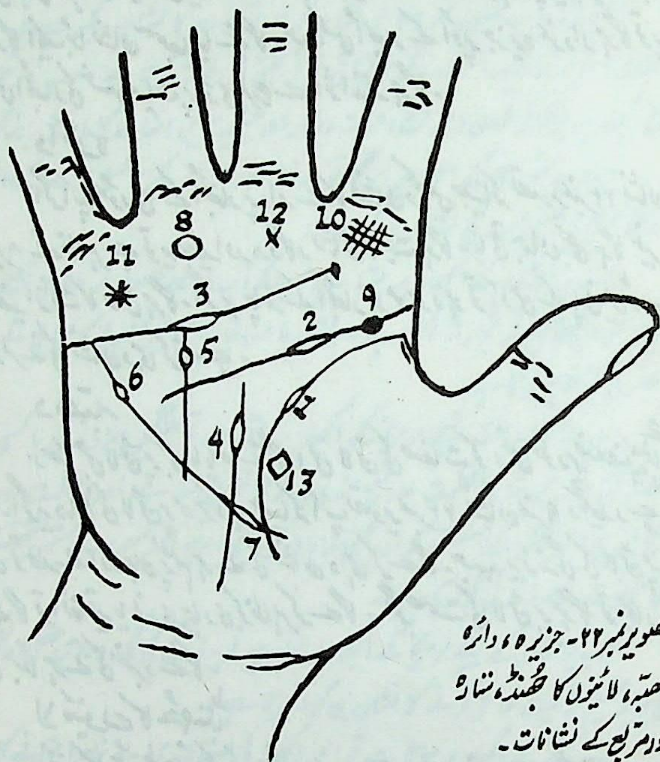
جب جزیرے کا نشان دل کی لائن پر ملے جیسا کہ تصویر نمبر ۲۲ میں نشان نمبر ۳ سے ظاہر ہے اور خاص طور پر جب کہ یہ سورج کے اُبھار کے نیچے ہوگا تو سمجھ لیں کہ اس کا مالک دل کی کمزوری کا شکار ہوگا۔

جب یہ قسمت کی لائن پر پایا جائے گا جیسا کہ تصویر نمبر ۲۲ میں نشان نمبر ۴ میں نظر آرہا ہے تو دنیاوی معاملات میں زبردست نقصانات اور پریشانیوں کا موجب بنے گا۔

جب یہ سورج کی لائن پر موجود ہوگا جیسا کہ تصویر نمبر ۲۲ نشان نمبر ۵ ہے تو کسی سکینڈل کی وجہ سے حیثیت اور عزت کو سخت دھکا لگے گا۔

جب یہ صحت کی لائن پر نظر آئے جیسا کہ آپ تصویر نمبر ۲۲ نشان نمبر ۶ کو دیکھتے ہیں تو یہ خطرناک قسم کی بیماری کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگر یہ اس لائن کے اوپر کے حصّے میں موجود ہو اور ناخن چھوٹے اور گول ہوں تو گلے اور ناک کی بیماریوں کا خطرہ

ہوگا۔ جب ناخن لمبے ہوں گے تو پھر چھاتی اور پھیپھڑوں کی تکالیف ظاہر ہوں گی جب ناخن چوڑے ہوں گے تو اعصابی اور رعشے اور لقوے کی بیماریاں عود کریں گی (مزید تفاصیل ناخنوں سے متعلقہ باب میں آپ کو اگلے صفحات میں ملیں گی)



تصویر نمبر ۲۲۔ جزیرہ، دائرہ دھبہ، لائنوں کا جھنڈ، ستارہ اور مربع کے نشانات۔

جب جزیرے کا نشان صحت کی لائن کے نچلے حصے قمر کے ابھار پر واقع ہو جیسا کہ تصویر نمبر ۲۲ نشان نمبر ۷ سے ظاہر ہے تو یہ گردے اور مثانے کی تکالیف کے وارد ہونے

کو ظاہر کرتا ہے۔

اگر کوئی لائن جو اپنے آپ کو جزیرے کی شکل میں ڈھال لیتی ہے یا جزیرے تک چلی جاتی ہے تو اس لائن یا ہاتھ کے اس مخصوص حصّے کے لیے جہاں پر یہ جزیرہ موجود ہوگا ایک بُرا نشان سمجھا جائے گا۔ جب کسی اُبھار کے اُوپر جزیرہ نمودار ہوگا تو یہ اس اُبھار کی خصوصیات پر بُری طرح سے اثر انداز ہوگا۔

دائرہ

اگر آپ سورج کے اُبھار پر دائرے کا نشان دیکھیں جیسا کہ تصویر نمبر ۲۲ نشان نمبر ۸ سے ظاہر ہے تو یہ مفید اور مددگار نشان ثابت ہوگا۔ باقی جہاں بھی ہوگا غیر مفید اثرات کا حامل ہوگا۔ اگر یہ چاند کے اُبھار پر موجود ہو تو آدمی کے پانی میں ڈوب کر مرنے کی نشان دہی کرتا ہے۔

دھبّہ

دھبّہ جس لائن پر بھی پایا جائے گا اس لائن کی صفات کو وقتی طور پر ضعف پہنچائے گا۔ اگر یہ دماغ کی لائن پر موجود ہو جیسا کہ آپ تصویر نمبر ۲۲ نشان نمبر ۹ دیکھ رہے ہیں تو صدمے اور جان پر ظلم ہونے کی نشان دہی کرے گا۔ جب یہ زندگی کی لائن پہ ملے گا تو اتفاقیہ یا فوری بیماری کو ظاہر کرے گا۔ اگر صحت کی لائن پر ہوگا تو بخار میں مبتلا ہونے کی خبر دے گا۔

لائینوں کا جھنڈ

لائینوں کا جھنڈ جیسا کہ آپ تصویر نمبر ۲۲ میں نشان نمبر ۱۰ میں دیکھتے ہیں عام طور پر اُبھاروں کے اُوپر پایا جاتا ہے اور جس اُبھار پر آپ اسے دیکھیں گے یہ اس اُبھار کی خصوصیات میں تکالیف اور رکاوٹوں کو ظاہر کرے گا اور اُبھار جس قسم کے وصف یا جوہر کی نمائندگی کرتا ہے یہ جھنڈ اُن کے ظاہر ہونے یا اُن کی کامیابی میں

سد راہ بن جاتا ہے۔

ستارہ

جیسا کہ آپ تصویر نمبر ۲۲ میں نشان نمبر ۱۱ ستارے کا نشان دیکھ رہے ہیں۔ یہ نشان ماسوائے ایک استثناء کے انتہائی خوش بختی کی دلالت کرتا ہے۔ جب یہ زحل کے اُبھار پر ہوگا تو شان و شوکت، عزّت و وقار اور حیثیت میں اضافے کا باعث بنے گا۔

جب یہ سُورج کے ابھار پر ہوگا تو دولت اور عزّت کے حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ عوام میں مقبولیت کی نشاندہی کرے گا۔

جب یہ عطارد کے اُبھار پر ہوتا ہے جیسا کہ آپ اسے تصویر نمبر ۲۲ میں نشان نمبر ۱۱ پر دیکھتے ہیں تو تجارت، کاروبار، سائنس یا لسانیات میں غیر معمولی کامیابی کے حصول کو ظاہر کرتا ہے۔

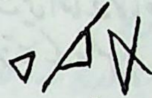
جب یہ مشتری کے نیچے مریخ کے اُبھار پر ملتا ہے تو جنگجو یانہ زندگی یا کسی فیصلہ کن جنگ میں شاندار عظمت اور فتح مندی کی خوشخبری دیتا ہے اور یہ عظمت اور فتح مندی اس شخص کے مستقبل کو اور بھی نمایاں کر دیتی ہے اور معروف و مشہور شخصیت کی حیثیت سے زندگی گزارتا ہے۔

جب یہ عطارد کے نیچے مریخ کے اُبھار پر ملتا ہے تو یہ زندگی کی تگ و دو میں عقل و دانش کی بنا پر عظیم فوقیت حاصل کرنے کا نشان بن کر اُبھرتا ہے۔

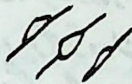
جب یہ قمر کے اُبھار پر ہوتا ہے تو اس اُبھار کی صفات میں بے پناہ اضافے کا باعث بنتا ہے یعنی ایجادات میں نمایاں مقام حاصل کر لینے کی نشاندہی کرتا ہے۔

زہرہ کے اُبھار کے درمیان میں اس کی موجودگی کامیابی اور کامرانی کی دلالت کرتی ہے۔ خاص طور پر صنف مخالف پر اپنی بے پناہ جنسی قوت کی وجہ سے انتہائی غالب رہتا ہے۔

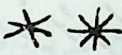
ستارے کا نشان نقطہ زحل کے ابھار پر ایک استثناء ہے جہاں پر کہ یہ غیر مفید ثابت ہوتا ہے۔ ایسے آدمی کی زندگی خوفناک قسم کی تباہی سے دوچار ہوتی ہے لیکن اس صورت میں بھی اس آدمی کا نام ہر کس و ناکس کی زبان پہ ہوتا ہے۔ مثال اس کی ایک



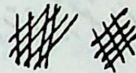
تکون



جزیرہ



ستارہ



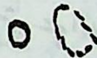
لائینوں کا جھنڈ



دھبّہ



کراس (ضربی نشان)



دائرہ



مربّع

تصویر نمبر ۲۳۔ چھوٹے نشانات کی وضاحتیں

بادشاہ کی دی جاسکتی ہے جسے زبردستی تخت سے دستبردار ہونے پر مجبور کر دیا گیا ہو۔

کراس یعنی ضربی نشان

یہ نشان اُوپر والے ذکر کے نشان سے بالکل مخالف صفت رکھتا ہے اور صرف ایک ہی جگہ ایسی ہے جہاں پہ کہ یہ مفید اور کار آمد ثابت ہوتا ہے یعنی مشتری کے اُبھار

پر جہاں پر کہ یہ زندگی میں غیر معمولی خوش قسمتی اور کامیابی و کامرانی کے نصیب ہونے کی دلالت کرتا ہے۔ باقی سب اُبھاروں پر اس کی موجودگی سوائے بُرے اثرات کے اور کچھ اظہار نہیں کرتی۔ جب کہ یہ زحل کے اُبھار پر ہوگا جیسا کہ آپ تصویر نمبر ۲۲ میں نشان نمبر ۱۲ دیکھتے ہیں، تو یہ خوفناک موت کی نشاندہی کرے گا۔

جب یہ سورج کے اُبھار پر ہوگا تو دولت کے حصول میں نامرادی اور مایوسی کی صورت میں ہوگا۔

جب یہ عطارد کے اُبھار پر ہوگا تو بددیانتی کی علامت ہوگا اور جب آپ اسے عطارد کے نیچے مریخ کے اُبھار پر پائیں گے تو زندگی میں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جب یہ مشتری کے نیچے مریخ کے اُبھار پر ہوگا، تو طبیعت میں تندی و تیزی کی نشاندہی کرے گا اور جھگڑے اور غل غپاڑے میں موت کے امکان کو ظاہر کریگا۔

جب یہ قمر کے اُبھار پر موجود ہوگا تو سوچ و بچار اور فکر و دانش پر سایہ ڈالے گا۔ اور ایسا شخص اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا نظر آئے گا اور جب اس اُبھار پر نیچے کی طرف واقع ہوگا تو پانی میں غرق ہو کر مرنے کی خبر دے رہا ہوگا۔

جب یہ زہرہ کے اُبھار پر ہوگا تو محبت اور اُلفت کے جذبات کو دبا دے گا۔ اور بے کیف زندگی کا نشان بن جائے گا۔

اگر یہ دماغ کی لائن کے اُوپر پایا جائے گا تو کسی حادثے یا دماغ کے زخمی ہونے کی خبر دے رہا ہوگا اور جب دل کی لائن پہ نظر آئے گا تو محبوب کی اتفاقیہ اور فوری موت کی نشان دہی ہوگی۔

مربع کا نشان

ہاتھ پر مربع کے نشان کی صورت وہ ہوتی ہے جیسی کہ آپ تصویر نمبر ۲۲ میں

نشان نمبر ۱۲ کو دیکھتے ہیں۔ اسے عام طور پر تحفظ کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ یہ خطرے سے بچ نکلنے کی نشاندہی کرتا ہے خاص طور پر اس مقام پر سے جہاں پر کہ یہ واقع ہوتا ہے۔

اگر یہ زندگی کی لائن پر موجود ہو تو موت سے بچ نکلنے کی خوشخبری دے گا (تصویر نمبر ۲۲ نشان نمبر ۱۲)

جب قسمت کی لائن پر ہوگا تو نقصان سے بچ رہنے کی دلیل ہوگا۔ اور اسی طرح جب یہ دوسری لائینوں پر واقع ہوگا تو ان کی خصوصیات کے مطابق تحفظ کی نوید دیتا نظر آئے گا۔

باب — ۹

لائنوں کی مختلف صورتیں اور درجہ بندی

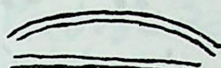
ہاتھ پر موجود لائنوں کی صفات یہ ہونی چاہیئیں کہ وہ صاف اور واضح ہوں سُرخ یا گلابی رنگ کی ہوں اور وہ ٹوٹی پھوٹی نہ ہوں۔ ان پر کراس یا سوراخ نہ پائے جائیں اور ان میں کسی قسم کی بے ترتیبی نہ ہو۔ جب یہ لائنیں زرد رنگت کی ہوں گی تو جسم کے اندر قوت کی کمی کو ظاہر کریں گی جو صحت کی کمزوری کی دلیل ہے۔ جب یہ لائنیں بہت عمدہ سُرخ رنگت کی ہوتی ہیں تو یہ جسم کے اندر بھرپور قوت بلکہ مدافعانہ طاقت کا اظہار ہوتا ہے۔

جب ہاتھ کی لائنوں کی رنگت پیلی ہو گی تو جسم میں صفراوی اور جگر کی شکایات موجود ہوتی ہیں جس کے نتیجے میں طبیعت اداس اور آزردگی کے بوجھ تلے دبی رہتی ہے۔

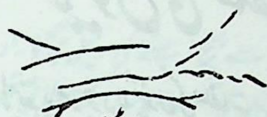
دو شاخی لائنیں عام طور پر اچھی شمار ہوتی ہیں اور خصوصی صفات میں اضافے کا سبب بنتی ہیں البتہ جب دماغ کی لائن اپنے آخر میں پہنچ کر دو شاخی بن جاتی ہے تو ذہن کے دو حصوں میں بٹ جانے کی نشاندہی کرتی ہے۔ جس سے آدمی کا کسی معاملے میں ایک مرکزِ خیال پر جم کر رہنا ممکن نہیں ہوتا یعنی اس کی قوت فیصلہ کمزور ہو جاتی ہے (تصویر نمبر ۴۲ میں دیکھیں دو شاخی لائنیں)

کسی ایک لائن پر دھبے اس لائن کو کمزور اور اس کی نشو و نما کے رک جانے

کی علامت ہوتے ہیں۔ پھندا نما لائنیں (تصویر نمبر ۲۴ میں ملاحظہ فرمایئے پھندا نما لائنیں) اچھے نشانات نہیں سمجھی جاتیں۔ یہ جس لائن کے ساتھ ہوتی ہیں اس کی صفات پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ اگر ایسی لائنیں زندگی کی لائن کے آخر میں پائی جائیں تو اعصابی قوت میں شدید کمی کی نشاندہی کرتی ہیں۔



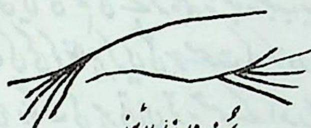
الحاقی یا متوازی لائنیں



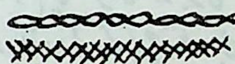
دو شاخی لائنیں



اوپر یا نیچے کو پھوٹنے والی لائنیں۔



پھندا نما لائنیں



زنجیر نما لائنیں



لہر نما لائنیں



جزیرے



ٹوٹی پھوٹی لائنیں

تصویر نمبر ۲۴۔ لائنوں کی درجہ بندی اور مختلف صورتیں۔

لہر نما لائنیں غیر یقینی صورتِ حال کی ترجمانی کرتی ہیں۔ ایسے شخص کی نہ کوئی طلب

ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں قوتِ فیصلہ ہوتی ہے۔ (تصویر نمبر ۲۴ میں ملاحظہ فرمایئے لہرنما لائنیں)

ٹوٹی پھوٹی لائنیں جہاں سے کہ وہ ٹوٹتی ہیں وہاں پر اس لائن کے معنوں کو ختم کر دیتی ہیں لیکن اگر ایک جگہ سے ٹوٹی ہوئی لائن کے اُوپر نئی لائن موجود ہو تو پھر لائن کا ٹوٹنا اتنا بُرا نہیں ہوتا اور اس لائن کی ذاتی صفت قائم رہتی ہے۔

الحاقی یا متوازی لائنیں کسی لائن کی قوت کو بڑھا کر دُگنا کر دیتی ہیں۔ اور جب دماغ کی لائن کے قریب پائی جائیں تو دماغی اور ذہنی قوت کو قابلِ ذکر طاقت بخشتی ہیں (تصویر نمبر ۲۴ میں ملاحظہ فرمایئے الحاقی یا متوازی لائنیں)

جزیروں کے متعلق ہم آپ کو پہلے ہی یہ بتا چکے ہیں کہ یہ بُرے اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ جس لائن یا اُبھار پر موجود ہوتے ہیں اس کی قوت کو کم کرنے کا باعث بنتے ہیں (تصویر نمبر ۲۴ میں جزیروں کی صورت ملاحظہ فرمایئے)

کسی لائن کے اُوپر سے چھوٹی چھوٹی پھوٹنے والی لائنیں اس لائن کی صفت کے مطابق اچھی ہوتی ہیں جس سے کہ یہ پھوٹ رہی ہوتی ہیں۔ مثلاً زندگی کی لائن پر جہاں سے یہ پھوٹتی ہیں وہاں پر زندگی کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر یہ کسی مخصوص اُبھار کی طرف چلتی ہوں یا ہاتھ کے کسی مخصوص حصّے کی طرف ان کا رجحان ہو تو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ جس سمت کو وہ جاتی ہیں، اس کی قوت اور کشش میں اضافہ ہو جائے گا۔ (تصویر نمبر ۲۴ میں ان لائنوں کی شبیہ ملاحظہ فرمایئے)

جب کسی لائن کے نیچے سے چھوٹی چھوٹی لائنیں پھوٹیں تو یہ مخالف اثر رکھتی ہیں یعنی قوت میں کمی کی علامت ہوتی ہیں۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲۴)

زنجیر نما لائنیں قوتِ کارکردگی میں کمزوری کی علامت ہوتی ہیں (ان لائنوں کی تشخیص کے لئے ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲۴)

جب آپ سارے ہاتھ پر چھوٹی چھوٹی لائینوں کا ایک جال ہی بچھا ہوا دیکھیں تو یہ زبردست اعصابی کمزوری کی علامت ہوتی ہے۔ اس آدمی کی قوتِ فیصلہ کمزور ہوتی ہے اور وہ انتہائی ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔

دایاں اور بایاں ہاتھ

ہاتھ کے مطالعہ میں ایک بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ آپ دیکھیں کہ دونوں ہاتھوں میں یکسانیت موجود ہوتی ہے۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر آپ کو کسی نشان کے متعلق حقیقت کی نشاندہی میں بڑی آسانی رہے گی۔

جب بائیں ہاتھ پر کسی بات کی نشاندہی ہوتی ہو مگر دائیں ہاتھ پر وہ موجود نہ ہو تو ایسا شخص قدرتی وسائل کی طرف رجحان رکھنے والا ہوگا لیکن جب تک اس کا اظہار دائیں ہاتھ پر نہیں ہوگا تو یہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوگا۔ نہ ہی اس کا کوئی پھل ملے گا۔ جب دونوں ہاتھوں میں انتہائی مناسبت پائی جائے تو اس سے یہ بات ظاہر ہوگی کہ اس شخص کو والدین کی طرف سے وراثت میں جو کچھ ملا تھا یا قدرت نے اسے اپنے طور پر جو کچھ دیا تھا اس نے اس میں کوئی ڈویلپ منٹ نہیں کی۔

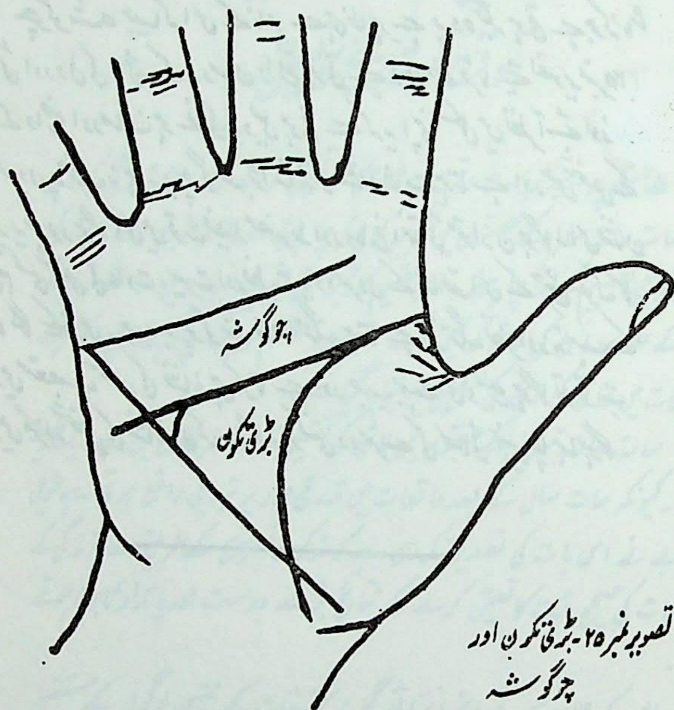
یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہم دماغ کے دائیں حصے کو بائیں حصے کی نسبت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے اعصاب دائیں حصے سے بائیں حصے کی طرف کراس کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی دایاں ہاتھ ہے جو کہ ڈویلپ شدہ یا مستعد ذہن کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب کہ بایاں ہاتھ صرف قدرتی رجحانات کو ظاہر کرتا ہے۔

فن دست شناسی رکھنے والے کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ وہ زیادہ سائنٹیفک طور پر اور قطعی صحیح تشخیص کے لئے اس اصول کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھے اور اپنے فیصلوں کو محض "کسی لائن کے انتہائی واضح ہونے" کے فرض پر قائم نہ کرے۔ اور اسے چاہئے

کہ بائیں ہاتھ کی طرف بھی توجہ دے۔ کیونکہ کوئی نشان جب تک بائیں ہاتھ پر نہ پایا جائے گا۔ دائیں ہاتھ پر اس کی موجودگی زیادہ اثر انگیز ثابت نہیں ہوگی۔

بڑی تکون اور چوگوشہ

بڑی تکون تین لائینوں دماغ کی لائن، زندگی کی لائن اور صحت کی لائن کے اشتراک



تصویر نمبر ۲۵۔ بڑی تکون اور چوگوشہ

سے بنتی ہے۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲۵) یہ تکون جس قدر بڑی ہوگی اتنی ہی بہتر صحت

کی علامت ہو گی۔ جس کی وجہ یہ ہو گی کہ صحت کی لائن، زندگی کی لائن سے قدرے دُور فاصلے پر ہو جائے گی۔ چنانچہ یوں زندگی کی وسعتیں مزید پھیل جائیں گی اور زندگی کا عمل جو پہلے محدود تھا اس تکون نے مزید وسعت دے دی ہے۔

البتہ جب دماغ کی لائن اور زندگی کی لائن کے اشتراک سے بننے والا اُوپر کے زاویہ کی حد زیادہ ہو گی تو یہ شخص اعصابی طور پر کمزور، ڈرپوک اور حساس ہو گا۔

چوگوشہ جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے یہ وہ جگہ ہوتی ہے جو کہ دماغ کی لائن اور دل کی لائن کے درمیان واقع ہوتی ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۲۵) اس کے واضح اور صاف ہونے کی یہ دلیل ہوتی ہے کہ یہ اپنی شکل میں نظر آئے اور دونوں طرف سروں پہ تنگ نہ ہو۔ یہ چوگوشہ بڑا شاندار نشان ثابت ہوتا ہے اور جس شخص کے ہاتھ پر یہ موجود ہو گا اس میں قوت فیصلہ مضبوط اور دماغ انتہائی متوازن ہو گا۔ اس نشان سے ہم کسی شخص کی عادت، سیرت اور فطرت یا دوسروں کے ساتھ اس کے حُسنِ سلوک کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جب یہ چوگوشہ خاصا تنگ ہوتا ہے تو تنگ نظر اور مذہب کے معاملہ میں متعصب شخص کی نشاندہی کرتا ہے اور جب بہت ہی وسیع ہو گا تو قوتِ فیصلہ میں کمزور شخص کی نشاندہی کرے گا، جو کسی دوسرے کی بھلائی نہیں چاہتا ہو گا۔

باب ــــ ۱۰

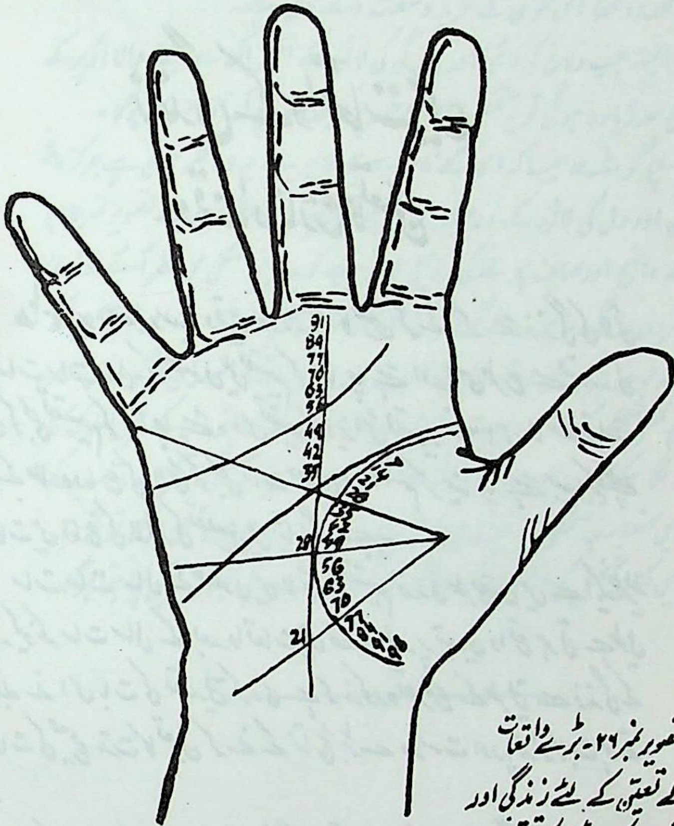
زندگی کے واقعات میں
وقت اور تاریخ کا تعیّن

ہاتھ پر سے درست وقت اور تاریخ کا تعیّن کرنے کے لئے زندگی کی لائن کو سات سات سال کے حصّوں میں تقسیم کر لینا چاہیئے اور اسی طرح سے قسمت کی لائن کو بھی تقسیم کر لینا چاہیئے۔ اس تقسیم کا ڈیزائن تصویر نمبر ۲۶ میں ملاحظہ فرمائیے اس کے علاوہ دماغ کی لائن کو بھی سات حصّوں میں منقسم کر لینا چاہیئے جیسا کہ پچھلے صفحات میں دماغ کی لائن کی تفصیل میں بتایا گیا ہے۔

سات سات سال کے حصّوں میں لائن کی تقسیم قدرتی طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ کیونکہ سات سال کے بعد واقعات میں قدرتی طور پر تبدیلی واقع ہوتی ہے طویل تجربے نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ مذکورہ تصریح کے طریق سے زندگی کے واقعات کی صحیح مدت کا تعیّن کرنے کے نتائج بڑے درست اور پائیدار ثابت ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ میں نے اپنی انتہائی گہری تحقیقات کے نتیجے لوگوں کے مستقبل میں جو سال بڑے ہی نتیجہ خیز یا تغیر و تبدّل کا باعث پائے ہیں ان کی تفصیل پہلی بار اس کتاب میں شائع کر رہا ہوں۔

وہ لوگ جوکہ کسی مہینے کی یکم ، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ تاریخ اور خاص طور پر جولائی، اگست اور جنوری کے مہینے میں پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کی زندگیوں میں مندرجہ ذیل



تصویر نمبر ۲۶ - بڑے واقعات کے تعین کے لئے زندگی اور قسمت کی لائن کی تقسیم

سال بڑے معنی خیز ثابت ہوتے ہیں ۔

پہلا سال، ساتواں سال، دسواں سال، سولہواں سال، انیسواں سال، اٹھائیسواں سال، چونتیسواں سال، سینتیسواں سال، تہتالیسواں سال، چھیالیسواں سال۔ باونواں سال، پچپنواں سال، اکسٹھواں سال، سترہواں سال۔

وہ لوگ جو کہ کسی مہینے کی ۲، ۱۱، ۲۰، اور ۲۹ تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں اور خاص طور پر جولائی، اگست، اور جنوری کے مہینوں کی ان تواریخ میں پیدا ہوتے ہیں ان کی زندگیوں میں مندرجہ ذیل سال بڑے اہم ثابت ہوتے ہیں۔

دوسرا سال، ۷ واں سال، ۱۱ واں سال، ۱۶ واں سال، ۲۰ واں سال، ۲۵ واں سال ۲۹ واں سال، ۳۴ واں سال، ۳۸ واں سال، ۴۳ واں سال، ۴۷ واں سال، ۵۲ واں سال ۵۶ واں سال اور ۷۰ واں سال۔

وہ لوگ جو کہ کسی مہینے کی ۳، ۱۲ اور ۳۰ تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں اور خاص طور پر دسمبر اور فروری کے مہینوں میں ان تواریخ کو پیدا ہوتے ہیں وہ اپنی زندگی میں مندرجہ ذیل سالوں کو تغیر و تبدل کے سال پائیں گے۔

تیسرا سال، ۱۲ واں سال، ۲۱ واں سال، ۳۰ واں سال، ۳۹ واں، ۴۸ واں سال، ۵۷ واں سال، ۶۶ واں سال، ۷۵ واں سال۔

وہ لوگ جو کہ کسی مہینے کی ۴، ۱۳، ۲۲، اور ۳۱ تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں اور خاص طور پر جولائی، اگست اور جنوری کے مہینوں میں پیدا ہوتے ہیں تو ان کی زندگی میں مندرجہ ذیل سال معنی خیز ثابت ہوتے ہیں۔

پہلا سال، چوتھا سال، ۱۰ واں سال، ۱۳ واں سال، انیسواں سال، ۲۲ واں سال، ۲۸ واں سال، ۳۱ واں سال، ۳۷ واں سال، ۴۰ واں سال، ۴۶ واں سال، ۴۹ واں سال، ۵۵ واں سال، ۵۸ سال، ۶۴ واں سال، ۶۷ واں سال، ۷۳ واں سال اور ۷۶ واں سال۔

وہ لوگ جو کہ کسی مہینے کی ۵، ۱۴ اور ۲۳ تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں اور خاص طور

پر جون اور ستمبر کے مہینے میں پیدا ہوتے ہیں ان کی زندگی میں مندرجہ ذیل سال اہم ہیں:۔

۵ واں سال، ۱۴ واں سال، ۲۳ واں سال، ۳۲ واں سال، ۴۱ واں سال، ۵۰ واں سال، ۵۹ واں سال، ۶۸ واں سال، ۷۷ واں سال۔

وہ لوگ جو کہ مہینے کی ۶، ۱۵، اور ۲۴ تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں اور خاص طور پر جولائی، اگست اور جنوری کے مہینوں میں پیدا ہوتے ہیں اُن کی زندگی میں مندرجہ ذیل سال بڑے اہم ہوتے ہیں:۔

دوسرا سال، ۷ واں سال، ۱۱ واں سال، ۱۶ واں سال، ۲۰ واں سال، ۲۵ واں سال، ۲۹ واں سال، ۳۴ واں سال، ۳۸ واں سال، ۴۳ واں سال، ۴۷ واں سال، ۵۶ واں سال، ۶۱ واں سال، ۶۵ واں سال، ۷۰ واں سال، ۷۴ واں سال اور ۷۹ واں سال۔

وہ لوگ جو کہ کسی مہینہ کی ۸، ۱۷، اور ۲۶ تاریخ کو پیدا ہوئے اور خاص طور پر جنوری، فروری، جولائی اور اگست کے مہینہ میں پیدا ہوتے ہیں ان کے لئے ان کی زندگی کے مندرجہ ذیل سال اہمیت کے حامل ہوتے ہیں:۔

۸ واں سال، ۱۷ واں سال، ۲۶ واں سال، ۳۵ واں سال، ۴۴ واں سال، ۵۳ واں سال، ۶۲ واں سال، ۷۱ واں سال اور ۸۰ واں سال۔

وہ لوگ جو کسی مہینہ کی ۹، ۱۸ یا ۲۷ تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں اور خاص طور پر اپریل، اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں پیدا ہوتے ہیں ان کے لئے مندرجہ ذیل سال اہمیت رکھتے ہیں:۔

۹ واں سال، ۱۸ واں سال، ۲۷ واں سال، ۳۶ واں سال، ۴۵ واں سال، ۵۴ واں سال، ۶۳ واں سال، ۷۲ واں سال، ۸۱ واں سال۔

اس حیرت انگیز طریقہ کار میں ہر مہینے کی ہر تاریخ کا شمار کر لیا گیا ہے جس میں کہ لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ حیرت انگیز قانون وقت کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے جسے میں نے سالہا سال کے مطالعہ کے بعد بالکل صحیح اور انتہائی معنی خیز پایا ہے۔

حصّہ دوم

ہاتھوں کی ساخت ——— انگوٹھا
انگلیاں ——— ہاتھ کے
ناخن ——— ہاتھ کے ابھار
اور اُن کی تشریح ——— لکیروں کے مطالعہ
کے لئے ہاتھ کا نقش اتارنا ———

باب — ۱

ہاتھوں کی ساخت

اب ہم ہتھیلی کی لائینوں کی دنیا سے گزر کر ہاتھوں کی ساخت کے میدان میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ بھی اس سلسلے کے علم کا ایک ضروری حصّہ ہے جس پر اگر عبور حاصل ہو جائے تو ایک ہی نظر میں بہت ساری باتیں آشکار ہو جاتی ہیں۔ اور کسی آدمی کے کیریکٹر کا مطالعہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

جس طرح سے کسی گھوڑے کی نسل کا اندازہ لگانے کے لئے اس کے مختلف اعضاء کو دیکھا جاتا ہے جو کہ جانور کی خاصیت، عمر اور وصف کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح انسان کے ہاتھوں کی ساخت بھی کسی انسان کے اوصاف اور نسلی امتیاز کو ظاہر کرنے میں بڑی قیمتی معلومات فراہم کرتے ہیں۔

اس کتاب میں میں ہر ہاتھ کی قسم کے متعلق کچھ چیدہ چیدہ خصوصیات کا ذکر کروں گا۔ لیکن اگر قاری زیادہ مفصّل معلومات حاصل کرنے کا متمنی ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ ہاتھوں کے مطالعہ کے متعلق میری بڑی کتاب کا مطالعہ کرے جس میں کہ میں نے اس موضوع پر کھُل کر لکھا ہے۔

ہاتھوں کی ساخت سے کسی شخص کے کیریکٹر اور اخلاق و تمدن کا محققانہ انداز میں پتہ چلانا اس فن کا بڑا قیمتی اثاثہ ہے اور جب کوئی شخص اس مطالعہ سے صحیح نتائج اخذ کرتا ہے تو وہ خود بھی اس فن کا معترف ہو جاتا ہے۔ یہ مطالعہ بذات خود انتہائی

گہرائیوں کے اندر سے انسانوں کے درمیان مختلف نسلوں اور قبائل کی تفریق کی تشخیص کرنے میں اب تک بہت بڑا معاون ثابت ہوا ہے۔ مثال کے طور پر فرانسیسیوں اور جرمنوں یا فرانسیسیوں اور انگریزوں کے ہاتھوں کی مختلف ساخت ہی دیکھنے والے کو اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ یہ مختلف قومیں اپنے ہاتھوں کی مختلف ساختوں کے انداز کی طرح مختلف عادات اور مزاج رکھتی ہیں۔

عین ممکن ہے کہ کسی کام کی نوعیت ایک ہاتھ کو چوڑا یا بڑا کر دے مگر یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہاتھ کی جو اصلی قدرتی بناوٹ ہوتی ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتی بلکہ اس فن سے دلچسپی رکھنے والا تو حقیقی ہاتھ کی فوراً ہی پہچان کر لیتا ہے۔

ہاتھوں کی بناوٹ سات اقسام کی ہوتی ہے جو کہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ غیر مرکب یعنی مفرد ہاتھ جسے سب سے کمتر قسم کا ہاتھ کہا جاتا ہے۔
۲۔ مربع یعنی مرکب ہاتھ جسے کام کاج کا ہاتھ کہتے ہیں۔
۳۔ چوڑا یا چپٹا ہاتھ جسے مضبوط اعصابی اور محرک ہاتھ کہتے ہیں۔
۴۔ فلسفیانہ ہاتھ ـــــ ایک ایسا ہاتھ ہوتا ہے جس کا ہر جوڑ الگ الگ نظر آتا ہے۔
۵۔ مخروطی ہاتھ جسے آرٹسٹک ہاتھ کہتے ہیں۔
۶۔ روحانی ہاتھ جسے اشاتی ہاتھ سمجھا جاتا ہے۔
۷۔ ملا جلا ہاتھ۔

ہاتھوں کی سات اقسام کی تفصیلات

غیر مرکب یعنی مفرد ہاتھ۔ جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے یہ تمام اقسام میں سے کم تر سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہاتھ حیوانی ہاتھ سے کچھ ہی بہتر ہوتا ہے۔ ہاتھ کی یہ قسم بہت ہی چھوٹی مگر بھاری بھر کم اور خوفناک شباہت کی ہوتی ہے

(ملاحظہ فرمائیے حصّہ دوم کی تصویر نمبر۱) بر سرِ تذکرہ میں اپنے قاری کی توجہ اس حقیقت کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہاتھ جتنا چھوٹا اور بھاری ہوگا تو وہ انسان کی نسبت حیوانی ہاتھ کے زیادہ قریب ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اس ہاتھ کا مطالعہ کرنے والا فوراً یہ اندازہ لگائے گا کہ ایسے ہاتھ کا مالک حیوانی خصوصیات رکھتا ہے اور ظالم، ناشائستہ اور موٹی عقل کا آدمی ہے۔

جو لوگ اس قسم کے ہاتھوں کے مالک ہوتے ہیں قدرتی طور پر بہت کم ذہنی ڈویلپمنٹ یا قابلیت رکھتے ہیں۔ وہ عام طور پر غیر ہنر مند پیشوں سے منسلک ہوتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی کم تر کاموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ لوگ تیز و تند مزاج رکھتے ہیں۔ اور انہیں اپنے جذبات یا اپنے غصّے پر کوئی قابو نہیں ہوتا۔ ان کے خیالات پست ہوتے ہیں اور ان کے احساسات بے جان ہوتے ہیں۔ ان کے اندر نہ تو تگ و دو کا مادّہ ہوتا ہے اور نہ ہی ان کی کوئی خواہشات ہوتی ہیں۔ یہ بھی مشاہدے میں آیا ہے کہ ان کے اعصابی نظام میں بھی ڈویلپ ہونے کی بہت کم قوت ہوتی ہے۔ وہ تکلیف کا احساس اس طرح نہیں کرتے جیسے کہ باقی لوگ کرتے ہیں۔ انہیں سوائے کھانے پینے اور سونے کے علاوہ اور کوئی فکر نہیں ہوتا۔

مربع ہاتھ

ہاتھ کی یہ قسم اس نام سے اس لئے منسوب ہے کہ اس کی ہتھیلی کی شباہت مربع کی شکل کی طرز پر ہوتی ہے یا تقریباً تقریباً مربع نما ہوتی ہے۔ عام نظر میں یہ ہاتھ مربع ہی دکھائی دیتا ہے۔ یہ کلائی کی طرف سے، انگلیوں کی تہہ کی طرف سے اور دونوں اطراف سے بڑی حد تک سیدھا ہوتا ہے۔ اس کی انگلیوں کی صورت مربع نما ہی معلوم دیتی ہے تاہم انگوٹھا ہمیشہ ہی تقریباً لمبا اور خوبصورت ہوتا اور ہتھیلی پر



۱۔ مفرد ہاتھ



۲۔ مربع نما ہاتھ



۳۔ چپٹا ہاتھ



ہاتھ

حصہ دوم کی تصویر نمبر ۱۔

بڑا چپٹا معلوم ہوتا ہے۔ اور ہاتھ پر اس کی موجودگی ایک شانِ امتیاز رکھتی ہے۔
مربع ہاتھ کو پریکٹیکل اور کام کاج والا کارآمد ہاتھ بھی کہا جاتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کے ہاتھ کے مالک ہوتے ہیں وہ لازمی طور پر پریکٹیکل، منطقی اور مادہ پرست ہوتے ہیں۔ وہ اپنی تمام تر وابستگی کو زمین سے ظاہر کرتے ہیں اور زمین کی چیزوں کے علاوہ کسی اور سے وہ کوئی تعلق قائم رکھنا مہمل جانتے ہیں۔ یعنی وہ روحانیت کے بالکل قائل نہیں ہوتے۔ وہ سخت قسم کے لوگ ہوتے ہیں جن کو اپنی جان کے علاوہ اور کوئی مقصود نہیں ہوتا۔ وہ بغیر تصدیق کے کسی چیز پر یقین نہیں رکھتے اور محض اپنے دلائل کو ہی حرف آخر مانتے ہیں۔ یہ لوگ شاذونادر ہی مذہبی ہوتے ہیں بلکہ اپنی عادات کے لحاظ سے باطل پرست ہوتے ہیں۔ وہ ارادے کے پکے اور سخت سرکش ہوتے ہیں۔ خصوصاً جب کہ ان کا انگوٹھا لمبا ہو اور اس کا پہلا جوڑ بڑا سخت ہو۔ وہ ایسے پیشوں میں کامیاب رہتے ہیں جن میں کہ کاروبار، وکالت، ڈاکٹری یا سائنسی پیشے قابلِ ذکر ہیں۔ اور عموماً ان ہی پیشوں میں منسلک ملیں گے۔ (مربع ہاتھ کی شناخت کے لئے حصہ دوم تصویر نمبر ۱ دیکھیں)

چپٹا یا خمدار ہاتھ

اس قسم کے ہاتھ کے لئے آپ تصویر نمبر ۱ کا جزو ۲ ملاحظہ فرمائیں۔ چپٹا ہاتھ جسے عام طور پر مضبوط اعصابی اور محرک ہاتھ کا نام بھی دیا جاتا ہے عام طور پر غیر متناسب اور خمدار ہوتا ہے۔ اس کی انگلیوں کے سرے بڑے اور چوڑے ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس قسم کے ہاتھ کے مالک ہوتے ہیں وہ ہمیشہ کسی نہ کسی چیز کے متلاشی نظر آتے ہیں۔ ان کے اندر انتھک طاقت موجود ہوتی ہے۔ وہ جس کام کو بھی شروع کرتے ہیں اس میں انتہا کر دیتے ہیں۔ ان کی شخصیت ہمیشہ قابلِ ذکر سمجھی جاتی ہے۔

وہ مربع نما ہاتھ والے لوگوں کی طرح سخت گیر نہیں ہوتے بلکہ ان میں سوچ و فکر کا بہت زیادہ عنصر موجود ہوتا ہے۔ اور ان کے اندر نئی نئی چیزوں کی ایجادات کی صفات بڑی حد تک سلجھی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کے جذبات بھرپور اور گرم ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ مثبت انداز میں سوچتے ہیں۔ وہ موجد ہونے کا شرف پاتے ہیں اور رسم و رواج کا پابند ہونا پسند نہیں کرتے۔

اس ہاتھ کی ہتھیلی بھی بے ترتیب ہوتی ہے۔ یہ کلائی کی نسبت انگلیوں کی تہہ کے نیچے سے زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔

یہ لوگ اپنے کام اور اپنے خیالات کی تکمیل کے لئے عملی اقدامات اٹھاتے ہیں اور جلد بازی سے کام نہیں لیتے البتہ اگر ان کے ہاتھ کی کلائی مضبوط ہو تو پھر ان کی قوت کارکردگی اور بھی زیادہ موثر ہوتی ہے مگر اس حالت میں وہ تیز رفتاری سے ساتھ کام کو جلدی پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کی گفتگو اور عمل دونوں میں تیزی آجاتی ہے۔

فلسفیانہ ہاتھ

فلسفیانہ ہاتھ جس کی شبیہ تصویر نمبرا جز و ۲ میں دکھائی گئی ہے یونانی نام سے منسوب ہے۔ جس کا نام محبت اور دانائی ہے۔ جب یونانیوں نے ہاتھ کا مطالعہ شروع کیا تو انہوں نے یہ بات نوٹ کی کہ تمام وہ اشخاص جو کہ اس قسم کے ہاتھ کے مالک ہیں ان کی طبیعت کا رجحان فلسفیانہ اندازِ فکر کی طرف ہوتا ہے اور ان کے خون میں یہ صفت اتنی رچی بسی ہوتی ہے کہ کوئی بھی دوسری چیز اس پر حاوی نہیں ہو سکتی۔

فلسفیانہ ہاتھ لمبا، استخوانی، گوشہ دار نوکیلا ہوتا ہے۔ اس کے جوڑ گانٹھ دار ہوتے ہیں اور اصولی طور پر یہ ایک پتلا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس قسم کے ہاتھ کے مالک لوگ

علم دوست اور دانا و بینا ہوتے ہیں۔ مطالعہ کے انتہائی شوقین ہوتے ہیں اور ان کی طبیعت کا کلّی رجحان علم و ادب کی طرف ہوتا ہے۔ وہ ایسے کاموں کو پسند کرتے ہیں جن میں کسی قسم کا شور شرابا نہ ہو۔ طبعاً وہ خاموشی پسند ہوتے ہیں اور درویشانہ طبیعت رکھتے ہیں اور اغلباً طبیعت کے اس رجحان اور صفت کی وجہ سے ہی اکثر عبادت گزاری میں زندگی گزارتے ہیں اور بڑی حد تک مذہبی مجالس سے بڑا قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ دور قدیم کے فلسفی اور درویش یعنی وہ لوگ جنہوں نے حق شناسائی کے لیے اپنی تمام زندگی کو وقف کر دیا اور جنہوں نے سائنس، آرٹ، کیمیا اور علوم مخفی اور پوشیدہ کو پا لینے میں نمایاں کام کیا اور نام پایا، وہ سب اسی طرز کے ہاتھ کے مالک تھے۔ ہمارے اس ماڈرن دور میں بھی یہ ہاتھ آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے اور اس دولت پرستی اور صنعتی زمانے میں بھی اس ہاتھ کے رکھنے والے انہی پرانی قدروں اور صفات کے مالک ہیں۔

تاہم آج کے نئے زمانے میں قدرے نئی قسم کی تشخیص یہ ہوئی ہے کہ صحیح فلسفی ہاتھ کی نشان دہی اس کی مربع نما ہتھیلی اور انگلیوں سے کی جاتی ہے۔ ان صورتوں میں عاجل فطرت اس ہاتھ کی بنیاد ہوتی ہے جس پر کہ اس کا مالک اپنے خیالات کو عملی شکل میں ڈھالتا ہے اور اپنے مذہب، اپنی علمی اور ادبی کاوشوں اور سائنسی تجربات کو زمانے سے روشناس کراتا ہے۔

اس قسم کے ہاتھوں پر اصولی طور پر دماغ کی لائن بڑی حد تک ڈھلوان ہوتی ہے لیکن بعض اوقات یہ بالکل سیدھی بھی ملتی ہے اور جب سیدھی ہوگی تو یہ شخص انتہائی منوّر ذہن کا مالک اور انتہائی باعمل ہوگا۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے کہ جو دولت و ثروت مربع ہاتھ والے لوگ پیدا کر لیتے ہیں وہ فلسفیانہ ہاتھ کے مالک نہیں کر سکتے۔

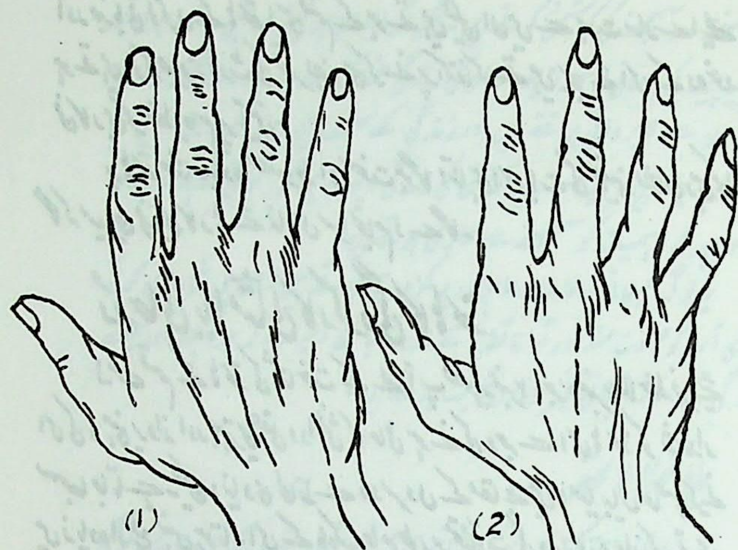
اس ہاتھ کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں اور ان کے جوڑ گانٹھ دار ہوں تو یہ

صفات کام اور مطالعے میں مزید انہماک اور توجہ کی علامت بنتی ہیں اور ذہنی قوتوں کو مجتمع کر کے سوچ بچار اور فکر مندی کو بلند تر کر دیتی ہیں۔ انسانی برادری میں فلسفیانہ ہاتھ ذہنی پرداخت اور پرواز کی انتہائی منزلوں کی علامت ہوتا ہے۔

مخروطی یا آرٹسٹک ہاتھ

مخروطی ہاتھ جسے آرٹسٹک ہاتھ بھی کہتے ہیں اور جس کی شباہت آپ کو تصویر نمبر ۲ کے جزو نمبر ۱ سے معلوم ہوتی ہے۔ بڑا ہی طرحدار اور نادر ہاتھ سمجھا جاتا ہے اس کی انگلیاں گاؤدم اور نوکدار ہوتی ہیں۔ نہ صرف اپنی شکل و شباہت کی وجہ سے بلکہ اپنی صفات کی وجہ سے ہی اسے آرٹسٹک (فنکارانہ) ہاتھ کہا جاتا ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ اس ہاتھ کا مالک ہمیشہ تصویر کشی کرتا یا خوبصورت چیزوں کے ڈیزاین بناتا ہی نظر آئے بلکہ آپ دیکھیں گے کہ یہ شخص اپنے گہرے جذبات اور اپنی آرٹسٹک فطرت کی وجہ سے اپنے گردوپیش کی تمام چیزوں سے بے پناہ محبت کرتا ہوا پایا جائے گا اور طبعاً اسے رنگوں، موسیقی اور تمام قسم کے فائن آرٹس سے قلبی لگاؤ ہوگا۔ اس آدمی کے ہاتھ کی دماغ کی لائن آپ کو یہ نشاندہی کرے گی کہ آیا یہ شخص قدرت کی طرف سے عطیہ شدہ اپنے آرٹسٹک طبعی رجحان کو خوب ڈویلپ کر سکے گا یا نہیں کیونکہ دماغ کی لائن دراصل خوداعتمادی کو ظاہر کرنے والی شاندار علامت ہوتی ہے۔

ایسے ہاتھ عام طور پر بھرپور، جسیم اور گداز ہوتے ہیں۔ اور ایسے ہاتھ کے مالک عام طور پر طبعاً سست اور کاہل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ اپنی سستی اور کاہلی پر قابو نہ پاسکیں گے تو وہ قدرت کی طرف سے عطیہ شدہ صفات کو اجاگر بھی نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ ہر کام سخت محنت کا طالب ہوتا ہے اور جب اس سے جی چرایا جائے گا تو اس کے اظہار اور نمائش کا موقع ہی نہیں آئے گا تو صفات کیسے پہچانی جاسکیں گی۔ تمام عساس





حصّہ دوئم کی تصویر نمبر ۲۔

۱ ۔ مخروطی یا آرٹسٹک ہاتھ۔
2 ۔ روحانی یا امثالی کارکردگی کا ہاتھ۔
3 ۔ ملا جلا ہاتھ۔

اور جذباتی لوگوں کے ہاتھ اسی قسم کے ہوتے ہیں لیکن ان میں سے بہت سارے ایسے ہوتے ہیں جو کہ صرف آرٹ کی تعریف ہی کرنے پر اکتفا کرتے ہیں بجائے اس کے وہ خود فن کار بن کر منظر عام پر آئیں۔

یہ ہاتھ جتنا زیادہ مضبوط اور سخت ہوگا اتنا ہی اس بات کی یقینی نشان دہی کرے گا کہ میدانِ فن میں کارہائے نمایاں سرانجام دے گا۔

رُوحانی یا امثالی کارکردگی کا ہاتھ

اس قسم کے ہاتھ کی شناخت کے لئے آپ تصویر نمبر ۲، جزو نمبر ۲ ملاحظہ فرمایئے اس کی ذہنی پرواز اور بہترین عقل و دانش کا حامل ہونے کی وجہ سے اس ہاتھ کو شاندار سمجھا جاتا ہے۔ لیکن دنیاوی لحاظ سے دوسروں کے مقابلے میں کامیابیاں حاصل کرنے میں زیادہ ارفع نہیں ہوتا۔ اس کے مالک عام طور پر تخیلات کی دنیا میں پرواز کرتے ہیں اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے عملی جدوجہد کرنے کی بجائے زیادہ تر تصورات میں کھوئے رہتے ہیں۔ ان کی زندگی میں جدوجہد اور محنت، ومشقت سے کوئی شناسائی نہیں ہوتی۔ بلکہ سلسلۂ زندگی کو قائم رکھنے کے لئے وہ اتنی کم توجہ دیتے ہیں کہ اکثر اوقات وہ بھوک سے دوچار رہتے ہیں۔ قدرت کی طرف سے یہ خوبصورت ہاتھ کام کاج کے لئے بنائے ہی نہیں گئے ہوتے۔ وہ رُوحانی کیفیت میں مگن رہتے ہیں اور زندگی کے ہچکولوں کو سہنے میں بڑے نازک ہوتے ہیں اور جدوجہد زندگی میں اپنا انداز ہوتا ہے اگر انہیں دوسروں کی اعانت حاصل ہو اور ان کے پاس زندگی گزارنے کے لئے اپنی دولت ہو تو پھر تو ان جیسے آدمیوں کے لئے فکر کی کوئی بات نہیں ہوتی بلکہ اس صورت میں تو ان کی روحانی قوت اتنی ڈویلپ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے مشاہدات اور اپنی کرامتوں سے دوسرے کی خصوصی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں اور لوگ ان کو بڑی توجہ

سے سنتے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو یعنی وہ تہی دامن ہوں اور روپیہ پیسے کی آسانی موجود نہ ہو، تو ان کی زندگی غمناک اور بے یار و مددگار ہوتی ہے لوگ ان سے لاپرواہی برتتے ہیں اور زندگی کے سمندر میں بہنے کے لئے انہیں تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی مایوسی میں گزر جاتی ہے اور وہ جدوجہد کی اہمیت کو سمجھنے سے عاری ہوتے ہیں۔

یہ لوگ جسمانی لحاظ سے عام طور پر کمزور ہی ہوتے ہیں۔ ان میں شاید ہی کوئی آدمی آپ کو صحت مند اور توانا نظر آئے اور غالباً یہی وجہ ہے کہ جدوجہد اور بقائے زندگی کے لئے انتہائی غیر موزوں ثابت ہوتے ہیں۔

ملا جلا ہاتھ

جسے ملا جلا ہاتھ کہتے ہیں اس کی شناخت آپ کو تصویر نمبر ۱ کے جزو ۳ سے ہوگی۔ یہ ہاتھ ایک قسم کا تمام ہاتھوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور اگر سب کا نہیں تو کم از کم کچھ کا ضرور مجموعہ ہوتا ہے۔ اکثر اس کی انگلیاں ایک دوسری سے مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر اگر ایک انگلی نوکدار ہے تو دوسری مربع نما ہوگی۔ تیسری اگر چپٹی ہے تو چوتھی باریک اور نازک ہوگی یا بعض اوقات ہتھیلی ایک قسم کی ہوگی مثلاً چپٹی اور ہموار ہوگی، مگر انگلیاں مخلوط ہوں گی۔

ایسے لوگ ہفت رنگ طبیعت کے مالک ہوتے ہیں مگر اپنے عمل اور مقصد میں بہت جلد تبدیلی کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صفات کے مالک ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

وہ ہر معاملے کو تھوڑی سی توجہ دے کر چھوڑ دیتے ہیں، اس لئے ان کی کوئی بھی مہمت سرے نہیں چڑھتی۔ وہ کسی بھی مسئلے پر بحث کر سکتے ہیں لیکن اپنے سننے

والوں کو کبھی متاثر نہیں کر سکتے۔
البتہ ان لوگوں کے ہاتھوں پہ اگر دماغ کی لائن صاف اور سیدھی پائی جائے تو پھر یہ عین ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی قدرتی صفات کو اپنے لئے فائدہ مند بنا کر استفادہ کریں اور کامیاب رہیں۔

باب — ۲

انگوٹھا

ہاتھ کی شباہت سے کسی شخص کے کیریکٹر کی تشخیص کرنے کے معاملے میں انگوٹھے کی حیثیت تقریباً وہی ہے جیسی کہ انسانی چہرے پر ناک کی ہے۔ انگوٹھا قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی قوتِ ارادی اور خوداعتمادی کی نشان دہی کرتا ہے جب کہ دماغ کی لائن قدرت کی طرف سے عطیہ شدہ ذہانت اور عقلمندی کو ظاہر کرتی ہے۔

اس موضوع پر میں نے اپنی بڑی کتاب میں طبی نقطہ نگاہ سے بھی گہرا مطالعہ کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ انگوٹھا کیوں اور کس طرح سے کسی شخص کے کیریکٹر کی تشخیص کی علامت بنتا ہے اور تہذیب و تمدن اور زندگی کے رکھ رکھاؤ میں اپنا کردار ادا کرتا ہے بلکہ مختلف مذاہب میں اس کی اہمیت کو کیوں کر بیان کیا گیا ہے۔

قدرتی طور پر انگوٹھا زندگی کی تین بڑی اقدار کی ترجمانی کرتا ہے۔ مثلاً محبت منطق اور قوت ارادی انسانی زندگی کی تین الگ الگ دنیائیں ہیں۔ (ملاحظہ فرمایئے اس حصّہ کی تصویر نمبر ۶ جو اگلے صفحات پر دی گئی ہے۔)

انگوٹھے کی تہہ والا حصّہ محبت کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ حصّہ ہاتھ پر زہرہ کے ابھار نے گھیرا ہوا ہوتا ہے۔

انگوٹھے کا درمیانی حصّہ "منطق" کی ترجمانی کرتا ہے اور اوپر کا یا ناخن والا حصہ "قوتِ ارادی" کی علامت ہوتا ہے۔

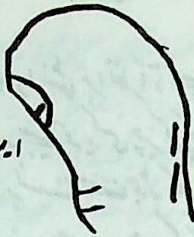
جب انگوٹھے کے یہ تینوں حصے زیادہ لمبے ہوں گے تو پھر صفات بھی زیادہ ہوں گی۔ اور اگر ان حصوں کی تقسیم چھوٹی ہوگی تو ایسا شخص اپنی زندگی میں چھوٹی سطح پر ہی اپنا رول ادا کرے گا۔

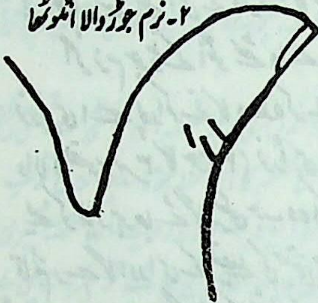
انگوٹھے کی دو واضح اقسام ہیں۔ ایک قسم "نرم" یعنی جسے آسانی سے جھکایا جا سکے اور دوسری قسم "سخت" انگوٹھے کی ہوتی ہے۔

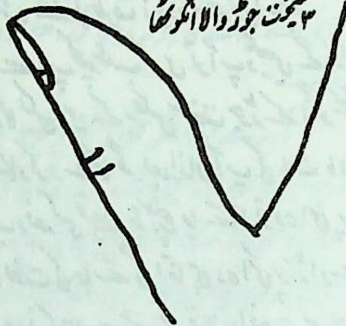
اول قسم وہ ہے کہ انگوٹھا باہر کو جھکا ہوا ہوتا ہے اور ناخن کے نیچے جوڑ پر نرم اور نازک ہوتا ہے۔ اور اپنے اندر خم رکھتا ہے۔ (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۲ جز و نمبر ۲) جو شخص اس قسم کا انگوٹھا رکھتا ہوگا وہ لچکدار اور دوسروں کی طرف جھک جانے والا ہوتا ہے۔ بڑا وسیع القلب و نظر ہوتا ہے۔ لیکن کسی حد تک غیر مجلسی اور اپنے نظریات پر زیادہ سختی سے قائم نہیں رہتا۔ یہ صفات زیادہ وسعت پذیر ہو جاتی ہیں جب کہ دماغ کی لائن نیچے کی طرف ڈھلوان رکھتی ہو گی۔ تاہم اگر دماغ کی لائن ہتھیلی کے اوپر سے سیدھی آگے تک چلی جاتی ہو گی تو وہ مجلس میں روح رواں ہوگا اور قول و پیمان کا پختہ ہوگا۔

نرم جوڑ والا انگوٹھا ذہنی عقل و شعور کے وافر ہونے کی بھی نشان دہی کرتا ہے۔ یعنی ارفع خیالات اور دولت کے حصول کی ترجمانی کر رہا ہوتا ہے۔ بہ نسبت سخت انگوٹھے کے مالک لوگوں کے نرم انگوٹھے والے لوگ زیادہ ولولہ انگیز اور پُر جوش ہوتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جو کچھ سوچتے ہیں اس کے زیادہ نتائج حاصل کرتے ہیں اور ان کا عمل بھی ان کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔

جب انگوٹھا ہاتھ کے ساتھ ملتا ہے اور یہ ہتھیلی کے ساتھ خوب مضبوطی کے ساتھ جڑا ہوا نظر آتا ہے تو ایسے شخص کی نشاندہی کرتا ہے جو کہ اپنے معاملات پر گرفت رکھنے والا ہوتا ہے۔ جو لوگ حقیقی معنوں میں کنجوس ہوتے ہیں ان کا انگوٹھا













حصہ دوم کی تصویر نمبر ۳ ۔ انگوٹھے کی مختلف صورتیں۔

ہاتھ کی طرف سے اکڑا ہوا اور اینٹھا ہوا نظر آتا ہے اور ناخن والا حصہ کسی حد تک اندر کی طرف جھکا ہوا ہوتا ہے۔ جیسے کہ یہ کسی چیز کو پکڑ رہا ہے اور چھوڑنا نہیں چاہتا۔

نرم جوڑ والا انگوٹھا بہ نسبت سخت جوڑ کے انگوٹھے کے مالک کے اپنی خواہشات اور آرزوئیں میں محرک اور اثر پذیر ہوتا ہے۔ جب کہ سخت جوڑ انگوٹھے والا اپنی تمناؤں کے اظہار سے پہلے اس کے اثرات کا جائزہ لینے کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے۔

اگر نرم جوڑ کے انگوٹھے والے سے آپ کچھ طلب کریں تو آپ دیکھیں گے کہ وہ فوراً ہی اسے پورا کرنے کا وعدہ کر لے گا لیکن اس کے برعکس سخت جوڑ کے انگوٹھے والا (تصویر نمبر ۳ کا جزو ۳) فوراً ہی انکار کر دے گا مگر بعدازاں آپ کی بات مان لینے کو تیار ہو جائے گا لیکن جب وہ ایک دفعہ کسی فیصلے پر پہنچ جائے گا تو وہ اس پر قائم رہے گا اور اس کے فیصلے کی جتنی مخالفت کی جائے گی اتنا ہی وہ اس پر اڑا رہے گا۔ اس لئے سخت انگوٹھا ایک شخص کی ترجمانی کرتا ہے جس میں قوتِ مدافعت بہت ہوتی ہے۔

جب انگوٹھے کا پہلا یا ناخن والا حصہ زیادہ لمبا ہوگا تو پھر اس کی قوتِ ارادی اور بھی مضبوط ہوگی۔ یہ لوگ نرم انگوٹھے والوں کے مقابلے میں بہت کم دوست بناتے ہیں۔ سفر کے دوران میں وہ کسی دوسرے شخص سے شاید ہی بات کریں گے اور اگر زیادہ سے زیادہ کریں گے بھی تو صرف یہاں تک کہ ریل یا لاری کی کھڑکی بند رکھی جائے یا کھول دی جائے۔ یعنی وہ صرف اپنی طلب کے لئے گفتگو کریں گے وگرنہ نہیں۔ خدا اس غریب مسافر کی بھی مدد کرے جس کا اپنا انگوٹھا بھی اپنے ساتھی ہی کی طرح سخت ہو اور وہ ساتھی ہی کی طرح اپنی ہی بات منوانے پر مصر رہے۔

اس کے برعکس نرم انگوٹھے والے اشخاص اجنبیوں سے بغیر کسی پس و پیش اور ہچکچاہٹ کے گفتگو شروع کر دیں گے اور وہ سفر کے دوران ہی دوسروں کو اپنا پکا

دوست بنا لیتے ہیں ۔ یہ لوگ صاحب مروّت، حلیم طبع، مہربان اور پرکشش ساکھی ہوتے ہیں اور دوسروں کی خواہش کا احترام کرنے میں پہل کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ صفت ایک قسم کی کمزوری ہے جس سے محتاط رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

وہ تمام عورتیں اور مرد جو کہ زندگی کے "آسان راستوں" کا انتخاب کرتے ہیں، ان کی اکثریت نرم انگوٹھوں کی مالک ہوتی ہے ۔ اس کی زیادہ مزید وضاحت دماغ کی لائن سے ہو سکے گی جو کہ ذہنی قوت کے ڈویلپ ہونے یا نہ ہونے کی نشان دہی کرتی ہے ۔

اُوپر سے موٹا انگوٹھا (تصویر نمبر ۳ جزو نمبر ۱) کی وجہ تسمیہ اس لاٹھی سے تعلق رکھتی ہے جس کا سرا موٹا ہوتا ہے ۔ جن لوگوں کا اس قسم کا انگوٹھا ہوتا ہے ان کی قوتِ ارادی مفرد ہاتھوں والی جیسی ہوتی ہے ۔ وہ اپنے نامعقول رویے اور سخت گیری میں جانوروں کی طرح ظالم ہوتے ہیں ۔ اگر ان کی مخالفت کی جائے تو جذبات میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں ۔ ان کو اپنے اوپر کنٹرول نہیں ہوتا اور وہ غصے میں جرم کا ارتکاب تک کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے بلکہ حد انتہا تک چلے جاتے ہیں۔

موٹا انگوٹھا "قاتل" ہونے کی بھی دلیل ہوتا ہے کیونکہ زیادہ تر قاتلوں کے انگوٹھے ایسے ہی دیکھے گئے ہیں ۔ البتہ اس قسم کے انگوٹھے والا قتل کے لیے خود کوئی پلان نہیں بنا سکتا یا کسی جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے کسی قسم کی تدابیر اختیار نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے اندر قوت ارادی کی شدید کمی ہوتی ہے ۔

کوئی انگوٹھا جتنا چھوٹا ہوگا وہ جذباتی طور پر اتنا ہی وحشی ہوگا اور اس میں سیلف کنٹرول کی اہلیت نہیں ہوتی ۔

کلائی نما انگوٹھا (تصویر نمبر ۳ جزو نمبر ۴) اور بالکل سیدھا انگوٹھا (تصویر نمبر ۳ جزو نمبر ۵) صفات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہوتے ہیں ۔ لیکن ان کا یہ فرق

"منطق" یا "قوت ادراک" کا ہوتا ہے۔ بالکل سیدھا انگوٹھا رکھنے والے لوگ ان چیزوں پر زیادہ انحصار نہیں رکھتے بلکہ ان کا انکار کر دیں گے لیکن اس کے برعکس ڈپلومیسی اور چالاکی میں ان کو استعمال کریں گے۔ جب کہ دوسری قسم والے انگوٹھے کے لوگ کوئی عقل نہیں رکھتے یا ان کی کوئی ڈپلومیسی نہیں ہوتی۔ لیکن اپنے ذاتی معاملات میں بحث مباحثے اور وجوہات پر انحصار کرتے ہیں۔

انگوٹھے کا تیسرا حصہ جو کہ محبت کی جگہ کے نیچے ہوتا ہے (تصویر نمبر ۶ ملاحظہ فرمائیے) جب لمبا ہوتا ہے تو یہ محبت یا جنسی خواہش کو کنٹرول کر لینے کی اہلیت کو اجاگر کرتا ہے جب یہ چھوٹا اور فربہ ہوگا تو جذبات یا جنسی طلب میں انتہائی شدت اور حیوانی فطرت کی ترجمانی کرے گا۔

اگرچہ اس کتاب میں انگوٹھے کی تمام تر صفات کو گہرائی کے ساتھ نہیں واضح کر سکا تاہم میں نے اپنے قاری کے لئے وہ سب کچھ مہیا کر دیا ہے جو کہ عام طور پر جاننا اہم اور ضروری ہوتا ہے۔

باب — ۲

انگلیاں

ان کا ایک دوسرے سے تعلق، ان کی ملائمت اور گرہیں

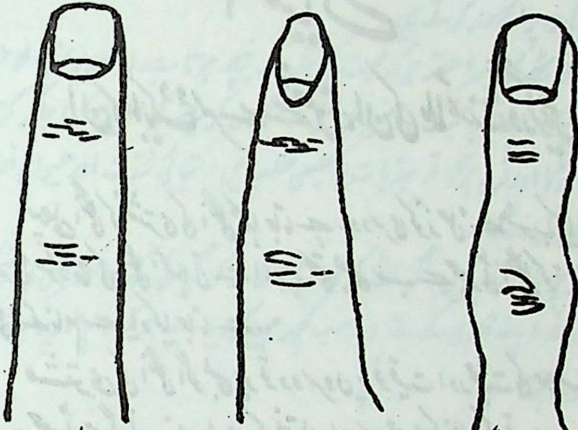
پہلی انگلی کو "مشتری کی انگلی" کہا جاتا ہے۔ دوسری کو "زحل" سے منسوب کیا جاتا ہے۔ تیسری "سورج کی انگلی" کہلاتی ہے اور چوتھی یعنی سب سے چھوٹی انگلی کو "عطارد کی انگلی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

مشتری کی انگلی اگر لمبی ہو تو دوسروں پر فوقیت اور محبت کی علامت ہوتی ہے جب یہ چھوٹی ہو گی تو یہ ذمہ داری کے فقدان اور سرد مہری کو ظاہر کرتی ہے۔

زحل کی انگلی جب لمبی ہو تو دانائی، تنہائی پسندی، کم سخنی اور علم دوستی کی نشانی سمجھی جاتی ہے اور جب چھوٹی ہوتی ہے تو نکما اور غیر سنجیدہ ہونے کی دلیل بنتی ہے۔

سورج کی انگلی جب لمبی ہو تو خوبصورت چیزوں سے پیار کرنے کی اہلیت، خود نمائی اور شہرت کی طلب کو ظاہر کرتی ہے۔ لیکن جب زیادہ لمبی ہو تو شہرت کے لئے طلب کی شدت، دولت سے محبت، جوئے بازی اور بڑے نفع کی امید پر روپیے کو صرف کرنے کا خطرہ مول لینے کے رجحان کی ترجمان ہوتی ہے لیکن جب چھوٹی ہوتی ہے تو ان ساری چیزوں سے نفرت کی دلیل بن جاتی ہے۔

عطارد کی انگلی جب لمبی ہوتی ہے تو ذہانت میں مضبوطی، زبانوں پر عبور اور اظہار رائے اور تقریر کی قوت کی نشاندہی کرتی ہے لیکن جب چھوٹی ہوتی ہے تو خیالات کے اظہار اور تقریر میں دشواری کی علامت ہوتی ہے۔ جب یہ ترچھی مڑی ہو اور دماغ کی لائن بھی بے ترتیب ہو تو بدی کے کاموں میں رجوع کرنے والی ذہانت کی نشانی ہوتی ہے۔



۱۔ مربع نما انگلی جس کے جوڑ ظاہر ہوتے ہیں۔ ۲۔ خمدار اور نوکیلی انگلی ۳۔ گرہ دار انگلی

حصہ دوئم کی تصویر نمبر ۹۔ انگلیوں کی مختلف صورتیں

انگلیوں میں یہ صفت ہونی چاہیے کہ وہ ہتھیلی کی نسبت سے لمبی ہوں۔ اس صورت میں یہ زیادہ ذہانت اور قوتِ سوچ وعمل میں اضافے کا باعث ثابت ہوتی ہیں۔ جب یہ چھوٹی اور موٹی ہوتی ہیں تو آدمی میں حیوانیت اور مادیت کے بھرپور جراثیم پل رہے ہوتے ہیں۔

جب انگلیاں ایک دوسرے کی طرف جھکتی ہوں اور جس طرف کو وہ جھکتی ہوں اس طرف کی انگلی کی صفات کو ظاہر کرتی ہیں۔

انگوٹھے پہلی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو تو یہ آزاد منش اور بے خوف آدمی کو ظاہر کرتی ہے۔

جب پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان فاصلہ ہو تو آزاد خیال ہونے کی دلیل بنتی ہے اگر دوسری اور تیسری انگلی کے درمیان فاصلہ ہوگا تو ایسے شخص کی زندگی کا راستہ حالات خود بخود بناتے ہوں گے۔

جب آپ دیکھیں کہ تیسری اور چوتھی انگلی کے درمیان فاصلہ ہے تو سمجھ لیں کہ یہ آدمی اپنی مرضی کا آپ مالک ہے اور اس کا عمل آزادانہ ہوگا۔

جب انگلیاں ڈھیلی ڈھالی ہوں اور پیچھے کی طرف جھکتی ہوں تو یہ شخص وسیع الذہن ہوگا اور اس کے اندر خیالات یا تجاویز پر بہت جلد گرفت کر لینے کی اہلیت موجود ہو گی۔ لیکن ان آدمیوں کے مقابلے میں جن کی انگلیاں مضبوط اور سخت ہوتی ہیں۔ اپنی گرفت کو تادیر قائم رکھنے میں کم تر ہوتے ہیں۔

جب انگلیاں اندر کی طرف کو خم ہوتی ہیں تو ایسے شخص میں نئے خیالات کو جلدی قبول کر لینے کی اہلیت کم ہوگی۔ بڑا محتاط اور دھیما ہوگا اور جو کچھ اسے معلوم ہوتا ہے یا اس کے پاس ہوتا ہے اس پر قناعت کرنے میں عافیت سمجھتا ہے۔

ملائم اور نرم جوڑوں والی انگلیاں، گرہ دار انگلیوں کی نسبت زیادہ محترک اور موثر شخص کی نشاندہی کرتی ہیں۔ گرہ دار انگلیاں خیالات کی تیز رفتاری اور آراستگی کو مضبوطی سے پکڑ لیتی ہیں اور ایسے لوگ اپنے پروگراموں اور کاموں میں بڑی لگن رکھتے ہیں۔ ایسی انگلیاں عام طور پر منصوبہ سازوں کی ہوتی ہیں۔

باب ـــ ۴

ہاتھ کے ناخن

ہاتھ کے ناخنوں کا مطالعہ کئی بیماریوں کی نشان دہی کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ فنِ دست شناسی کا یہ حصہ اب ڈاکٹروں اور حکیموں کے ہاں بھی قبولیت کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ جو کہ مریض کے ہاتھ پر اس کے ناخنوں سے بیماری کی تشخیص کرتے ہیں اور یہ تشخیص شاذ و نادر ہی غلط ثابت ہوتی ہے۔ یہ بیماریاں خاص طور پر وراثت میں ملنے والی بیماریاں ہوتی ہیں۔ ان میں پھیپھڑوں کی بیماریاں، دل کی بیماریاں، اعصابی اور ریڑھ کی بیماریاں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

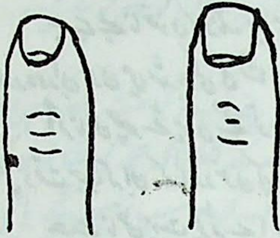
ناخنوں کی چار قابلِ ذکر اقسام ہوتی ہیں یعنی لمبے ناخن، چھوٹے ناخن، چوڑے ناخن اور تنگ ناخن۔

لمبے ناخن

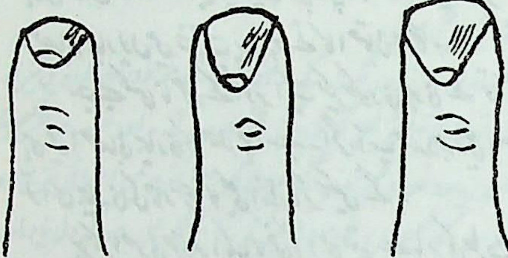
جب ناخن بہت لمبے ہوں گے تو عام جسمانی اور اعصابی ساخت اُس نسبت سے زیادہ مضبوط ہو گی، جب کہ ناخن درمیانے قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ کہ جن کے ناخن لمبے ہوتے ہیں وہ زیادہ تر پھیپھڑوں اور چھاتی کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور یہ صورت حال اس وقت شدت اختیار کر لیتی ہے جب کہ لمبے ناخن کمان نما ہوتے ہیں۔ اس قسم کے ناخن جب کہ وہ چھوٹے ہوتے ہیں تو ایسی بیماریوں کی نشان دہی کرتے ہیں جو کہ گلے اور اس کے اوپر سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً نزخرے، گلے کی دکھن اور

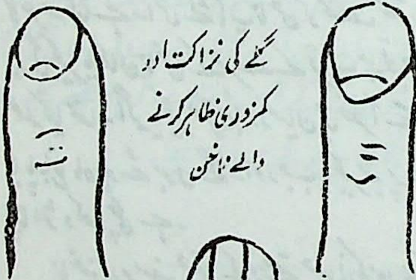
حصّہ دوم کی تصویر نمبر ۵ ۔ ناخنوں کی مختلف صورتیں ۔

(سامنے) چھوٹے مربع نما ناخن کمزور دل کے ترجمان ہوتے ہیں ۔



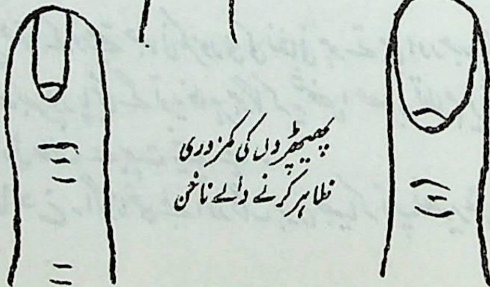
سیپ یا گھونگھا نما ناخن رعشے اور لقوے کی طرف رجحان کرتے ہیں ۔





چھاتی کی کمزوری اور نرمی اور کھانسی کے عوارض کی نشاندہی کرنے والے ناخن

گلے کی نزاکت اور کمزوری ظاہر کرنے والے ناخن



پھیپھڑوں کی کمزوری ظاہر کرنے والے ناخن

ریڑھ کی کمزوری والے ناخن

سانس کی نالیوں کی تمام قسم کی تکالیف کو ظاہر کرتی ہیں۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۵)

جب لمبے ناخنوں کا رنگ نیلاہٹ کی طرف مائل ہوتا ہے تو زیادہ جسمانی کمزوری اور دورانِ خون میں شدید کمی کی نشانی ہوتا ہے۔

اگر ناخن چھوٹے ہوں گے تو دل کی کمزوری کو ظاہر کرتے ہوں گے۔ خاص طور پر اس وقت جب کہ ان کے اندر خون کی رنگ بہت ہی کم ہو یا نظر ہی نہ آتی ہو۔

جب ناخن بہت چوڑے اور ہموار ہوں گے اور ان کی تہہ گوشت میں دبی ہوئی ہوگی تو ان سے اعصابی بیماریوں کا پتہ چلے گا اور اگر یہ اُبھرے ہوئے ہوں گے، تو اعصابی بیماریوں میں شدت پیدا ہونے کا احتمال ہوگا۔

جب کسی ناخن کے اُوپر ایک لکیر کھودی ہوئی ملے تو سمجھ لیں کہ اس آدمی پر حال ہی میں اعصابی بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ اگر آپ مندرجہ ذیل اصولوں کی پیروی کریں گے تو اس بیماری کی تاریخ کا بھی اندازہ کر سکیں گے۔

چونکہ اصولی طور پر ایک ناخن کو اپنی تہہ سے باہر کی طرف بڑھنے کے لئے نو مہینے کا عرصہ لگتا ہے۔ اس لئے آپ ناخن کو مختلف حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ جب یہ اُبھری ہوئی لکیر یا کمان ناخن کے سرے کے قریب ہو تو جان لیں کہ بیماری نے نو مہینے پیشتر حملہ کیا تھا۔ اگر یہ لکیر تقریباً درمیان میں نظر آئے تو بیماری کو گزرے ہوئے کوئی چار یا پانچ ماہ ہوئے ہوں گے۔ اور جب یہ لکیر تہہ پر ملے تو سمجھ لیں کہ ایک ماہ پیشتر بیماری کا اپنا اثر دکھلا چکی ہے۔

ناخنوں پر سفید قسم کے دھبے جسمانی کمزوری کی نشانی ہوتے ہیں اور جب آپ ناخن کو ان دھبوں سے بھرپور پائیں گے تو یہ ظاہر ہوگا کہ یہ شخص اعصابی نظام میں شدید کمزوری کی وجہ سے نارمل حالت سے بہت نیچے ہے۔

لمبے تنگ ناخن۔ اگر ناخن لمبے اور تنگ ہوں جیسا کہ آپ تصویر نمبر ۵

میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں تو یہ ریڑھ کی کمزوری کو ظاہر کرتے ہیں اور جب باریک اور بہت خمدار ہوں تو ریڑھ میں کجی اور جسمانی بناوٹ میں شدید کمزوری کو ظاہر کرتے ہیں۔

چوڑے اور ہموار ناخن

جب ناخن بہت چوڑے اور ہموار ہوں اور اپنے آپ کو گوشت سے باہر کی طرف بڑھنے کا رجحان رکھتے ہوں تو رعشے اور لقوے کے خطرناک حملے کی نشاندہی کر رہے ہوں گے۔ اور یہ خطرہ اور بھی شدید ہوگا جب کہ وہ سیپ نما ہوں گے یا تہہ پر نوکدار اور خمیدہ ہوں گے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۵) جب یہ ناخن سفیدی مائل یا نیلے ہوں گے تو بیماری بہت بڑھ چکی ہوگی۔

اگر ناخنوں پر بڑے بڑے زرد رنگت کے دھبے ہوں گے تو دورانِ خون میں تیزی اور دل کے کام کرنے کی قوت میں تیزیٔ عمل کو ظاہر کرتے ہوں گے۔ اور جب وہ غیر معمولی طور پر بڑے ہوں گے اور زیادہ تعداد میں ہوں گے تو دل کی دھڑکنوں میں انتہائی تیزی اور دباؤ کو ظاہر کریں گے اور دل کے خلیوں پر زیادہ بوجھ پڑ رہا ہوگا جس سے کہ دل یا دماغ کی شریانوں کے پھٹنے کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہوگا۔ اگر یہ دھبے بہت چھوٹے ہوں تو صورتِ حال برعکس ہوتی ہے۔ یعنی دورانِ خون کمزور ہوتا ہے اور دل یا دماغ کی کارکردگی کا عمل دھیما ہوتا ہے۔ جب ایسا آدمی موت کے قریب ہوتا ہے تو یہ دھبے پہلے نیلے ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں ان کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔

باب — ۵

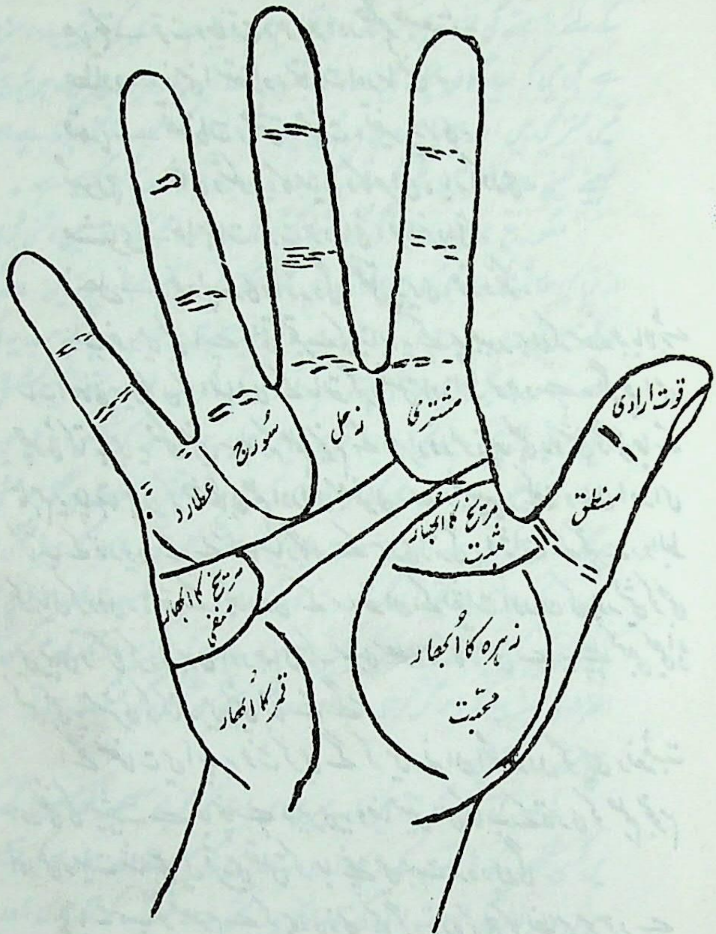
ہاتھ کے اُبھار اور اُن کی تشریح

ہاتھ کے اُبھاروں کی جو صورتیں ہوتی ہیں وہ آپ تصویر نمبر ۶ میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ یہ اُبھار بڑے قابل ذکر انداز میں کسی شخص کے کیریکٹر، اس کے مزاج، سیرت اور عادات کی صفات کے علاوہ اس کے جذبات کی مختلف صورتوں کو اجاگر کرتے ہیں۔

روئے زمین کے جنوبی حصے میں رہنے والی قومیں شمالی حصّوں میں رہنے والی قوموں کی نسبت زیادہ جذباتی اور پُرجوش ہوتی ہیں اور ان کے اُبھاروں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ وہ تمام لوگ جن کے ہاتھوں کے اُبھار نمایاں اور واضح ہوتے ہیں اپنے احساسات اور جذبات کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں یعنی پُرجوش ہوتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جن کی ہتھیلیاں چوڑی ہوتی ہیں اور ان کے اُبھار نا پختہ ہوتے ہیں۔

ہاتھ کے اُبھاروں کو وہی نام دیئے گئے ہیں جو کہ سات بڑے سیارگان کو دیئے گئے ہیں جن کی نسبت سے کرۂ ارض پر قسمت یا تقدیر کی تشخیص کی جاتی ہے یعنی سُورج، قمر، زہرہ، عطارد، مریخ، مشتری اور زحل اُبھاروں کو یہ نام یونان کے فن دست شناسی کے ماہروں نے دیئے تھے اور ان کی خصوصیات وہی بیان کی گئی ہیں جو کہ سات سیارگان کی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

زہرہ — محبت، جنسی قوت اور جذبات



حصہ دوم کی تصویر نمبر ٦ ۔ ہاتھ کے ابھار کی صورتیں ۔

مریخ — قوت وطاقت، حوصلہ اور جنگجو طبیعت۔

عطارد — ذہنی استعداد، تجارت اور سائنس۔

قمر — تصورات، عشق ومحبت، تغیر پذیری۔

سورج — شان وشکوہ، کامیابی وکامرانی، بار آوری۔

مشتری — خواہشات، قوتِ خود نمائی، فرمانروائی۔

زحل — خود پسندی، آزردگی، تحمل پذیری، غور وفکر۔

بذاتِ خود میں بھی اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ مندرجہ بالا بڑے سات آسمانی سیارگان کا انسانوں کے ساتھ گہرا تعلق اور اثر موجود ہے۔ اگرچہ اس چھوٹی کتاب میں یہ ممکن نہیں ہے کہ علم نجوم کے اسرار ورموز پر بھی روشنی ڈالی جائے تاہم یہ چاہتا ہوں کہ تشنگانِ علم اور اس مضمون سے دلچسپی رکھنے والوں اور اس کتاب کے قاریوں کے لئے ان سیارگان کے ہماری زندگی پر اثرات کے گہرے روابط کو بیان کر دوں۔ ہاتھ کے ابھاروں کے ساتھ ان کے اثرات اور ان کی پوزیشن کو بھی میں یہاں واضح کر رہا ہوں اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے یہ پہلے کبھی بھی اور کسی بھی پامسٹری کی کتاب میں نہیں بتلائے گئے۔

اگلے صفحات میں آپ یہ نوٹ کریں گے کہ میں نے ان ابھاروں کو پہلی دفعہ مثبت اور نفی کی حیثیت سے جانچا ہے۔ میری یہ وضاحتیں اس کتاب کے قاری کو علمِ نجوم اور فن دست شناسی میں قریبی تعلق کو جانچنے میں بہت مدد دیں گی۔

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ہماری زمین کے گرد بارہ برج کا نظام موجود ہے جسے راس چکر کہا جاتا ہے جو کہ نظام شمسی کے ان بڑے سات سیارگان سے متعلق ہے۔

علمِ نجوم اور علم ہیئت دونوں کے ماہرین نے ان بارہ برجوں کو پوری کائنات

کے لئے راستے کی نشاندہی کرنے والا نظام قرار دیا ہے۔ اس کی ترتیب ۳۶۰ منزلوں میں ہے جن میں کہ سیارگان چلتے ہیں اور اس ترتیب کے اندر بارہ بروج ہیں۔ ہر برج کی اپنی تیس منزلیں ہیں اور ہمارا سورج ہر برج میں ۳۰ دنوں کے بعد داخل ہوتا ہے اور بارہ مہینے یعنی ۳۶۰ منزلیں طے کرنے کے بعد بارہ بروج کا سفر مکمل کرتا ہے۔

سورج جو ہماری زندگی کی نمائندگی کرتا ہے اور اس کائنات میں اتنی بڑی بعید از قیاس طاقت ہے جس کا ہم اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں۔ یہ مجموعی طور پر زمین سے کوئی تین لاکھ تیس ہزار (۳,۳۰,۰۰۰) گنا بڑا ہے۔ لہذا یہ حقیقت ظاہر ہے کہ جب یہ ایک برج سے دوسرے برج میں داخل ہوتا ہے تو اس کی اس تبدیلی اور مقناطیسی کشش کے اثرات زمین پر پڑتے ہیں۔ چنانچہ یہ قیافہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اپریل میں پیدا ہوا ہے اس کی طبیعت اور اس کا مزاج اس آدمی سے یقیناً مختلف ہوگا جو مئی میں پیدا ہوگا۔ اسی طرح سے اس کی قسمت یا اس کا مقدر بھی جو کہ اس کے پیدائشی حالات سے منسلک ہوتا ہے یقیناً الگ صورت کا مالک ہوتا ہے۔ طبیعت اور مزاج ہی کسی آدمی کا کیریکٹر بناتے ہیں اور یہ کیریکٹر ہی ہوتا ہے جو کہ تہذیب و تمدن میں کسی شخص کی انفرادی حیثیت کو اجاگر کرتا ہے اور در اصل یہی کسی شخص کی قسمت ہوتی ہے جسے ہم مقدر کہتے ہیں۔

اس کتاب کے قارئین اب میری اس بات کو بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ جب میں کسی شخص کے ہاتھوں کے ابھاروں سے اس کی صحت اور بیماری کی نشاندہی کرتا ہوں اور اس کی نسبت اس کی تاریخ پیدائش سے منسلک کرتا ہوں اور اس کی نسبت اس کی تاریخ پیدائش سے منسلک کرتا ہوں تو اس کے درست ہونے کی تصدیق بذاتِ خود نظامِ سیارگان کی رفتار اور تبدیلی سے ہوتی ہے۔

ہتھیلی کے اوپر مریخ کے ابھار کی دو صورتیں ہوتی ہیں (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۶)

ایک حصّہ تو زندگی کی لائن کے اُوپر والے حصّے میں ہوتا ہے۔ اور دوسرا حصّہ وہ جگہ ہوتی ہے جو کہ دل کی لائن اور دماغ کی لائن کے درمیان ہوتی ہے۔ پہلا حصّہ تو انسان کی جسمانی نشو و نما کو ظاہر کرتا ہے۔ جب کہ دوسرا حصّہ ذہنی نشو و نما کو اجاگر کرتا ہے پہلا اگر بڑا ہے تو یہ مثبت سمجھا جائے گا اور یہ ان لوگوں کے لئے زیادہ اہمیت کا باعث ہوتا ہے جو کہ ۲۱ مارچ اور ۲۱ اپریل کے درمیان پیدا ہوتے ہیں اور کسی حد تک ۲۸ اپریل تک پیدا ہونے والوں کے لئے بھی اہمیت رکھتا ہے۔

نظامِ بروج میں سال کا یہ حصّہ مریخ کا گھر (مثبت) کہلاتا ہے دوسرا حصّہ منفی تصوّر کیا جاتا ہے اور یہ ان لوگوں کے لیے اہمیت رکھتا ہے جو کہ ۲۱ اکتوبر اور ۲۱۔ نومبر کے درمیان پیدا ہوتے ہیں اور کسی حد تک ۲۸ نومبر تک پیدا ہونے والوں کے لئے بھی اہم ہوتا ہے۔ کیونکہ نظامِ بروج میں سال کا یہ حصّہ مریخ کا گھر (منفی) کہلاتا ہے۔

اب ہم ان دونوں صورتوں کے فرق کو جانچیں گے کہ یہ ذہن اور جذبات وعادات پر حقیقتاً کتنا اثر ڈالتی ہیں اور یہ کہ ان کا بیماری کی طرف رجحان اور صحت سے کیا تعلق ہوتا ہے؟

مریخ کا پہلا اُبھار

مریخ کا پہلا اُبھار جو زندگی کی لائن کے اُوپر کے حصّے میں ہوتا ہے۔ اس شخص پر جو کہ ۲۱۔ مارچ سے ۲۱۔ اپریل تک بلکہ ۲۸۔ اپریل تک پیدا ہوتا ہے کی زندگی پر جو اثرات ڈالتا ہے وہ حسبِ ذیل ہیں :-

یہ شخص شاندار اور مضبوط جنگجویانہ طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔ اور زندگی کے تمام مسائل میں برسرِ پیکار نظر آتا ہے۔ خواہ وہ کاروباری مسائل ہوں یا فوجی یا قومی

مسائل ہوں۔ یہ لوگ ہر لحاظ سے پیدائشی جنگجو ہوتے ہیں۔ وہ جس پیشے کو بھی اختیار کرتے ہیں۔ ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ اس میں کسی لیڈر کی طرح کامیاب و کامران ہوں۔ اور اگرچہ ان کی ذہنی قابلیت اوسط درجے کی ہوتی ہے لیکن وہ عام طور پر کاروباری اداروں یا سرکاری محکموں کے سربراہ ہوتے ہیں اور بڑی بڑی ذمہ داریوں کو قبول کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔

یہ لوگ اپنے مقاصد اور اپنے ارادوں کی تکمیل میں بڑے سرکش ہوتے ہیں۔ وہ کسی بھی قسم کی تنقید کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ تنقید کرنے والے کو بہت بُری نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کے اندر خودنمائی کا شوق حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ کسی کے مشورے کو پلے نہیں باندھتے۔ اور جب تک وہ اپنے کسی اچھے یا بُرے کام میں ناکامی سے دوچار نہیں ہوتے کسی سے صلاح لینا پسند نہیں کرتے وہ صرف اپنی پسند کے مطابق ہی راستہ اختیار کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ صحیح راستے پر ہیں۔ اور دوسروں کی طرف سے تھوڑے سے اختلاف کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ اپنے بہترین دوستوں پر بھی بھروسہ نہیں کرتے خواہ وہ انہیں کتنا ہی اچھا مشورہ دینے والے کیوں نہ ہوں ایسے لوگوں کو بڑی حکمت اور مہربانی سے ہی رام کیا جا سکتا ہے تھوڑی سی انگیخت پر ہی وہ لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ بڑے تیز اور گرم مزاج ہوتے ہیں لیکن جب طوفان تھم جاتا ہے اور ان کے غصے کی شدت ختم ہو جاتی ہے تو وہ اپنے جذبات میں قابو سے باہر ہو جانے اور اپنے ظالمانہ رویے پر سخت افسوس کرتے ہوئے بھی ملیں گے۔

اصولی طور پر ایسے لوگ فطرتی طور پر اچھے اور فیاض ہوتے ہیں۔ لیکن اپنے عمل میں بڑے سخت اور جذباتی ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا نقص یہ ہوتا ہے

کہ انہیں اپنے آپ پر کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ وہ غصّے میں پاگل پنے کی حد تک چلے جاتے ہیں۔ اور اگر ان کے ہاتھ پر دماغ کی لائن اچھی اور واضح نہ ہو تو وہ ترقی کے تمام مواقع کھو دیتے ہیں، اور ان کی اندر لیڈر شپ کی جو پُرکشش قوت موجود ہوتی ہے۔ اسے ضائع کر دیتے ہیں۔

یہ لوگ اصولی طور پر اپنے محبّت کے معاملات اور اپنی گھریلو زندگی میں بہت ہی بدقسمت ہوتے ہیں اُن کی زندگی میں کوئی ایسی عورت داخل نہیں ہوتی جو انہیں سمجھ سکے۔ اگر وہ خوش قسمتی سے اپنی بیویوں کی مخالفت سے بچ بھی جائیں تو اپنے بچوں سے ان کی زبردست ان بن رہتی ہے۔

جہاں تک ان لوگوں کی صحت کا تعلق ہوتا ہے وہ عموماً بخار اور خون کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ خاص طور پر اپنی ابتدائی زندگی میں بیمار ہی رہتے ہیں۔ نوجوانی میں بھی تشنج، مرگی اور سخت قسم سردرد کا شکار رہتے ہیں اور دانتوں کی تکالیف سے سخت پریشانی اٹھاتے ہیں۔

اپنی عمر کے آخری حصّے میں وہ سکتے، دائمی سردرد اور دیگر دماغی عارضوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر جب کہ ان کے ہاتھ پر دماغ کی لائن ٹوٹی پھوٹی یا زنجیر نما ہو گی ایسے لوگوں کو نصیحت کرنی چاہیئے کہ وہ دوسروں پر اعتماد کرنے کی عادت ڈالیں اپنے جذبات پر کنٹرول کرنا سیکھیں اور سب سے ضروری یہ ہے کہ شراب اور دیگر ہر قسم کی نشہ آور چیزوں سے اجتناب کریں۔ کیونکہ اصولی طور پر یہی چیزیں ہیں جو کہ تمام برائیوں کی جڑ بنتی ہیں اور آدمی کو اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہتا۔

ایسے لوگوں کو دوسروں کی نسبت زیادہ نیند لینی چاہیئے زیادہ آرام کرنا چاہیئے اور کھلی فضا میں ورزش کرنی چاہیئے۔ اور سب سے مقدم یہ ہے کہ اپنے فخر و غرور کو ختم کر دیں اور اپنے جذبات پر کنٹرول کریں۔ ان میں سے جو لوگ اپنے آپ کو کنٹرول

کرنا سیکھ لیتے ہیں وہ زندگی میں انتہائی کامیاب اور کامران نظر آتے ہیں۔

مریخ کا دوسرا اُبھار

مریخ کا دوسرا اُبھار دل اور دماغ کی لائینوں کے درمیان ہوتا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۶) اور یہ اُن لوگوں کے لئے اہمیت کا حامل ہوتا ہے جو کہ ۲۱ اکتوبر اور ۲۱ نومبر کے درمیان پیدا ہوتے ہیں بلکہ کسی حد تک ۲۸ نومبر تک پیدا ہونے والے بھی ان میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ نظام سیارگان اور بروج کا ماہ و سال کا یہ حصّہ مریخ کا گھر (منفی) کہلاتا ہے۔

کیریکٹر اور عادات و خصلات میں یہ لوگ پہلی قسم والے لوگوں سے بڑے ہی مختلف ہوتے ہیں۔ چونکہ مریخ کے اُبھار (منفی) کا تعلق ذہن سے ہوتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی تمام صفات ذہانت اور فراست سے تعلق رکھتی ہیں اور دوسرے لوگوں وغیرہ سے بھی ان کے تعلقات اسی وساطت سے قائم ہوتے ہیں۔ ذہنی طور پر یہ لوگ بڑے حوصلہ مند اور وسیع النظر ہوتے ہیں اور ان کے اندر جسمانی قوت کی بجائے اخلاقی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کو نمائشگاہوں سے نفرت ہوتی ہے اور خون خرابے یا لڑائی جھگڑے وال میں حصّہ نہیں لیتے۔ تاہم وہ ذہانت و فراست کے اعتبار سے ایک دوسرے پر خوبصورت حملے کرنے کو بہت پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ بحث مباحثوں اور مناظروں میں حدامکانی تک عالمانہ اور فاضلانہ حملوں سے نہ صرف لطف اندوز ہوتے ہیں بلکہ اپنی فوقیت بھی ظاہر کرتے ہیں۔ وہ مریخ کے پہلے اُبھار والے لوگوں کی نسبت زیادہ پختہ ارادوں کے مالک ہوتے ہیں بلکہ اپنے نظریات میں ان سے زیادہ سرکش ہوتے ہیں لیکن اپنی رائے کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور ان لوگوں کو جو کہ صحیح مواقع کی تلاش میں ہوتے ہیں اپنے صحیح مشوروں سے نوازتے ہیں اور ان کے دشمنوں کو حیران و پریشان کر دیتے ہیں۔

یہ لوگ لیڈروں کی نسبت اداروں کے انتظامی سربراہ کی حیثیت سے زیادہ کامیاب ہوتے ہیں اور ان کی شاندار ذہنی عسکری قوت اپنے لئے شاندار میدان کارکردگی تلاش کر لیتی ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ میدان جنگ میں جرنیل کا ذہن کام کر رہا ہوتا ہے چنانچہ یہ لوگ اپنے مقابلے کے دشمن کو اپنے بہترین حربوں، منصوبوں اور فن سپاہ گری کے ذریعے سے اپنی ذہنی تجاویز اور فہم و فراست کے ہتھیاروں سے شکست دیتے ہیں۔

یہ لوگ جب زیادہ تربیت یافتہ نہیں ہوتے یا ان کی نشوونما اچھے ماحول میں نہیں ہوتی تو پھر یہ اپنی تجاویز اور مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر قسم کا حربہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنا مقصد حاصل ہونے تک کسی طور پر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ یہ لوگ خطرناک اور بدترین دشمن بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور مخالفت میں تو وہ تلوار اٹھانا معمولی بات سمجھتے ہیں۔

مریخ کی منفی قوت رکھنے والے ایک مخفی قسم کی قوت کشش رکھتے ہیں جو کہ دوسروں کے ساتھ معاملات طے کرتے وقت اسے غیر ارادی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ قدرتی طور پر یہ ہپناٹزم کرنے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے لوگ ہوتے ہیں۔ مخفی اور پوشیدہ علوم کی سوسائٹیوں اور تنظیموں کے ساتھ ان کا بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔

جب وہ کسی بہت ہی اعلیٰ قسم کے منصوبے پر کام کر رہے ہوتے ہیں تو دوسروں کی بہتری کے لئے وہ اپنی ان شاندار اور حیرت انگیز صفات کو استعمال کرتے ہیں خاص طور پر جب کہ وہ کسی دوا یا سائنس کے مطالعہ کے لئے کوئی ذمہ داری قبول کرتے ہیں حالانکہ ان کاموں کے لئے وہ کوئی مناسب شخصیت نہیں ہوتے۔

مریخ کی منفی قوت کے مالک عام طور پر اتنے مختلف طبیعت اور اتنے عجیب العادات ہوتے ہیں کہ ان کو کسی خاص کیریئر کے ساتھ منسلک کرنا بڑا ہی مشکل ہوتا ہے۔ اگر ان کی

دماغ کی لائن ایک اچھی اور واضح لائن ہو تو پھر ان کی ذہنی اہلیت کے سامنے کوئی کام کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ جس میں وہ ہاتھ ڈالیں اور کامیاب نہ ہوں۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ یہ لوگ زندگی کے شروع میں جس کام کی اہلیت حاصل کرتے ہیں اسے جاری نہیں رکھتے اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اپنے پیشے میں تبدیلیاں کرتے رہتے ہیں بالکل ایسے ہی جیسے کہ کہاوتی بلی کے متعلق کہانیاں مشہور ہیں۔

ان میں بدترین قسم کا تعلق یہ ہے کہ یہ اپنے گردوپیش کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کرتے اور نہ ہی ان لوگوں کے ساتھ نباہتے ہیں جن سے تعلقات قائم کرتے ہیں۔ اگر ان کو بدکردار لوگوں میں پھینک دیا جائے تو وہ ان کو اپنے ساتھی کی حیثیت سے قبول کر لینے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں بلکہ ان جیسا ہو جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان کا اچھے اثر و رسوخ کے لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا ہو جائے تو پھر یہ اپنے آپ کو ان سے کہیں بہتر ڈویلپ کر کے اپنی عظمت کا اظہار کرتے ہیں۔

نظام سیارگان میں ان لوگوں کو جب کہ یہ کم سلجھے ہوئے اور کم تربیت یافتہ ہوتے ہیں، ان کی تشبیہ ایک عقرب (بچھو) سے دی گئی ہے جو اپنی ہی دم کو زخمی کر رہا ہوتا ہے۔ اور جب یہ بہت خوب سلجھے ہوئے اور خوب تربیت یافتہ ہوتے ہیں تو ان کی تشبیہ ایک ایسے شاہین سے دی گئی ہے جو اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے بلند نظروں سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس قسم کی تشبیہ بڑے حقیقی انداز میں ان لوگوں کی دوہری خصلت کو ظاہر کرتی ہے۔ جب یہ کم سلجھے ہوئے اور کم تربیت یافتہ ہوتے ہیں تو دوسروں کے لئے بہت کم نقصان دہ یا تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ بلکہ اپنی ہی ذات کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اپنی ہی تباہی کا سامان پیدا ہوتے نظر آتے ہیں۔ اور جب یہ خوب سلجھے ہوئے اور تربیت یافتہ ہوتے ہیں تو پھر حقیقت یہ ہے کہ ان سے منسوب شاہین کی تشبیہ عین ان کے حسب حال ہوتی ہے جو بلندی کی طرف پرواز کرتا ہے اور زمین کی پابندیوں کو

توڑتا ہوا بہت اونچا چلا جاتا ہے۔
چنانچہ جب مریخ کی منفی قوت رکھنے والے عین جوانی کے عالم میں ہوں تو یہ ضروری ہے کہ ان کی بہترین تربیت، کی جائے اور انہیں اعلیٰ صفات کے مالک ساتھیوں کے ساتھ رکھا جائے اور ان کو خصوصی طور پر اپنی جنسی خصلت کو کنٹرول کرنے کی ہدایت کی جائے اور جنس زدہ تمام لوگوں اور اس موضوع کی کتابوں سے بہت دُور رکھا جائے۔
جہاں تک ان کی صحت کا تعلق ہے تو یہ لوگ اپنی ابتدائی عمر میں جسمانی طور پر کمزور اور لاغر ہوتے ہیں لیکن نصف عمر کے قریب پہنچ کر جسم اور فربہ ہو جاتا ہے۔ اس کلاس کے مرد اور عورتوں کے جنسی اعضاء خصوصاً عالمِ نوجوانی میں عموماً کمزور اور بیمار ہوتے ہیں گردے اور خصیوں میں بھی نقص ہوتا ہے مگر جب عمر کے تیسرے حصے میں داخل ہوتے ہیں تو ان کے معدے اور نظامِ ہضم میں بدنظمی پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہیے کہ اپنی ساری زندگی میں اپنی خوراک میں بڑے محتاط اور متوازن رہیں۔

مشتری کا اُبھار اور اس کی تشریح

مشتری کا اُبھار پہلی انگلی کی تہہ میں ہوتا ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۶) یہ اُبھار جب وسیع اور بڑا ہوتا ہے تو یہ دوسروں پر اپنی فوقیت اور حاکمیت کی خواہش کی ترجمانی کرتا ہے۔ اس اُبھار کے مالک کا مقصدِ حیات کسی عظیم کام کی تکمیل کرنا ہوتا ہے۔ وہ ایک لیڈر یا رہنما کی حیثیت سے لوگوں کو منتظم کرنا اور ان کی رہنمائی حاصل کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ لیکن ان صفات کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے کی صورت اس وقت ہی بنتی ہے جب کہ ہاتھ پر دماغ کی لائن بڑی واضح، صاف اور لمبی ہو۔ لیکن اگر دماغ کی لائن کمزور اور بدنما ہو تو مشتری کا بڑا اُبھار فخر وامتیاز، گھمنڈ، خود بینی، پُراعتمادی اور اپنی مرضی کا آپ مالک ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اُبھار کا یہ نشان جب کہ ہاتھ کی لکیریں بھی شاندار

ہوں تو اس کے مقابلے میں کوئی بھی دوسرا نشان محض کردار کی بلندی اور مقصد کی ارفعیت کے سہارے اس سے بڑھ کر کامیابی اور کامرانی کا باعث نہیں بنتا۔

اس ابھار کو اس وقت ثبت کا درجہ دیا جاسکتا ہے جب کہ اس سے تعلق رکھنے والا ۲۱۔نومبر اور ۲۰۔دسمبر یا کسی حد تک ۲۸۔دسمبر تک کے درمیان پیدا ہوا ہو۔ یہ لوگ قدرتی طور پر حوصلہ مند، بے خوف، نڈر اور دلیر ہوتے ہیں۔ اور جس مقصد کو پورا کرنے کا تہیہ کر لیتے ہیں اُسے پورا کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ مقصد براری کے لئے ان کا عمل اس طرح سیدھا اور مضبوط ہوتا ہے جس طرح کہ کندھے سے سیدھا نشانہ لگایا جاتا ہے یعنی وہ اپنے عزم اور ارادے کو پورا کرنے کے لئے اپنی پوری قوت سے عمل پیرا ہوتے ہیں اور اس طرح ان کے مخالف اور دشمن بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ جو کچھ بھی کرنے کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہ ہمہ وقت اسی کی طرف اپنی توجہ مذکور کر دیتے ہیں اور سوائے اپنے عمل کے اور کسی طرف دھیان نہیں دیتے۔ خصوصاً اس وقت تک تو وہ اور بھی سخت ہو جاتے ہیں جب کہ وہ اپنے راستے مخالفوں کو سدراہ پاتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ یہ لوگ قابل عزّت، واجب الاحترام اور ارادے کے پکّے ہوتے ہیں اور اگر ان پر بھروسہ کرے اور اعتماد رکھے تو وہ اس پر پورا اترتے ہیں۔

عموماً وہ قول کے سچّے اور بات کے دھنی ہوتے ہیں اور اپنی راہ میں کسی قسم کی مخالفت کی کوشش کو بہت بُری طرح کچل دینے کے لئے پوری قوت استعمال کرتے ہیں اور اس سلسلے میں اگر کسی کو دھوکا دے کر فتح حاصل کی جاسکتی ہے تو اس سے بھی گریز نہیں کرتے۔ خواہ اس صورت میں ان کے اپنے مقصد کو کتنا ہی نقصان کیوں نہ پہنچے۔

کاروباری معاملات اور بڑے بڑے اداروں میں وہ کار نمایاں سرانجام دیتے ہیں

اور اپنی محنت اور اصول پسندی کی وجہ سے بہت جلد سرکاری یا نیم سرکاری اداروں کے سربراہ بن جاتے ہیں۔ یہ لوگ شاذونادر ہی سیاست دان بنتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی بھی دوسری جماعت کے مقاصد کے سامنے کسی بھی حالت میں جھکنا پسند نہیں کرتے۔ تمام قسم کے لوگوں میں وہ واحد قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو کہ اپنے مستقبل کے لئے خود پسند کاموں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر اگر ایسے شخص کا باپ اگرچہ معروف مذہبی شخصیت ہی کیوں نہ ہو مگر وہ اس کے نقش قدم پر چلنا یا اس کے خیالات کو اپنانا کوئی ضروری نہیں سمجھتا۔ اور پسند کے پیشے یا کام کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اوائل عمری میں ایسے افراد اپنے والدین کے لئے پریشانی اور تشویش کا باعث بنتے ہیں۔ لیکن وہ ہمیشہ اپنی پسند کے کام کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں اور اپنی پسند کو انتہا تک پہنچانے کے لئے وہ اپنے پسندیدہ کاموں میں کئی دفعہ تبدیلیاں بھی کرتے نظر آتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنی حقیقی پسند کے پیشے کو اپنا لیتے ہیں۔

ان لوگوں میں سب سے بڑا نقص یہ ہوتا ہے کہ یہ ہر بات میں انتہا پسند ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہ کئی دفعہ اپنی کوششوں میں شدت کی وجہ سے بری طرح سے تھک جاتے ہیں اور پھر دوسری طرف رُخ کر لیتے ہیں یعنی نئے کام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے ہاتھ پہ دماغ کی لائن سیدھی اور مضبوط پائی جائے گی جو کہ ہتھیلی پر آخیر تک چلی جاتی ہو تو پھر کوئی ایسی عظمت اور ذمہ دارانہ پوزیشن نہیں ہوتی جسے وہ حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔

صحت

یہ لوگ بادی، صفرادی اور سودائی بیماریوں کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ گلے اور زبان کی سوجن، چھالے، پھوڑے اور دیگر جلدی تکالیف عموماً محسوس کرتے رہتے

ہیں اور ان میں مبتلا بھی پائے جاتے ہیں۔

مشتری کا اُبھار (منفی)

۱۹۔فروری اور ۲۰۔ مارچ کے درمیان یا ایک حد تک ۲۸۔ مارچ تک پیدا ہونے والوں کا مشتری کا اُبھار منفی تصور کیا جاتا ہے۔زندگی کے میدان میں اس شخص کا عمل جسمانی صفات کی بجائے ذہنی صفات کے تابع ہوتا ہے۔ کسی بھی اور طرح کی کوششوں کی نسبت دماغی کام اور اچھی ذہنی ساخت ہی اس آدمی کے لئے باعث تقویت ثابت ہوتی ہے۔

اس اُبھار کے مالک اشخاص میں چیزوں کو سمجھنے کا قدرتی ملکہ ہوتا ہے اور مختلف چیزوں کی ماہیت کو پا لینے کی علمی استعداد ان میں بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔ خاص طور پر ملکوں کی تاریخ، اقوام عالم اور مختلف نسلوں کی شناخت، جغرافیائی حدود کی علمیت، پودوں کی خصوصیت اور طبقات الارض کی چھان بین ان کے خاص موضوع ہوتے ہیں۔ یہ لوگ طبعاً اتنے زیادہ حساس اور عدم اعتمادی کا اس قدر شکار ہوتے ہیں کہ ان کے لئے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے تک اپنی تگ ودو کو جاری رکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ راستے ہی میں اکتا جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ان کے پیش کردہ پراجیکٹوں پر اعتماد نہیں کرتے۔ چنانچہ اس کمزوری کی بنا پر وہ عوام کے سامنے آنے سے ہچکچاتے ہیں اور الگ ہو جاتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو اپنی آنکھوں سے اُن پراجیکٹوں اور منصوبوں سے فائدہ اٹھاتے دیکھتے ہیں۔ حالانکہ دراصل یہ منصوبے ان کے اپنے تیار کردہ تھے۔

علم وادب سے تعلق رکھنے والے موسیقار اور آرٹسٹ زیادہ تر اسی مدت میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں پر یہ صورت ہے کہ اگر ہاتھ پر دماغ کی لائن واضح اور سیدھی پائی جائے گی تو یہ لوگ اپنی قدرتی زود حسی اور کمزوریوں پر قابو پالیں گے اور اپنے ارادوں

اور منصوبوں میں کامیابی کی راہ تلاش کر لیں گے۔

صحت

اس مدت میں پیدا ہونے والے لوگ عام طور پر اداسی، آزردگی، بے خوابی کا شکار رہتے ہیں اور شہادت پانے کی آرزو رکھتے ہیں۔ اس ابھار کے مثبت لوگوں کی طرح یہ بھی بادی اور سودائی عوارض اور نقص خون کی بیماریوں کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ جگر کی بیماریوں اور یرقان کی تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں اور سردی لگنے سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے کئی کئی دن بیمار رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی صحت پر موسم بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ خشک آب و ہوا اور روشن فضا میں زندگی گزاریں اور کھلی ہوا کھائیں اور خوب ورزش کریں اور اپنی زندگی کی مصروفیات میں سے وقت نکال کر مختلف تبدیلیاں کر کے سفر کریں یا کھیل کود، تماشے میں حصہ لیں۔

زحل کا اُبھار اور اُس کی تشریح

زحل کا اُبھار دوسری انگلی کے نیچے پایا جاتا ہے (ملاحظہ فرمایئے تصویر نمبر ۶)
اس اُبھار کے مالک لوگوں میں مندرجہ ذیل خصوصیات خاص طور پر قابل ذکر ہوتی ہیں:-

تنہائی پسند، محتاط، آسودگی کے طالب، آرام کے خواہش مند، سیاہ پوش اور دھندلی چیزوں کے مطالعہ کے شوقین، قضا و قدر پر یقین رکھنے والے۔

یہ اُبھار اگر مکمل طور پر غائب پایا جائے تو ایسے لوگ کم و بیش اپنی زندگی کو بڑی بے قدری سے دیکھتے ہیں بلکہ مبالغے کی حد تک اسے بے معنی جانتے ہیں اور اسی طرح اپنی دوسری صفات میں بھی یہی نظریہ رکھتے ہیں۔

اس اُبھار کو آپ اس وقت مثبت کہہ سکتے ہیں جب کہ ایک شخص ۲۱۔ دسمبر سے

۲۱۔جنوری کے درمیان پیدا ہوا ہو۔ایک حد تک ۲۸۔جنوری تک پیدا ہونے والے بھی اسی زمرے میں شمار کیے جاتے ہیں۔اس مدت میں پیدا ہونے والے بڑی مضبوط قوت ارادی رکھتے ہیں اور ذہنی طور پر بھی مضبوط ہوتے ہیں۔ان کے اندر علیحدگی کا احساس پیدا نہیں ہوتا۔بچوں کی سی عادات اور حالات رکھتے ہیں جن پر کہ انہیں کوئی کنٹرول نہیں ہوتا مگر اپنی مضبوط قوت ارادی کے سہارے اپنا کیریئر آزادانہ بناتے ہیں۔

کیریکٹر کے لحاظ سے وہ اپنے خیالات اور عمل میں قابل تعریف حد تک آزاد ہوتے ہیں اور دوسروں کے ماتحت رہ کر کام کرنے سے گریز کرتے ہیں۔مہربانی اور ہمدردی کے زیر اثر وہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن عام طور پر وہ اس قدر تنہائی پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ انہیں یہ اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ دوسروں کے بھی کوئی احساسات ہوتے ہیں۔

محبت اور فرض کے معاملے میں ان کا انداز فکر بڑا ہی عجیب ہوتا ہے۔چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ ان کی تنہائی کو ختم کرنے اور تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں عموماً مایوس ہو جاتے ہیں۔ان لوگوں میں جانثاری کا بڑا گہرا جذبہ ہوتا ہے۔خواہ یہ مذہب سے نہ بھی لگاؤ رکھتے ہوں اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے۔حالانکہ وہ اپنی کوششوں کے عوض کسی قسم کی تعریف کے خواہاں بھی نہیں ہوتے اور نہ ہی توقع رکھتے ہیں۔ایسے لوگ دراصل اصولی طور پر زندگی کی ذمہ داریوں کو بہت بھاری جانتے ہیں اور اسی احساس کے زیر اثر عموماً آزردہ دل، مایوس، روکھے ہو جاتے ہیں بلکہ اپنی ذات میں آپ ہی گم ہو جاتے ہیں۔اگر بالفرض محال بہت زیادہ مذہبی رجحان رکھتے ہوں گے تو وہ عام طور پر اس میں اتنی شدت اختیار کر لیتے ہیں کہ کسی مسجد، مندر یا چرچ ہی سے اپنی زندگی منسلک کر لیتے ہیں اور جنونیت کی سی زندگی کے عادی ہو جاتے ہیں۔ہر قسم کی پوشیدہ مخفی اور ان جانے رازوں سے

تعلق رکھنے والی باتیں ان کے دل کی اندرونی کیفیت پر بڑی اثر انداز ہوتی ہیں لیکن اس معاملے میں بھی وہ انتہا تک چلے جاتے ہیں اور بعض اوقات مجذوب کی سی صورت نظر آنے لگتے ہیں۔

یہ عام طور پر بہادر، ہشیار اور عقلمند لوگوں کی پوجا کرتے ہیں اور ان تمام باتوں پر گہرا غور و خوض کرتے ہیں جو انہیں پسند ہوتی ہیں۔ لیکن وہ اپنے خیالات میں کسی قسم کی مداخلت پسند نہیں کرتے۔ اکثر اوقات یہ لوگ بڑی ذمہ دارانہ پوزیشن سنبھالے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کے تمام معاملات میں قضا وقدر ہی سب سے بڑا رول ادا کرتی معلوم ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے مقدر نے انہیں ایک ہتھیار کے طور پر چن لیا ہے اکثر ان میں سے تباہی سے بھی دوچار ہوتے ہیں مگر یہ یقین رکھتے ہیں کہ یہی ان کی قسمت میں تھا اور یہی ان کا مقدر ہے۔

اگر انہیں کہا جائے کہ وہ اپنے خون اور گوشت کی قربانی دیں تو وہ اپنے انتہائی قریبی عزیزوں کے دلوں میں بھی خنجر گھونپنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

اس اُبھار سے منسوب مدت میں پیدا ہونے والے بڑے عجیب وغریب ہوتے ہیں کیریکٹر کے مضبوط، ایک موقع پر دلیر دوسرے موقع پر بزدل۔ کہیں پر محبت کئے جاتے ہیں اور کہیں پر نفرت سے دیکھے جاتے ہیں۔

صحت

اس اُبھار سے منسلک لوگ گھٹنوں میں درد دل، جسم کے مختلف حصوں خصوصاً پاؤں اور ٹانگوں میں درد دل اور ورموں کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کانوں اور دانتوں کی بیماریوں کے علاوہ یہ گردے اور جگر کی تکالیف میں بھی مبتلا ہوتے ہیں۔

زحل کا اُبھار (منفی)

زحل کا اُبھار ان لوگوں کے لئے منفی تصور ہوتا ہے جن کی پیدائش ۲۱ جنوری

سے ۱۸۔فروری کے درمیان یا ۲۸۔فروری تک ہوئی ہوتی ہے۔یہ لوگ تقریباً انہی صفات کے مالک ہوتے ہیں جو کہ زحل کا مثبت اُبھار رکھتے ہیں۔فرق صرف اتنا ہے کہ مثبت والوں کی صفات جسم کی وجہ سے اثر پذیر ہوتی ہیں جب کہ منفی والوں کی صفات ذہن کی وجہ سے موثر ہوتی ہیں۔یہ لوگ بھی تنہائی کو پسند کرتے ہیں لیکن صرف ذہنی طور پر۔ان کے خیال میں ان کے خیالات اور نظریات بلند تر ہوتے ہیں اور ان سے متفق ہونے والے کم ہی لوگ ہوتے ہیں۔جب کہ دوسری قسم (مثبت) والے یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کی زندگی اور ان کے کیریکٹر کا اندازہ لگانے کی اہلیت نہیں رکھتے اس لئے وہ تنہائی کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔یہ لوگ بہت ہی زیادہ حساس ہوتے ہیں اور ان کے احساسات بہت جلدی مجروح ہو جاتے ہیں۔

یہ لوگ دوسروں کا بڑا گہرا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کو اس طریق سے جانچتے ہیں کہ کبھی خوشی محسوس نہیں کرتے۔وہ نہ دھوکا دیا جانا پسند کرتے ہیں اور نہ ہی دھوکا کھانا پسند کرتے ہیں۔بلکہ اگر انہیں احساس ہو جائے کہ یوں ہو گیا ہے تو وہ ایسا سخت ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں کہ لوگ پریشان ہو کر رہ جاتے ہیں۔

اگر ان کے احساسات پُرمسرت انداز میں بیدار ہو جائیں تو وہ بہترین سچے اور وفا شعار دوست بناتے ہیں اور وہ کسی بھی دوست کے لئے بڑی بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔لیکن اگر انہیں کسی قسم کی تکلیف پہنچتی ہے یعنی انہیں پتہ چل جائے کہ انہیں دھوکا دیا گیا ہے تو پھر وہ بدلہ لینے کے لئے سخت ترین قدم بھی اٹھانے سے گریز نہیں کرتے۔

عوام کی بہتری کے لئے وہ عام طور پر خاصے مستعد ہوتے ہیں اور دوسروں کی بہتری کے لئے اپنا کافی وقت اور پیسہ بھی صرف کرتے ہیں لیکن اپنے طریقے اور اپنی مرضی کے مطابق۔مثبت والوں کی طرح مذہب کے متعلق بھی ان کے اپنے نظریات

ہوتے ہیں۔ لیکن ثبت والوں سے وہ اس لحاظ سے قطعی مختلف ہوتے ہیں کہ وہ عام طور پر پبلک میٹنگوں میں دلچسپی لیتے ہیں اور جلسے جلوسوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ جب کہ مثبت والے تنہائی پسندی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

منفی ابھار والے لوگ تھیٹر، کنسرٹ اور تماشہ گاہوں کو بہت پسند کرتے ہیں لیکن جب انہیں حقیقت کا پتہ چلتا ہے یعنی ان پیشوں سے منسوب لوگوں کی ناموزوں حرکات کا پتہ چلتا ہے یا پیش کی جانے والی کہانیوں کے مصنوعی ہونے کا احساس ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ کو یک و تنہا سمجھنے لگتے ہیں۔

اگرچہ یہ لوگ اعصاب زدہ لوگوں میں شمار ہوتے ہیں مگر ان کی آنکھوں میں خود اعتمادی چمکتی ہے۔ ان کے اندر اعصابی اور جذباتی حتیٰ کہ دیوانے لوگوں کو کنٹرول کرنے کی زبردست قوت ہوتی ہے۔ ان لوگوں کی زندگی کا حادثہ یہ ہے کہ تقریباً ایسے ہی لوگوں سے ان کا واسطہ پڑتا ہے۔

صحت

یہ لوگ عموماً معدے کی تکالیف میں محبوس رہتے ہیں۔ ان کا نظامِ ہضم خراب ہوتا ہے۔ علاج ان کی تکالیف کو رفع کرنے میں ناکام ثابت ہوتا ہے۔ ان کا دورانِ خون بہت کمزور ہوتا ہے۔ ہاتھ اور پاؤں سرد ہوتے ہیں، دانت کمزور ہوتے ہیں۔ حادثات سے سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔ پاؤں، گھٹنوں اور جوڑوں پر چوٹیں لگتی رہتی ہیں۔ جسمانی طور پر وہ کم ہی صحت مند نظر آتے ہیں۔ تاہم ان کے اندر بہت کافی قوتِ مدافعت ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں بہر صورت کر گزرتے ہیں۔

سُورج کا ابھار اور اُس کی تشریح

سُورج کا اُبھار تیسری انگلی کے نیچے ہوتا ہے۔ اس اُبھار کو

یونانیوں نے اپالو کا اُبھار بھی کہا ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۶) جب یہ اُبھار بڑا اور اچھی نشو و نما رکھتا ہے تو یہ جاہ و جلال، عظمت، مقبولیت اور لوگوں میں برتر ہونے کی خواہش کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ زیادہ تر بلکہ ہمیشہ ہی ایک بہت اچھا اُبھار سمجھا جاتا ہے۔

یہ نشان اس دنیا کی تمام خوبصورت چیزوں سے جذباتی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ خواہ اس شخص کا آرٹسٹک انداز فکر ہو یا نہ ہو۔ جن لوگوں کا یہ اُبھار بڑا ہوتا ہے وہ عملی زندگی میں کامیاب لوگ ہوتے ہیں۔ خوبصورت گھر بناتے ہیں اور اپنے گرد و پیش خوبصورت چیزوں کی بناوٹ اور سجاوٹ کو پسند کرتے ہیں۔ وہ وسیع القلب اور وسیع النظر ہوتے ہیں۔ فیاض بھی ہوتے ہیں اور عیاش بھی۔ قدرتی طور پر وہ چمکیلے اور جاذب نظر ہوتے ہیں۔ انکی شخصیت بڑی دلپذیر، ہنس مکھ، مؤثر اور خوش بخت ہوتی ہے۔

جب اس اُبھار کا مالک ۲۱۔ جولائی اور ۲۰۔ اگست کے درمیان یا ۲۸۔ اگست تک پیدا ہوا ہو تو یہ اُبھار مثبت سمجھا جائے گا کیونکہ اس مدت کو "سورج کا گھر" سمجھا جاتا ہے۔ یہ لوگ نسل انسانی میں بڑے دل گردے کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور اصولی طور پر انتہائی حد تک فیاض اور ہمدرد ہوتے ہیں۔ ان کی شخصیت اور کیریکٹر دونوں غالب ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب ان لوگوں کو نامساعد حالات کی وجہ سے کم تر زندگی گزارنی پڑے تو تب بھی یہ اپنے ساتھیوں میں ایک شان امتیازی کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کی وجیہہ اور صاف ستھری شخصیت ان کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہوتی ہے۔

یہ لوگ حقیقتاً دلی ہمدرد ہوتے ہیں لیکن گمراہوں یا سچ سے بچنے والوں کے لیے ان کے اندر کوئی رحم نہیں ہوتا۔ حتےٰ کہ اگر وہ خود اپنے بچوں کو بدی کی طرف

مائل دیکھتے ہیں تو بڑی بے رحمی کے ساتھ انہیں سزا دیتے ہیں۔ اگر ان کے کسی دوست پر کوئی حملہ آور ہو تو یہ انتہائی شاندار انداز اور جذبے کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ ان کا عمل خصوصاً اس وقت تو انتہائی شدید ہوتا ہے جب کہ ان کا یہ دوست تہی دامن اور کمزور ہے۔ محبّت کرتے ہیں تو انتہا کی اور نفرت کرتے ہیں تو بھی انتہا کی۔ وہ کسی قسم کی درمیانی راہ کو اختیار نہیں کرتے۔ وہ انتہا پسندی کے یا اس طرف ہوتے ہیں یا اُس طرف ہوتے ہیں۔

اگرچہ وہ بذاتِ خود قدرتی طور پر سچے اور دیانتدار ہوتے ہیں مگر کئی دفعہ دوسروں سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی زندگیوں میں سب سے بڑا خطرہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ ان کی زندگی کا سُورج ڈوبنے کے قریب پہنچتا ہے اور یہ وہ سُورج ہوتا ہے جو بڑی تمکنت کے ساتھ چمکتا رہا ہے۔ دھوکا دینے والوں اور بد ذات دغا بازوں کے ہاتھوں ان کی زندگی کا سُورج گہرے بادلوں میں گھر جاتا ہے اور اندھیرا چھا جاتا ہے۔ جب حقیقت حال کا صحیح پتہ چلتا ہے تو زندگی کا سُورج تیزی سے غروب ہو رہا ہوتا ہے۔

یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جب ان کی زندگی کا سُورج اپنی بھرپور شان و شوکت سے جگمگا رہا ہوتا ہے تو وہ بے شمار لوگوں کو خوشی اور مسرّتوں سے نوازتے ہیں۔ اور ان کے دلوں کو اپنی جگمگاہٹ اور روشنی و عظمت سے منوّر کرتے ہیں لیکن جب ان کا سورج گرہن زدہ ہو جاتا ہے تو وہ سب لوگ جن کے ساتھ ان کی طرف سے بہترین سلوک روا رکھا گیا ہوتا ہے کسی کام نہیں آتے تو یہ عظیم لوگ تاریکی میں گم ہو جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو سخت مایوسی اور آزردگی کے عالم میں خودکشی تک کر لیتے ہیں۔

ان میں ایک اور بہت بڑا وصف یہ ہوتا ہے کہ انتہائی فخر و امتیاز کے مالک

لوگ ہوتے ہیں اور کسی دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے یا مدد طلب کرنے سے پہلے مر جانا پسند کرتے ہیں۔ یہ غیر معمولی طور پر حساس ہوتے ہیں اور فخر و امتیاز کے واسطے سے معمولی سی بات پر ان کو انگیخت کیا جا سکتا ہے۔

تیز و تند اور گرم مزاج ہونے کی وجہ سے وہ اپنے لئے بہت سارے دشمن پیدا کر لیتے ہیں۔ اور جب وہ پبلک لائف میں داخل ہوتے ہیں جس کے لئے کہ وہ عین مناسب ہوتے ہیں تو ان پر بڑے خوفناک انداز میں تنقید کی جاتی ہے مگر وہ بڑے حوصلے اور عزم کے ساتھ ہر قسم کی تنقید کو برداشت کرتے ہیں۔

صحت

جو لوگ کہ ان تاریخوں میں پیدا ہوتے ہیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو انہیں عموماً دردوں کی شکایت رہتی ہے۔ دل کی کمزور دھڑکن اور دل کی بیماری بھی کبھی کبھی ان کا روگ ہوتی ہے۔ سر، کانوں، آنکھوں کی دکھن اور گردے اور پاؤں کی تکالیف بھی وارد ہوتی ہیں۔

سورج کا اُبھار (منفی)

اس اُبھار کو اس وقت منفی تصور کیا جاتا ہے جب کہ کوئی شخص ۲۱۔ جنوری اور ۱۸۔ فروری کے درمیان پیدا ہوا ہوتا ہے۔ کسی حد تک ۲۸۔ فروری تک پیدا ہونے والے بھی اسی زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔ اس ابھار سے تعلق رکھنے والے لوگ بجائے دوسروں کے لئے زیادہ مفید اور کامیاب ثابت ہوتے ہیں جن کے اداروں اور کاروباروں کو وہ چلا رہے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے منصوبوں پر عمل کرنے اور انہیں کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے بڑی مستعدی سے کام کرتے ہیں اور راستے کی کسی تکلیف کو خاطر میں نہیں لاتے۔ جس کام کو وہ عوام کے لئے مفید اور کارآمد جانتے ہیں اسے سرانجام دینے کے لئے وہ اپنی بہترین کوششیں بروئے کار لاتے ہیں۔

یہ لوگ اکثر حکومت کے بڑے بڑے محکموں کے سربراہ کی حیثیت سے نظر آتے ہیں یا پارٹی اور لوگوں کے لیڈر کی حیثیت سے منظرِ عام پر دکھائی دیتے ہیں۔ یہ عام طور پر کمزور اور غریب لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس لئے امیر اور حاکم لوگوں کی نظر میں سخت ناپسند کئے جاتے ہیں اور ان کی شدید یا بے جا تنقید کا شکار بنتے ہیں۔

مثبت والوں کی طرح وہ دولت کی طرف کچھ زیادہ رغبت نہیں رکھتے اور اگر دولت ان کے پاس آ بھی جائے تو وہ اپنے اردگرد کے لوگوں کی بھرپور امداد کر کے خود پھر تہی دامن ہو جاتے ہیں یا وہ خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت کے کاموں میں جن میں غریبوں کی طرف ان کی پوری توجہ مبذول ہوتی ہے اپنی ساری رقم خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن یہاں بھی پھر وہ اپنی نسبت دوسروں کے زیادہ کام آتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر لوگ دوسروں کی قسمت بناتے ہیں اور اپنے گھروں کے لئے قابلِ رحم حد تک کم ضروریات رکھتے ہیں۔

اصولی طور پر یہ لوگ عوامی مصروفیتوں اور لوگوں سے ملنے جلنے میں انتہائی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ تھیٹر اور ایسی تمام جگہیں جہاں پر لوگ جمع ہوتے ہیں انہیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور جب ایسے موقعوں پر انہیں بولنے کا موقع ملتا ہے تو اپنی قوتِ گفتار اور طاقتِ تقریر سے سماں باندھ دیتے ہیں۔

یہ لوگ اپنے مستقبل کے لئے حاصل ہونے والی پوزیشنوں کو شاذ و نادر ہی برقرار رکھتے ہیں۔ وہ وقتی طور پر اپنا رول ادا کرنے کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں۔ جب وہ وقت ختم ہو جاتا ہے تو وہ فوراً دستبردار ہو جاتے ہیں اور زندگی میں پیچھے چلے جاتے ہیں یا ایک خاموش پرائیویٹ زندگی اختیار کر لیتے ہیں اور اکثر اپنی زندگی کے آخری ایام انتہائی غیر معروف یا ان جانی جگہ پر گزار دیتے ہیں۔

مثبت لوگوں کے عین برعکس منفی لوگ کبھی بھی اور کسی بھی حالت میں خودکشی کا نہیں

سوچتے بلکہ ہر قسم کی تکلیف، رنج اور دکھ کو برداشت کرنا عین مردانگی جانتے ہیں۔ وہ کبھی بھی اپنی تکالیف کا اظہار نہیں کرتے بلکہ صرف یہی کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے لوگوں یا اپنے ساتھیوں کی مدد کر کے انسانی فرض ادا کیا ہے اور یہ کہ انہوں نے کسی پر احسان نہیں کیا۔ ان کا یہی احساس انہیں ہر قسم کی تکالیف، نقصانات، رنج والم اور دکھ درد سے بے نیاز رکھتا ہے۔

صحت

یہ لوگ عام طور پر معدے اور انتڑیوں کی شکایات رکھتے ہیں۔ ان کا دورانِ خون کمزور اور جسم کے اندر قدرتی گرمی کی کمی ہوتی ہے۔ گردے اور جگر کی بیماریاں پیش آتی ہیں۔ ان کے گھٹنوں، ٹخنوں، پاؤں اور ہڈیوں پر اکثر چوٹیں آتی رہتی ہیں۔ خشک آب و ہوا اور سورج کی کھلی روشنی ان کی صحت کی حفاظت کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے بہت لازمی ہیں۔

عطارد کا اُبھار اور اُس کی تشریح

عطارد کا اُبھار چوتھی انگلی کے نیچے پایا جاتا ہے (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۶) جب ہاتھ لکیریں اچھی ہوں گی تو یہ نشان بڑا ہی کارآمد ثابت ہوگا لیکن جب ہاتھ برائیوں کی طرف رجحان کی نشاندہی کرے یعنی جب ذہنی سوچ بچار میں برائی کا رجحان موجود ہو تو یہ نشان برے اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

یہ نشان زیادہ تر ذہنی فکر اور ذہنی سوچ سے تعلق رکھتا ہے۔ عقل و شعور، کسی بات کو جلدی سمجھنے کا ملکہ، دانائی، اچھے اور اعلیٰ خیالات اور فصاحت و بلاغت اس نشان کی خصوصی صفات شمار ہوتی ہیں۔ لیکن اگر یہ بداثرات کے زیرِ اثر ہو تو سوچ غیر متوازن اور غیر معقول، خیال اور عمل میں نایقینی اور پست ہمتی، کاروبار میں چالاکی اور مکاری اور وہ

سب کچھ جو کسی آدمی کے کیریکٹر کو ناقابل اعتماد بنا سکتا ہے اس سے تعلق رکھتا ہے۔
اس نشان کو ہمیشہ دماغ کی لائن کے ساتھ جانچنا چاہیئے کیونکہ جب دماغ کی لائن لمبی اور خوب واضح ہوتی ہے تو یہ ذہنی استعداد اور زندگی میں کامیابی کی دلیل بن جاتی ہے لیکن اگر یہ لائن باریک اور کمزور ہو اور بدنما نظر آئے یا بے ترتیب ہو تو یہ بُرے اثرات اور بُری صفات کی ترجمانی کرتی ہے۔

عطارد کا اُبھار (مثبت)

اس اُبھار کو اس وقت مثبت تصوّر کیا جائے گا جب کہ اس اُبھار کا مالک ۲۱ مئی سے ۲۰ جون کے درمیان پیدا ہوا ہوگا۔ کسی حد تک ۲۷ جون تک پیدا ہونے والے بھی اسی زمرے میں آتے ہیں لیکن یہ آخری سات دن کچھ زیادہ بااثر نہیں ہوتے۔ نظام سیارگان میں ان لوگوں کو "جڑواں" نشان دیا گیا ہے۔ چنانچہ ان کے متعلق یہ بات بڑی حیران کن ہے کہ اپنی انفرادی حیثیت میں یہ لوگ دوہرے کیریکٹر اور دوہرے جذبات کے مالک ہوتے ہیں۔ اُن کی ایک عادت دوسری عادت سے ٹکراتی نظر آئے گی۔ اگر چہ قدرت نے انہیں غیر معمولی اہلیت اور ذہانت سے نوازا ہوتا ہے لیکن یہ لوگ اپنے منصوبوں اور اپنے مقاصد کو اپنی طبیعت میں ناپائیداری کی وجہ سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ناکام رہتے ہیں اور یوں زندگی ضائع کر دیتے ہیں۔ جو کچھ وہ چاہتے ہیں اس کے متعلق ان کا کوئی پختہ زاویہ نگاہ نہیں ہوتا۔ وہ اپنے پیشوں یا اپنے منصوبوں میں بغیر سوچے سمجھے فوری طور پر تبدیلی کر لیتے ہیں۔ اگر خوش قسمتی ساتھ دے تو ان کی شادی کامیاب رہتی ہے ورنہ بے یقینی کی زندگی کا شکار رہتے ہیں۔

دوسرے تمام قسم کے لوگوں میں یہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں سمجھنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ عادتاً وہ ایک لمحہ میں تیز و تند اور گرم ہوتے ہیں اور دوسرے لمحے میں بالکل ٹھنڈے اور خاموش نظر آتے ہیں۔ اپنی عادت کے مطابق وہ اگر ایک شخص سے ایک

وقت پر انتہائی جذباتی طور پر شدید محبت کرتے ہیں تو دوسرے وقت میں فوری طور پر اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

یہ لوگ بڑے نکتہ چیں ہوتے ہیں اور خاص طور پر دوسرے کے نقائص کو نوٹ کرتے ہیں یا ان کے اسلوب میں کیڑے نکالتے ہیں۔ وہ اپنی بات کے اظہار میں ملکہ رکھتے ہیں اور دوسرے پر طنز کے وار کر کے حیران و پریشان کرتے ہیں۔

تمام ایسے کاروباری روابط اور معاملات جن میں کہ ایک چالاک، ہشیار اور ذہین آدمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ لوگ دوسروں کو پیچھے ہٹا کر اپنی اہمیت اجاگر کر دیتے ہیں۔ لبشرطیکہ وہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو قطعی طور پر تیار کریں اگر ان لوگوں کو ان کی اصلی پوزیشن اور قدرتی عادات کی روشنی میں ملا جائے تو یہ توقع سے بڑھ کر خوش اخلاق ہوتے ہیں لیکن آپ انہیں جس طرح آج ملے ہیں یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ کل بھی آپ کو اسی طرح سے ملیں گے۔

وہ ڈپلومیسی میں اور باتیں کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتے اور اپنے سننے والوں کو شروع سے اخیر تک یہ تاثر دینے میں کامیاب رہتے ہیں کہ وہ جتنی عقلمندی اور فراست سے ابتدا میں گفتگو کر رہے تھے اسی دانشمندی کے ساتھ ان کی گفتگو اختتام پذیر ہوئی ہے۔ اپنے متعلق ان کو یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ سچے اور معقول ترین انسان ہیں لیکن اگر آج کسی کہانی کو ایک خاص رنگ میں بیان کر رہے ہوتے ہیں تو کل وہی کہانی دوسرے رنگ میں بیان کر رہے ہوں گے۔

اگر ان لوگوں کو ان کے کیریکٹر کی اس خامی سے آگاہ کیا جائے تو وہ اپنی کسی قسم کی ایسی کمزوری کا یقین نہیں کریں گے۔ لیکن جو لوگ ان سے ملتے ہیں یا ان سے تعلقات رکھتے ہیں وہ اس بات کی بلا مبالغہ تصدیق کرتے ہیں کہ وہ فی الواقعہ ایسے ہی کیریکٹر کے مالک ہوتے ہیں۔

وہ ذہنی کام کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ خاص طور پر وہ کام جن میں تیز فہمی اور تبدیلی کی صفات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے لیئے زیادہ باعث کشش ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ عام طور پر جن پیشوں کو اپناتے ہیں ان میں خاص طور پر ہشیار اداکار، وکیل عوامی مقرر، ڈپلومیٹ، سٹاک بروکرز، کمپنی پروموٹرز یا کاروبار میں نئے نئے طریقوں کو ایجاد کرنے والے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اگر ان کی قوتِ ارادی بہت مضبوط ہو تو یہ اپنی تیز فہمی کی وجہ سے کامیاب رہتے ہیں اور مدتِ مدید تک اپنے پیشے سے منسلک رہتے ہیں۔

صحت

کوئی بھی ایسی چیز جو ان کے اعصاب یا اعصابی نظام کو متاثر کرتی ہے وہ ان لوگوں کے لئے باعث تکلیف ثابت ہو سکتی ہے۔ جن بیماریوں کا انہیں خدشہ رہتا ہے وہ حسب ذیل ہیں :-

اعصابی پریشانی کی وجہ سے نظام ہضم میں نقص، رعشہ اور لقوہ، زبان کی تکالیف، لکنت، بے خوابی اور پریشان کن خواب آنا وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ یہ لوگ گلے، سانس کی نالیوں اور ناک اور آنکھوں کی بیماریوں میں بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

عطارد کا ابھار (منفی)

اس ابھار کو منفی تصوّر کیا جاتا ہے جب کہ اس سے تعلق رکھنے والے ۲۱۔ اگست اور ۲۰۔ ستمبر کے دوران پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۷۔ ستمبر تک پیدا ہونے والے بھی کسی حد تک اسی زمرے میں آتے ہیں۔ وہ لوگ جو اس منفی ابھار سے تعلق رکھتے ہیں ان کے اندر مثبت ابھار والوں کی تمام صفات آتی ہیں بلکہ کچھ اضافی بھی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر وہ اپنے کسی پیشے یا کسی کام میں جسے وہ اختیار کرتے ہیں زیادہ عرصہ تک اسے جاری رکھتے ہیں اگرچہ ان میں مثبت والوں کی طرح چمک دمک اور تیزی نہیں ہوتی مگر ان کے عمل میں زیادہ مضبوطی

اور ٹھہراؤ ہوتا ہے اور زیادہ محنت اور مشقت بھی کرتے ہیں اور اصولی طور پر وہ اپنی زندگی کو زیادہ بہتر طور پر بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے مادی معاملات اور خیالات میں بھی زیادہ باعمل ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ہر معاملے کو صرف اپنے زاویۂ نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر وہ کسی چیز کو اپنی نظر میں درست سمجھتے ہیں تو پھر خواہ کچھ بھی ہو وہ ہر حالت میں "درست" ہی ہوگی۔ اسی وجہ سے جب کوئی شخص ان سے کوئی شخص ان سے کسی کام کی توقع کرتا ہے تو وہ ان کے توقع کے برعکس عمل کرتے نظر آتے ہیں۔

اس مدت میں پیدا ہونے والی عورتیں ایک "معمّہ" ہوتی ہیں یا تو وہ انتہائی صالح اور نیک و تابعدار ہوں گی یا وہ بالکل ہی برعکس ہوں گے۔ وہ یا تو انتہا تک کی سچی اور ایماندار ہوں گی یا پھر وہ زمانے بھر جھوٹی اور مکار ہوں گی۔ بہرحال وہ اچھی ہوں یا بری وہ اپنے آپ میں گم ہوتی ہیں اور زندگی کے ہر معاملے میں وہ ہمیشہ اپنی ذات کو مقدم سمجھتی ہیں۔

اس مدت میں پیدا ہونے والی عورتیں اپنے بچوں اور خاوندوں کو چھوڑ دیتی ہیں محض اسی وجہ سے کہ وہ اپنی طور پر یہ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ انہیں ان کو چھوڑ ہی دینا چاہیئے۔ وہ زندگی میں ایک آدھ بار اپنے مذہبی نظریات بھی بدل لیتی ہیں۔

جس طرح مثبت ابھار والوں کی زندگی کا صحیح اور درست جائزہ لینے کے لیئے دماغ کی لائن کی طرف توجہ دینی ضروری ہوتی ہے اسی طرح منفی والوں کی صحیح قیافہ شناسی کے لیئے بھی ان کی دماغ کی لائن کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ اگر یہ لائن واضح اور سیدھی ہوگی تو وہ اپنی بہترین صفات سے پورا پورا استفادہ کریں گے لیکن اگر کمزور ہوگی یا بدنما نظر آئے گی تو زندگی کے آخری حصے میں خاص طور پر برائی غالب رہے گی۔

صحت۔ ان لوگوں کی زندگی ان کی ذہنی سوچ و بچار کے تابع ہوتی ہے

اگر ان کے ذہن میں آ جائے کہ وہ بیمار ہیں تو پھر وہ اپنے آپ کو بیمار ہی کہتے رہیں گے اور جب کبھی ان کے خیال میں یہ سما جائے گا کہ وہ تندرست ہیں تو پھر وہ اپنے آپ کو تندرست ہی سمجھیں گے خواہ صورت حال اس کے برعکس ہی کیوں نہ ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی جسمانی حالت بہت شاندار ہوتی ہے لیکن جب وہ دوائیوں کا زیادہ استعمال شروع کر دیتے تو ان کی جسمانی حالت بہت متاثر ہوتی ہے۔ چونکہ ان کے ذہن میں ہر وقت کوئی نہ کوئی فکر لگی رہتی ہے۔ اس لئے وہ نیم حکیموں اور عطائی ڈاکٹروں کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں اور ہر نئی دوائی کی آزمائش کرتے ہیں جس کا اشتہار انہیں نظر آ جائے۔ کسی کیمسٹ کی دکان سے وہ کوئی دوائی خریدے بغیر شاذ ہی گزریں گے اور اگر کسی ڈنر میں ڈاکٹر کی ان سے ملاقات ہو جائے تو وہ ضرور اس سے اپنا کوئی نسخہ لکھوائے بغیر نہیں ٹلیں گے۔ ان کے اندر زیادہ نقص یہ ہوتا ہے کہ وہ ملنے والوں سے اپنی خود ساختہ بیماریوں کا خواہ مخواہ ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ معمولی قسم کے سر درد کو بھی اتنا بڑھا چڑھا کر بیان کریں گے کہ سننے والا گھبرا کر رہ جائے گا۔

ڈاکٹروں اور حکیموں کے مقابلے میں ان کے لئے قدرتی علاج زیادہ مفید رہتا ہے۔ اگر انہیں ذہنی آرام مہیا کیا جائے۔ کھلی اور صاف ہوا میں رہنے کی ترغیب دی جائے اور خوشگوار مشاغل اختیار کروائے جائیں تو ان کی سب بیماریاں اپنے آپ ہی غائب ہو جائیں گی۔ لیکن اگر وہ گندے ماحول میں رہیں گے اور ان کے گرد و پیش میں ناخوشگوار ماحول ہوگا تو ان کی صحت بہت جلدی تباہ ہو جائے گی۔ اگر وہ دلچسپ مشاغل میں اپنے آپ کو مصروف نہ رکھیں گے تو پھر دنیا کی کوئی بھی دوائی اور علاج کسی صورت میں بھی کارگر نہ ہوگا۔

قمر کا اُبھار اور اُس کی تشریح

یہ اُبھار ہاتھ کی تہہ پر اور دماغ کی لائن کے اخیر پر موجود ہوتا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے

تصویر نمبر ۶) یہ اُبھار اُن سے تعلق رکھتا ہے جو کہ تصوراتی اور جذباتی قسم کا آرٹسٹک اندازِ فکر رکھتے ہیں۔ رومانس، عشق و محبت، شاعری، مناظر کی تبدیلی، سفر اور اسی قسم کی دوسری چیزوں سے دلی وابستگی رکھتے ہیں۔ یہ اُبھار اس وقت مثبت سمجھا جاتا ہے جب کہ یہ خوب اُبھرا ہوا نظر آتا ہے اور جب کہ کوئی شخص ۲۱۔ جون اور ۲۰۔ جولائی کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔ ۲۷۔ جولائی تک پیدا ہونے والے بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔

وہ لوگ جو اس اُبھار سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی ذہنی فکر بہت مضبوط ہوتی ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں یا کہتے ہیں اس پر اثر انداز ہوتی ہے وہ انتہائی رومانٹک ہوتے ہیں۔ لیکن اپنی خواہشات کا اپنا ہی انداز رکھتے ہیں اور ان کے اندر وہ جذباتیت یا جنسی شدت نہیں ہوتی جو کہ زہرہ کے اُبھار والوں میں ہوتی ہے۔ اصولی طور پر وہ کسی نئی چیز کے ایجاد کرنے کی صفت رکھتے ہیں اور اپنی ایجادات میں کامیاب بھی رہتے ہیں اور اپنے پیشوں یا کاموں جن کو اختیار کرتے ہیں ان میں بھی کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ اس مدت میں پیدا ہونے والے اگر کاروباری زندگی اختیار کریں تو انتہائی شاندار ترقی کرتے ہیں اور کاروبار کو نئے طریقوں سے بڑھا کر دوسروں کو حیرت میں ڈال دیں گے۔

تاہم ان لوگوں میں ایک نقص بھی ہوتا ہے کہ اپنے مواقع کو جوئے یا اندازے کی شرائط سے ضائع کر دیتے ہیں بلکہ یہ اپنے کاروبار، مال و اسباب کے گوداموں یا دیگر کسی بھی چیز کو داؤ پہ لگا دیتے ہیں۔

ان لوگوں کی قوتِ سوچ بڑی عمیق ہوتی ہے اور وہ اکثر بڑی کامیابی حاصل کرتے ہیں اور رقم بھی خوب کماتے ہیں۔ بڑے بڑے فنانشنر اور عظیم اداروں کے سربراہ اسی مدت میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر قمر کا اُبھار انتہائی شان و امتیاز کے ساتھ نظر آتا ہے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ "جو شخص خواب میں کوئی چیز دیکھتا ہے اسے حقیقت میں وہ حاصل

ہونی چاہئے۔" لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ یہ سوچنے والے لوگ دوسروں میں سب سے زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ سوچ کا دوسرا نام الہام ہو۔

یہ لوگ علیٰحدگی پسند نہیں ہوتے بلکہ وہ ہر نئی چیز سے محبت کرتے ہیں۔ اور اغلباً یہی وجہ ہے کہ وہ سفر کرنا اور اپنے مشاغل میں تبدیلی کرنا ہمیشہ پسند کرتے ہیں اور عام طور پر روئے زمین پر بہت سارے ملکوں کا چکر لگانے کا شرف رکھتے ہیں۔ تبدیلی نہ صرف ان کی زندگی میں خوشی کا باعث بنتی ہے بلکہ ان کے مستقبل کو سنوارنے میں بھی بڑی معاون ثابت ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس اُبھار کے لوگ اپنی زندگیوں میں بہت ساری اونچ نیچ کے باوجود دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ وہ قسمت کے تھپیڑوں کو خاطر میں نہیں لاتے اور ان کی سوچ اغلباً ان کی راہنمائی کرتی ہے۔ وہ زیادہ دیر تک رنجیدہ یا بے مقصد نہیں رہتے۔

اس قسم کے لوگوں میں بڑی تعداد آرٹسٹوں، موسیقاروں اور موسیقی ترتیب دینے والوں کی ہوتی ہے۔ وہ خفیہ یا پوشیدہ چیزوں پر اعتماد نہیں رکھتے اور ان کے خواب یا مشاہدات حقیقی اور قطعی ہوتے ہیں۔

چاند کے یہ فرزند اپنے اس سیارے کے اثرات سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جب چاند آسمان پر کھل کر چمکتا ہے تو اس وقت ان کی زندگی کے مقاصد بڑے پُر کشش اور کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی صحت میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے اور قمر کے اثرات کی وجہ سے روبصحت ہونے لگتے ہیں اور ان لوگوں کو ہمیشہ یہ مشورہ دینا چاہئے کہ وہ اپنے مقاصد اور منصوبے ہمیشہ اس وقت بنائیں جب کہ قمر خوب چمک رہا ہو۔

اس بات میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ہماری زمین کے حالات پر قمر اپنا بہت اہم رول ادا کرتا ہے اور دورِ حاضرہ میں سائنسی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا

ہے کہ قمر کے اندر حیرت انگیز مقناطیسی اثرات موجود ہیں جن سے ہماری زمین براہ راست اثر لیتی ہے اور سبزیوں کی نشوونما میں ان کا بہت بڑا حصّہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بے جان اشیا بھی قمر کی مقناطیسی قوت سے اپنی چمک دمک برقرار رکھتی ہیں۔

علوم خفیہ اور پوشیدہ سے ہٹ کر کئی اور مفکر بھی ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ انہوں نے اس دنیا پر چاند کے گہرے اثرات پائے ہیں۔ جیسا کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ قمر سبزیوں، انڈوں اور چوزوں کی نشوونما میں معاون ثابت ہوتا ہے تو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے مقناطیسی اثرات انسانی ذہن پر بھی یقیناً اثر انداز ہوتے ہوں گے جو کہ تمام مادوں میں بڑا ہی پُرپیچ اور بعید الفہم جوہر ہے۔

اس مدّت میں پیدا ہونے والے لوگ جیسا کہ میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔ ان لوگوں سے محتاط رہا کریں جن کے ساتھ وہ تعلقات رکھتے ہیں کیونکہ اس مدّت میں پیدا ہونے والے لوگ بڑے ذی حس ہوتے ہیں اور مقناطیسی اثر رکھتے ہیں۔ اس لئے دوسروں کے اثرات جلدی قبول کر لیتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو انہیں چاہیئے کہ وہ جلدی شادی کرنے سے احتراز کریں۔ اور اس وقت تک شادی نہ کریں جب تک انہیں یقین نہ ہو جائے کہ وہ شادی کی آخری حد کو پہنچ چکے ہیں۔ چونکہ چھوٹی عمر میں انسان کے اندر جلدی جلدی تبدیلیاں ہوتی ہیں اور نشوونما بھی تیزی سے ہوتی ہے۔ اس لئے جن لوگوں سے وہ اوائل عمر میں ملتے ہیں ان کے اثرات ان کی نشوونما کو روکنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہی حال کاروبار میں دوسروں کو شریک کرنے کے اصول کا ہے۔ کوشش کی جانی چاہیئے کہ یہ لوگ کاروبار کو صرف اپنی ذات کے بل بوتے پر چلائیں۔ اگر وہ کاروباری شریک بنانے کی کوشش کریں گے تو وہ اپنے کسی فیصلہ یا کسی پابندی پر عمل نہ کر سکیں گے۔ اس لئے ناپسندیدگی کا عمل شروع ہونے سے پہلے ہی کاروباری شراکت سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے گا تو ہمیشہ فائدہ مند رہے گا۔

صحت

قمر کے یہ فرزند عام طور پر آبی بیماریوں کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ سوزش اور جلن کی تکالیف سے دوچار ہوتے ہیں۔ بچپن میں یہ سر کے اوپر پانی ڈالنے کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ پیچش اور پیٹ میں ہوا بھر جانے کی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ عمر کے آخری حصّے میں پھیپھڑوں، چھاتی کی سوزش، جرسام وغیرہ کی تکالیف ہو جاتی ہیں۔

قسم کا اُبھار (منفی)

جب یہ اُبھار ہاتھ پر بہت چوڑا ہو تو اسے منفی تصوّر کیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت بھی منفی ہوتا ہے جب کہ کوئی شخص ۲۱۔ جنوری اور ۲۰۔ فروری کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔ ۲۷۔ فروری تک پیدا ہونے والے بھی کسی حد تک اسی زمرے میں آتے ہیں۔

اس مدّت میں پیدا ہونے والے لوگ بہت اعلیٰ ذہنی قوتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی فطری صلاحیتیں اتنی مضبوط نہیں ہوتیں جتنی کہ مثبت والوں کی ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس ان میں یہ صفت ہوتی ہے کہ یہ کاروباری معاملات اور پیچیدگیوں میں بڑے بڑے مسائل کے حل کر لینے کی اہلیت کے مالک ہوتے ہیں۔ حکومت کے اداروں میں بھی یہ بڑے قابل قدر کارندے ثابت ہوتے ہیں۔ یہ بہت جلدی اور آسانی سے بڑے ذمّہ دار عہدوں تک ترقی کر جاتے ہیں اور محکموں کے سربراہ کی حیثیت تک پہنچ جاتے ہیں۔

یہ لوگ اعلیٰ دماغ رکھتے ہیں اور محبّت کے متعلق ان کے نظریات اور فیصلے حتمی ہوتے ہیں۔ اپنی ڈیوٹی اور سوشل لائف میں بھی ان کا طرزِ عمل حتمی ہوتا ہے۔ دوسروں کی بہتری اور بہبودی کے لئے کام کرنے کی طرف خاصی توجہ دیتے ہیں۔ لیکن اصولی طور پر وہ انفرادی مدد کرنے کی بجائے عام طور پر اجتماعی امداد کرنے کی طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں۔

یہ بڑے ہی نرم دل اور مہربان ہوتے ہیں اور جب بھی اور جہاں بھی ممکن ہو

وہ دوسرے کے کام آنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کی بد قسمتی یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کے اس عمل سے جلنے بھننے والے لوگ ان کے دشمن بن جاتے ہیں اور خاص طور پر جب وہ حکومت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے ہیں تو انہیں بڑی ہی سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کا مخالف پریس ان پر بری طرح حملہ آور ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کام کی صحیح تعریف نہیں کی جاتی۔ ان کی موت کے بعد البتہ انہیں بہت یاد کیا جاتا ہے اور ان کے کام، خلوص اور محنت کی بڑی تعریف کی جاتی ہے۔ یہ لوگ عام طور پر بڑے اچھے مقرر ہوتے ہیں۔ اور انتہائی صاف گو ہوتے ہیں۔

یہ لوگ غیر مقبول اور نامناسب کاموں کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور لڑائی میں کمزوروں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اگر ان کو دوستی قائم کرنی ہو تو وہ بڑے وفا شعار اور جانثار دوست بناتے ہیں لیکن یہ بات بھی ہے کہ یہ لوگ بڑے ہی ذی حس ہوتے ہیں اور جن کی خاطر یہ قربانیاں دیتے ہیں انہی کے ہاتھوں نقصان بھی اٹھاتے ہیں۔

مذہب کی طرف ان کا رجحان بہت شدید قسم کا ہوتا ہے اور بغیر کسی کا لحاظ کیے اپنے خیالات کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ تو بڑا ہی متعصبانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ان کی جب مخالفت کی جاتی ہے تو یہ فوراً ہی اشتعال میں آ جاتے ہیں۔ ان میں خود نمائی کا جذبہ بہت ہوتا ہے۔ ان کی راہ کو بدلنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔

یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اوپر عائد ہونے والی بھاری ذمہ داریوں کو قبول کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ خصوصاً حکومت میں ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں قابل تعریف کردار ادا کرتے ہیں اور انتظامیہ میں یہ لوگ بڑی حد تک بڑی شہرت حاصل کرتے ہیں۔

صحت:۔ یہ لوگ عام طور پر خرابیٔ صحت کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں

ضرورت سے زیادہ کام کرنے کی وجہ سے اعصابی کمزوری کا شکار بن جاتے ہیں دل کی دھڑکن اور دل کی کمزوری اور رعشہ کی تکالیف پیدا ہونے کے خدشات موجود رہتے ہیں۔ ان کے پیٹ اور انتڑیوں میں نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ خون میں تیزابیت زور پکڑ لیتی ہے۔ جگر اور معدے کی تکلیف وجع المفاصل اور جوڑوں کے درد میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو مطلع کر دینا چاہیے کہ وہ پانی کا سفر کرتے ہوئے بڑے محتاط رہیں۔ کیونکہ ان کے ڈوبنے کا خطرہ ان کے سر پر منڈلاتا رہتا ہے۔

زہرہ کا اُبھار اور اُس کی تشریح

ہتھیلی کا وہ حصہ جو انگوٹھے کے نیچے اور زندگی کی لائن کے اندرونی طرف ہوتا ہے اسے زہرہ کا اُبھار کہا جاتا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے تصویر نمبر ۶) یہ اُبھار جب خوب اُبھرا ہوا ہو اور زیادہ وسعت نہ رکھتا ہو تو دوستی اور محبت کی خواہش، دوسروں کو خوش کرنے کی تمنا اور خوبصورت چیزوں سے والہانہ وابستگی، آرٹسٹک اور جذباتی خیالات کی ترجمانی کرتا ہے۔ یہ اُبھار عام طور پر آرٹسٹوں، موسیقاروں اور موسیقی ترتیب دینے والوں کے ہاتھوں پر پایا جاتا ہے۔ علم موجودات سے اس اُبھار کے متعلق یہ پتہ چلتا ہے کہ ہتھیلی کے اندر یہ حصہ خون کے غلیات کا بھرپور خزانہ رکھتا ہے۔ ایسے ہاتھ کی عظیم کمان کہا جاتا ہے۔ اگر یہ کمان بڑی ہو تو یہ خون کی بہتات کے ساتھ موجود گی اور پھیلاؤ کو ظاہر کرے گی اور خون کی گردش صحت مندانہ طور پہ رواں دواں ہو گی۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ شاندار جسمانی صحت کی نشاندہی ہو گی۔ جن لوگوں کا یہ اُبھار خوب نشوونما رکھتا ہے ان کی صحت بہت اچھی ہوتی ہے اور ان کے جذبات اور خیالات بلند ہوتے ہیں اور جن کا یہ اُبھار چپٹا اور کمزور ہوتا ہے ان کی صحت بھی ناقص ہوتی

ہے اور ان کے جذبات بھی ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ اُبھار خوب اُبھرا ہوا اور توانا ہوگا تو اسے مثبت کہا جائے گا۔ اور جب یہ چوڑا اور کمزور ہوگا تو اسے "منفی" کا نام دیا جائے گا۔

جب ہاتھ کا باقی حصّہ نارمل ہوگا یعنی ہاتھ کی لکیریں نارمل ہوں تو پھر یہ اُبھار ایک شاندار نشان ثابت ہوگا۔ یہ جنسی کشش اور رغبت کی علامت ہوتی ہے۔ عورت مرد کی طرف اور مرد عورت کی طرف کشش رکھتے ہیں۔

جو اشخاص ۲۰۔ اپریل اور ۲۰۔ مئی کے دوران پیدا ہوتے ہیں تو اُن کا یہ اُبھار مثبت ہوتا ہے۔ ۲۷۔ مئی تک پیدا ہونے والے بھی کسی حد تک اسی زمرے میں آتے ہیں۔ اس مدّت کی خصوصیات اور صفات حسب ذیل ہوتی ہیں :۔

یہ لوگ دوسروں پر شاندار فوقیت رکھتے ہیں اور ان کا انداز حاکمیت کا ہوتا ہے اور اپنے خیالات اور آرا میں خود نمائی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اکثر ضدی اور سخت ہوتے ہیں۔ ان کو ناقابل تسخیر اور سرکش سمجھا جاتا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جب یہ کسی کی محبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو پھر حصول مقصد کے لئے انتہا کی حد تک جھک جاتے ہیں اور اگر ان کی خواہش کے راستے میں کوئی رکاوٹ بنے تو اس کے شدید دشمن بن جاتے ہیں۔

یہ لوگ ماہرین اور فیاض ہوتے ہیں اور اپنے دوستوں کی خاطر تواضع کرنا بہت پسند کرتے ہیں۔ یہ بڑے اعلیٰ قسم کے مہمان نواز ہوتے ہیں اور اچھی خوراک کے بہت شوقین ہوتے ہیں اور دوستوں کو شاندار ڈنر سے نوازتے ہیں۔

یہ لوگ اچھا اور خوبصورت لباس پہنتے ہیں اور اس وجہ سے وہ امیر سمجھے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کی حیثیت اس قدر نہیں ہوتی۔ ان میں یہ صفت ہوتی ہے کہ یہ اپنی چھوٹی حیثیت کو بڑی حیثیت ظاہر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔

یہ لوگ اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار کرنے میں تامل نہیں کرتے۔ عموماً بے باک اور بلا جھجک ہوتے ہیں۔ جب یہ غصے میں ہوتے ہیں تو انہیں اپنے آپ پر قابو نہیں رہتا۔ ان کے جذبات بہت جلد بھڑک اٹھتے ہیں مگر جب ان کے جذبات کا طوفان تھم جاتا ہے تو یہ اپنے کہے پر پشیمان ہوتے ہیں اور معافی کے طلب گار بنتے ہیں۔

یہ لوگ گردوپیش کے حالات سے بہت جلدی متاثر ہو جاتے ہیں اور جب انہیں نامساعد حالات کا سامنا کرنا پڑے تو شدید آزردہ اور بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے متعلقہ مدت میں پیدا ہونے والوں کو چاہئے کہ وہ نوعمری میں شادی نہ کریں۔ کیونکہ یہ کوشش ان کی ایک غلطی ہوگی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ لوگ آزاد طبع ہوتے ہیں اور عموماً غیر مجلسی زندگی بسر کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے جب وہ نوعمری میں شادی کریں گے تو نتیجتاً انہیں شدید قسم کی تنقید کا نشانہ بننا پڑے گا۔ یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جب ان کے گھر کا سکون تباہ ہوتا ہے تو ان کے جذبات انتہائی شدید ہو جاتے ہیں اور وہ سخت قسم کی بدگمانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

صحت

اس مدت میں پیدا ہونے والوں کے ناخن عام طور پر چھوٹے اور گول ہوتے ہیں۔ جوگمے اور ناک کی بیماریوں کی علامت ہوتے ہیں۔ عام طور پر وہ گردن، کانوں اور سر کی دردوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ ورم، اپنڈیسائٹس اور انتڑیوں کی تکالیف ان کا روگ ہوتی ہیں۔

ذہرہ کا اُبھار (منفی)

یہ اُبھار اس وقت منفی تصور کیا جاتا ہے جب کہ ایک شخص ۲۱۔ستمبر اور ۲۰۔اکتوبر کے درمیان پیدا ہوا ہوتا ہے۔ ۲۷۔اکتوبر تک پیدا ہونے والے بھی کسی حد تک اسی زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی خصوصیات اور صفات حسب ذیل ہوتی ہیں۔

ان کی محبت جنسی نہیں بلکہ روحانی ہوتی ہے اور یہ جسمانی لذت حاصل کرنے کی بجائے اپنی روح کی تسکین چاہتے ہیں۔ اگرچہ یہ صفت عام لوگوں کے مقابلے میں ایک استثناء ہی ہوتی ہے۔ لیکن اس کا مشاہدہ آسانی کے ساتھ ان لوگوں کو مل کر کیا جا سکتا ہے جو کہ اس تاریخ میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کا یہ اظہار کافی وسیع ہوتا ہے۔

ان کی ذہنی پرواز بہت اونچی ہوتی ہے اور یہ لوگ باطنی علم کا شرف رکھتے ہیں اور تمام چیزوں کے متعلق ان کا شعور بہت بلند ہوتا ہے۔ ان کے اندر ہونے والے واقعات کی قبل از وقت نشان دہی کرنے کا قدرتی ملکہ موجود ہوتا ہے اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی جانتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ صفات قدرت کی طرف سے عطیہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ اگر وہ اپنی عقل یا ذہنی قوت کے ذریعے لوگوں کو ان کے سوالات کا جواب دینے کی کوشش کریں گے تو وہ ان قدرتی بے پایاں صفات کو ضائع کر دیں گے۔

محبت کے معاملات میں یہ لوگ عموماً خوشی سے محروم رہتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو شدت اظہار کے لوگوں کی صورت میں دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ جب یہ لوگ اپنی عقل کے تابع ہو کر سوچتے ہیں یا کوئی اندازہ لگاتے ہیں تو ان کے حصے میں سوائے محرومی کے اور کچھ نہیں آتا۔ ان لوگوں کے لئے یہی بہتر ہوتا ہے کہ قدرت نے ان کو جو روحانی قوت بخشی ہے اپنی قسمت کو اسی کے ساتھ وابستہ کر لیں اور یہ روحانی روشنی انہیں جس طرف کی نشاندہی کرے اسی کے مطابق اپنی زندگی کو آراستہ کر لیں۔

ان لوگوں میں علم حاصل کرنے کی بے پایاں خواہش انگڑائیاں لیتی ہے۔ چنانچہ یہ انتہائی عمیق اور مشکل ترین مضامین کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزار دیتے ہیں۔ اور ہر نکتے کو دیانتدارانہ اور حق شناسانہ انداز میں جانچتے ہیں۔ ان لوگوں میں عام طور پر شاندار قابلیت کے مالک ڈاکٹرز، جج اور وکلا ملیں گے۔ لیکن ان سے متعلق آپ کو ایک بات بڑی عجوبہ معلوم ہوگی کہ یہ اپنے پیشے میں "کسب کمال کن" ہوں گے۔ مگر دنیاوی فوائد کے

لئے ان کے اندر بہت کم آرزو جھلکتی ہو گی۔

صحت

اس انگجار کی مدتِ متعلقہ میں پیدا ہونے والے عام طور پر جسمانی قوت کی کمی اور تھکے تھکے اعصاب کی شکایت رکھتے ہیں۔ یہ تنہائی کے طالب ہوتے ہیں۔ چونکہ ان کے خیالات بڑے رواں ہوتے ہیں جن کا دماغ پر بہت بڑا بوجھ رہتا ہے۔ اس لئے یہ سودائی سے نظر آتے ہیں۔ سر کا درد، پشت کی کمزوری، جگر اور پیٹھ کی تکالیف کی عموماً شکایات رکھتے ہیں۔ جسم کے اندرونی حصّوں کی تکالیف ان کو زیادہ پریشان رکھتی ہیں اور بعض اوقات انہیں خطرناک اپریشن بھی کروانے پڑتے ہیں۔

باب — ۶

بکیروں کے مطالعہ کیلئے

ہاتھ کا نقش اتارنا

فنِ دست شناسی سے دلچسپی رکھنے والوں کو میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ جس بھی ہاتھ کا مطالعہ کریں اس کا نقش پلاسٹر آف پیرس، موم یا اسی قسم کے کسی دوسرے مادے سے تیار کر لیا کریں اور یوں ان کے مطالعہ میں آنے والے ہاتھوں کے نقشوں کی اچھی خاصی لائبریری بن جائے گی۔ اس سے نہ صرف ان کے ذاتی مطالعہ میں انہیں مدد ملے گی بلکہ ان کے ریکارڈ کا ایک اچھا خاصا مجموعہ بن جائے گا۔

میں اپنے متعلق بتلاتا ہوں کہ جب میں اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کسی کا ہاتھ دیکھتا ہوں تو اپنے پاس پہلے سے موجود ہزاروں ہاتھوں کے نقش جو کہ میں نے کاغذ پر اتارے ہوئے ہوتے ہیں یا ان کی تصویریں اتار رکھی ہوتی ہیں ان سے راہنمائی حاصل کرتا ہوں اور اپنے تجربے کی بنا پر میں یہ بات قطعی انداز میں کہہ سکتا ہوں کہ اس طرح سے مجھے بڑا صحیح فیصلہ کرنے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگتی۔

ہاتھ کا نقش تیار کرنے کے لیے آپ کو بہترین قسم کا پلاسٹر آف پیرس استعمال کرنا چاہیے۔ جب آپ پلاسٹر کو اس کی صحیح نسبت سے تیار کر لیں تو پہلے ہاتھ پر اعلیٰ قسم کا تیل مل لیں اور اس کے بعد اس پر پلاسٹر لگائیں ورنہ باریک باریک ریشے چمٹ جائیں گے

اور نقش اتارنے میں تکلیف کا موجب بنیں گے۔

دندانے دار موم کو گرم پانی میں بھگو کر اسے بہت ہی نرم کر لیں تو یہ بڑے خوبصورت انداز میں ڈھل جائے گا بشرطیکہ یہ خراب نہ ہو۔ نقش اتارنے میں کسی تکلیف یا رکاوٹ کا باعث نہیں بنتا۔

ہاتھوں کے نقش اتارنے اور ان سب کو محفوظ رکھنے میں صرف ایک ہی قباحت ہے کہ ان کو سنبھالنے کے لئے بڑی احتیاط اور خاص جگہ کی ضرورت ہوتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ آپ جو بھی نقش بنائیں وہ کاغذ پر بنائیں اور ہر ایک نقش کو اپنے البم میں ایک نمبر لگا دیں یا ناموں کے حروف تہجی کے لحاظ سے رجسٹر میں محفوظ کر لیں تاکہ جب بھی آپ کو کسی مخصوص قسم کے ہاتھ کے مطالعہ کی ضرورت پڑے آپ اس سے مطابقت رکھنے والے ہاتھ کا نقش آسانی سے نکال سکیں۔

ہاتھ کا نقش اتارنے کے لئے آپ کو چاہیئے کہ چھوٹی سی گیلوٹین رولر استعمال کریں جو کہ عام طور پر چھاپہ خانے والے نفیس قسم کے چھپائی کے کام کے لئے استعمال کرتے ہیں یعنی جس طرح سے ڈائی کو سٹیمپ کیا جاتا ہے۔ چھاپہ خانے کی سیاہی کی ایک ٹیوب لے لیں اور شیشے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا لے کر اس پر سیاہی کو رولر سے پھیریں حتیٰ کہ ساری سیاہی بڑی اچھی مناسبت سے اس پر پھیل جائے اور رولر میں جذب ہو جائے۔ اس کے بعد اس رولر کو ہتھیلی کی سطح پر پھیر دیں۔ اس کے بعد ایک نفیس اور عمدہ قسم کے کاغذ کی تہہ کو ہاتھ پر خوب جما دیں۔ تھوڑی سی توجہ اور تجربہ سے آپ بڑے اچھے اور شاندار نقش بنانے لگیں گے۔ جب نقش خشک ہو جائے تو اسے نمبر اور تاریخ لگا کر اپنے البم یا رجسٹر میں محفوظ کر لیں۔

ہاتھ پر لگی ہوئی سیاہی کو مٹانے کے لئے ہاتھ دھونے والے صابن کا پاؤڈر استعمال کریں اور نیل برش کے ساتھ اسے خوب ہاتھ پر رگڑیں اور نیم گرم پانی سے ہاتھ دھو

ڈالیں۔ سیاہی مٹ جائے گی۔ چھاپے خانے کی سیاہی سے تیار کردہ نقش دوسرے تمام طریقوں سے تیار کئے گئے نقشوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر اور دیرپا ثابت ہوتے ہیں۔

ہاتھ کا مطالعہ کرنے کا بہترین وقت دن کا وقت ہوتا ہے۔ اس کی اوّلین وجہ تو یہ ہے کہ اس وقت کھلی روشنی میسر ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ دن کے وقت خون گردش ہتھیلی کے رواں خون کو اتنا سرخ نہیں کرتی جتنا کہ رات کو اور ہاتھ کی لکیروں کو بڑی آسانی سے واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ میں نے اس کتاب کے پچھلے صفحات میں بیان کیا ہے کہ دائیں اور بائیں ہاتھ کو بیک وقت مطالعہ کیا جائے تاکہ دونوں میں جو فرق ہو اسے نوٹ کیا جا سکے لیکن حاصل مطالعہ کے لئے آپ کو دائیں ہاتھ کی لکیروں پر ہی انحصار کرنا ہوگا۔

سب سے آخر میں آپ کو ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب بھی آپ کسی آدمی کے ہاتھ کا مطالعہ کریں تو ہمیشہ نقائص یا کمزوریوں کی نشاندہی کرنے پر ہی ساری توجہ مرکوز نہ کر دیں۔ آپ کو یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ کوئی شخص بھی ہر لحاظ سے کبھی بھی مکمل نہیں ہوتا۔ اس لئے نقائص اور کمزوریوں کا ذکر بہت آخر میں کرنا چاہئے تاکہ وہ شخص اپنی ان کمزوریوں یا نقائص کو دور کرنے کا جذبہ لے کر اٹھے اور آپ کے مشوروں کے لئے آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہو۔

